پتھروں کی پہچان

٥٥

RUBY
یاقوت





OPAL
سنگ دودھیا

ALEXANDRITE
الیگزنڈرائٹ





STAR SAPPHIRE
نیلم

ONYX
سنگِ سلیمانی





JADE
سنگِ سیم

TOURMALINE
ترمرے





EMERALD
زمرد

GREEN PERIDOT
سبز پریڈوٹ





TOPAZ
پکھراج

TURQUOISE
فیروزہ





DIAMOND
ہیرا

BERYL
زبرجد





MALACHITE
میلے چائٹ

AQUAMARINE
زبرجد





CHRYSOBERYL
بلوری زبرجد

LAPIS LAZULI
لاجورد





AMETHYST
ایمے تھسٹ

PEARL
مروارید





MOSS AGATE
عقیق

STEATITE
سٹیٹائٹ

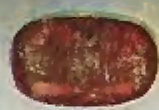




CARNELIAN
رودراکھ

مرتبہ
کاش البرنی

RUBY
یاقوت

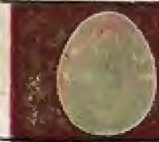




OPAL
سنگ دودھیا

ALEXANDRITE
الیگزنڈرائٹ





STAR SAPPHIRE
نیلم

ONYX
سنگِ سلیمانی

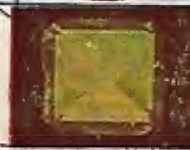




JADE
سنگِ سیم

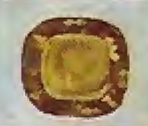
TOURMALINE
ترمرے





EMERALD
زمرد

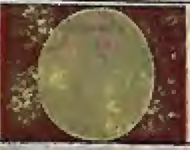
GREEN PERIDOT
سبز پریڈوٹ





TOPAZ
پکھراج

TURQUOISE
فیروزہ

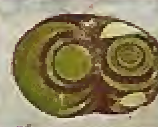




DIAMOND
ہیرا

BERYL
زبرجد





MALACHITE
میلے چائٹ

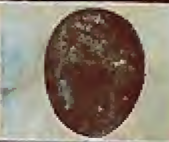
AQUAMARINE
زبرجد





CHRYSOBERYL
بلوری زبرجد

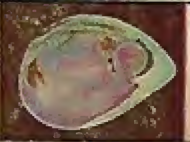
LAPIS LAZULI
لاجورد





AMETHYST
ایمے تھسٹ

PEARL
مروارید





MOSS AGATE
عقیق

STEATITE
سٹیٹائٹ





CARNELIAN
رودراکھ

مرتبہ
کاش البرنی

پتھروں کے سحری خواص

حصول برکات کے لئے جواہرات پہننے کا طریقہ
اعتقادات اور حقائق



مُرتبہ

کاشف البرنی

ایڈیٹر رسالہ رُوحانی دُنیا



اوراق پبلشرز کراچی نمبر۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

وَمَا ذَرَاَ لَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ۝

اور جو چیزیں تمہارے فائدہ کے لئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں اور ان کی مختلف رنگتیں ہیں۔ ان میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں۔ قدرت خدا کی بڑی نشانیاں ہیں

پتھروں کے سحری خواص

جواہرات کے اقسام۔ رنگ۔ خواص۔ ماہئیت
عجیبہ خواص سحری و فوائد طبی

اور

جواہرات کا کواکب سے تعلق

اور

ان کا سعد و نحس جاننا

نیز

رنگ کے استعمال کا نظریہ

مطبوعات اوراق

بار دوم ------ ۱۹۸۰ء
تعداد ------ ایک ہزار
مطبوعہ ------ فضلی سنز لمیٹڈ، اردو بازار، کراچی
کتبہ ------ محمد اسلم
قیمت ------ ۱۸ روپے

ناشر
کاشف البرنی، حارث عثمانی
پرنٹر پبلشر
اوراق پبلشرز، کراچی نمبر ۵

فہرست مضامین

باب چہارم

درجہ سوم کے جواہرات

باب پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اس دنیا کے اندر عناصر کا جو کیمیائی عمل ہو رہا ہے۔ قادر مطلق کی جو جو صناعیاں ظاہر ہوئی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں۔ حکماء اس کی گنہ غوامض کے ادراک میں عاجز ہیں۔ اور اس کی قدرت کاملہ نے جو چیز بھی ظاہر کی۔ اس کے بھید جاننے۔ فائدہ حاصل کرنے میں انہوں نے حتی الامکان کوشش کیں چھان بین کی۔ اور جب تک ماہیت دریافت نہ کر لی۔ دم نہ لیا۔

قدرت کے ان نوادرات میں سے ایک جواہر ہیں۔ زمانہ قدیم میں ہی ان کے متعلق متعدد کتب اور رسائل لکھے گئے تھے۔ پتھروں کے متعلق کتاب لکھنے والے کے لئے یہ موضوع نیا نہیں۔ کثیر معلوماتی لٹریچر مل جاتا ہے میں نے اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے پلائنی۔ نکل، لوی شنش۔ آرن پک کی کتابوں میسولٹ۔ پنڈارہ۔ ٹری جکس کے رسائل سے استفادہ حاصل کیا۔ مار بوڈس۔ سر والٹر سکاٹ۔ حکیم آرنیس نے جو سحری خواص بیان کئے ہیں۔ ان کو نوٹ کیا ہے۔ علم نجوم اور جواہرات کے نظریہ کو گریٹ ڈائمنڈ آف دی ورلڈ۔ دی بک آف چارمز اینڈ طلسمان مطبوعہ انگلینڈ۔ اور چند ہندی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ خواص کو مجمع الجواہرات اور آئینہ جواہر سے لیا ہے۔ زیادہ تر مواد خصوصاً قسم سوم کے جواہرات کو آخر الذکر کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جو پنڈت امرناتھ کی لکھی ہوئی ہے محض اس لئے کہ پڑھنے والے کو عام پتھروں کے ناموں سے بھی آگاہی ہو جائے اور اطباء کے لئے مفید ہو۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد محض ان لوگوں کی رہنمائی تھا۔ جو انگشتریوں میں نگ کا انتخاب چاہتے

ہیں۔ اس لحاظ سے ایک جدول مرتب کر دینا اور ان کے سحری خواص لکھ دینا کافی تھا۔ مگر جواہر کے خواص کیمیاوی مرکبات۔ رنگ۔ طبعی افعال اور سحری خواص محض اس لئے دیئے گئے۔ تاکہ وہ لوگ جو پتھروں کی حقیقت سے واقف نہیں۔ ان کو بھی ان کی پوشیدہ قوتوں کا علم ہو جائے اور منکرِ تاثیر کے لئے راہِ فرار نہ رہے۔ ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ دراصل یہ مسئلہ علم معدنیات اور کیمسٹری سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان کے کیمیاوی مرکبات ہی انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ خواہ وہ فائدہ کے حصول کے لئے پہنے یا امراض کو دور کرنے کے لئے ادویات کے ذریعہ کھائے۔

ہر چیز تدبیر کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح جواہر کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیئے۔ تب ہی فائدہ ہوگا۔ مثلاً دوائی میں استعمال کرنے کے لئے کشتہ کرنا ضروری ہے اور اس کے ذاتی خواص سے فائدہ اٹھانے کے لئے خاص نگ کا انتخاب کرنا۔ رنگ اور ماہیت دیکھنا۔ خاص وقتوں میں اور خاص دھاتوں میں نگ گڑوانا بھی تدبیر ہے۔ جب تک موافق تدبیر اختیار نہ کی جائے گی۔ اس کا متعلق فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اس فائدہ کو جاننے کا نام سحری خواص ہے۔

یہ یاد رکھیں۔ کہ نقلی اور ناقص جواہرات کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ آج کل ہر قسم کے جواہر نقلی بن رہے ہیں اور اب تو شیشہ کے علاوہ پلاسٹک کے بھی بننے شروع ہو گئے ہیں۔ سب سے پہلے تسلی کریں کہ جواہر اصلی ہے۔ اس کے بعد اپنے ستارہ کے موافق رنگ کا انتخاب کریں۔ اس کے بعد اس کے عیبوں پر نگاہ ڈالیں۔ عیب دار نگ بھی قطعی فائدہ نہ کرے گا۔ کوشش کریں کہ نگ اسی دھات کی انگشتری میں لگائیں۔ جو آپ کے ستارہ کی متعلقہ دھات ہو۔ تاکہ جہاں تک ممکن ہو۔ دھات اور جواہر کی تاثیر سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ سحری خواص کا فائدہ اٹھانے کے لئے جس قدر صفات کی ضرورت تھی۔ وہ مہیا کر دی گئی ہیں۔ جواہر کا علم بھی ایک خاص علم ہے اس لئے اس کی معلومات علمی نقطۂ نظر سے دی گئی ہیں۔

درجہ اوّل کے جواہر لیں یا درجہ دوم کے۔ کوئی خاص بات نہیں۔ کہ درجہ کونسا ہے۔ جو بھی گوہر ہو اصلی ہو۔ وزن کا لحاظ بعض جواہر میں قائم رکھا جاتا ہے۔ بعض میں نہیں۔ بعض میں خاص عملیات کے وقت وزن مقرر کیا جاتا ہے۔

انگشتری میں جڑواتے وقت یہ بھی خیال رکھیں کہ نیچے کی طرف سے انگشتری کا عقب بند نہ ہو۔ بلکہ کھلا ہو۔ جواہر انگلی سے مس کرے یا نہ کرے۔ کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر نگ کے نیچے کوئی تعویذ رکھنا ہو تو نچلا حصہ بند کروا لینا چاہیئے۔

درجہ اوّل کے جواہر تسعہ کے ساتھ صلابت۔ قوتِ تجرّبی۔ قوتِ انعکاس اور اس کے کیمیاوی مرکبات دیئے گئے ہیں۔ باقی درجہ دوم و سوم کے جواہرات کے ساتھ نہیں دیئے گئے۔ وجہ یہ کہ کتاب

کے نفسِ مضمون کے ساتھ ان کا تعلق نہیں۔ پہلے جواہر کے ساتھ ماہیت دینے کا مقصد ان کے اجزائے ترکیبی اور معدنی قوتوں کو ظاہر کرنا تھا۔ تاکہ تاثیرات کی وجہ کا علم ہو سکے۔ اسی قسم کے کیمیاوی مرکبات سے تمام اقسام کے جواہر بنے ہیں۔ ہر ایک میں مختلف قوت برقی و قوتِ انعکاس ہے۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کس دھات میں نگ لگائیں۔ علمِ نجوم کے نقطۂ نظر سے تو بے شک ہر ستارہ کی دھات الگ ہے۔ مگر عام طور پر انگشتری کے لئے سونا یا چاندی صرف دو دھاتیں ہی استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ باقی دھاتیں خاص امراض کو رفع کرتے وقت استعمال کرتے ہیں۔ سونا ایک اعلیٰ درجہ کی دھات ہے۔ اگر اس میں گوہر جڑوا کے پہنا جائے۔ تو نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن سونا ان لوگوں کو استعمال کرنا چاہیئے۔ جو طلوع یا غروب یا دوپہر کے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی انگشتری بھی انہی وقتوں میں پہنی جائے تاکہ نتائج کا صحیح پتہ چلے۔ وہ لوگ جو بعد دوپہر یا شام یا رات یا قبل صبح صادق پیدا ہوئے ہوں۔ ان کو چاندی کی دھات استعمال کرنا چاہیئے اور چاندی کی انگشتری میں نگ لگانا چاہیئے۔ وہ لوگ جن کا ستارہ شمس ہے یا قمر ہے۔ ان کو کبھی بھی مصنوعی دھات نہ پہننی چاہیئے۔ نقصان دے گی۔ کچھ زیادہ خرچ کر کے اصلی دھات کی چیزیں حاصل کرنا چاہئیں خواہ سونا ہو یا چاندی۔

ہر جواہر میں مختلف رنگ ہوتے ہیں یا مختلف رنگوں کے شیڈ ہوتے ہیں۔ جو ان کے اصلی رنگ کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی گوہر اپنے لئے انتخاب کریں۔ تو اس میں اپنا موافق رنگ انتخاب کریں۔ یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ اس کا اصلی رنگ ہی خریدا جائے۔ انتخاب میں رنگ کا لحاظ ضروری ہے اور رنگ ہی سب سے بڑی وجہ ہیں۔ جو انسان پر اپنے اثرات پتھر کی کیمیاوی بناوٹ کے ذریعہ کرتے ہیں۔ رنگوں کے اختلاف سے ان کے سحری خواص میں فرق ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس امر کی وضاحت کے لئے بروج کے رنگوں کے دائرہ کو طبع کیا ہے جس کی توضیح آخر کتاب میں کی گئی ہے۔

اس امر کی سخت احتیاط رکھیں کہ وہ انگشتریاں جن پر اسماءِ الٰہی یا نقوش ہوں ان کو بحالت نجس مس کرنا یا بیت الخلاء لے جانا منع ہے۔ انگشتری کو اتار کر پاخانہ و پیشاب کے لئے جانا چاہیئے اور استنجا کرنے کے بعد پہن لینا چاہیئے۔

کاشف البرنی

بابِ اوّل

اعتقادات

جواہرات کی پیدائش

جواہرات کا ذکر زمانہ قدیم کے مشہور و معروف مصنفوں کی تصنیفات میں موجود ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ متقدمین جواہرات کے خواص اور قدر و قیمت سے اچھی طرح واقف تھے۔

ہندوستان کی قدیم کتب پرانوں اور شاستروں میں جواہرات کا ذکر عجیب و غریب قصّہ کہانیوں کے ساتھ موجود ہے۔ جواہرات کی پیدائش کے متعلق لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ایک بڑا طاقتور راکھشی بالاسو نامی گذرا ہے جس نے اپنے زور بازو سے اندر اور دیگر دیوتاؤں کو مغلوب کر لیا تھا۔ جب دیوتاؤں کو یقین ہو گیا کہ یہ حریف نامغلوب ہے۔ تو انہوں نے استدعا کی۔ کہ تو ہمارے جگ میں قربانی کا حیوان ہو۔ اس نے منظور کیا۔ اور ان کے جگ میں مارا گیا۔ اس کار نیک میں کام آنے کے باعث اس کے اعضاء تمام آسمان میں بکھرے اور زمین میں جہاں کہیں گرے۔ وہاں جواہرات کی کانیں پیدا ہو گئیں۔ جہاں ہڈیاں گریں وہاں الماس پیدا ہوئے۔

ایک پوران میں لکھا ہے۔ کہ راجہ اندرسین نے شیوجی مہاراج کی پرستش کر کے ایک رتن چنتامنی حاصل کیا۔ جس کے ساتھ لوہا۔ تانبا وغیرہ دھاتیں لگ کر سونا بن جاتی تھیں۔ اسی طرح اور بھی رتنوں کے عجیب عجیب قصّے لکھے ہوئے ہیں۔

علمائے فارس جواہرات کی پیدائش کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ زمین کے اندر کے کنکر جب مدّت تک اکٹھے رہتے ہیں۔ تو ان میں آگ۔ پانی وغیرہ عناصر دخل پذیر ہوتے ہیں۔ انہی چاروں مادوں میں حرارت

برودت۔ رطوبت۔ یبوست میں سے کسی ایک کی زیادتی کے باعث پتھروں کے رنگ میں اختلاف ہوتا ہے۔ مثلاً جن پتھروں میں برودت اور رطوبت زیادہ ہو۔ ان کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ جن میں دونوں مادے کم ہوں۔ ان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

علمائے یورپ ان منقولات کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کل دنیاوی اشیاء میں قوت جاذبہ ہے۔ اسی طاقت کے اثر سے کل اشیاء پیدا ہوئیں یعنی جب دو یا دو سے زیادہ عناصر اس قوت کے ذریعہ ایک دوسرے میں خلط ملط ہوتے ہیں۔ تو اُن سے کوئی شے جو ان سے ماہیت میں مختلف ہوتی ہے۔ بن جاتی ہے۔ یہی حال جواہرات کا ہے۔ ان کی پیدائش بھی انہی عناصر کے باہم ترکیب پانے کے باعث ہوتی ہے۔ جن سے دنیا کی اور اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً کوئلہ۔ پھٹکری۔ سوہاگہ۔ نوشادر۔ گندھک اور دیگر الیقین وغیرہ کیمیائی ترکیب پاکر قلمیں بند ھ کر خوشنما پتھر بن جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کئی طرح کے اجزاء مائیہ و اجزاء ارضی اور مختلف قسم کی گیس مخلوط ہوتی ہیں۔

زمانہ قدیم اور جواہرات

ہندوستان میں تاریخی زمانہ سے بھی ہزار ہا سال پیشتر ان جواہرات کا رواج تھا۔ حضرت سلیمانؑ کے وقت بھی لوگ فخر و عزت سے جواہرات رکھتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت نوح کی کشتی میں جواہرات کی چمک کے سوا اور کوئی روشنی نہ تھی۔ مصر میں درجہ دوم کے جواہرات زمانہ سلف سے رائج تھے۔ اعلیٰ پادریوں کا لباس جواہرات سے مزین ہوا کرتا تھا۔ عبرانی زبان میں بھی پتھروں کے نام ملتے ہیں۔ سن عیسوی سے چھ یا سات سو سال پیشتر یونانیوں کو بھی ان جواہرات کی واقفیت ہوئی۔ حکام وقت بیش قیمت پتھروں کو اپنی انگوٹھیوں میں پہننے لگے تھے۔ چنانچہ ہیروڈوٹس۔ افلاطون۔ ارسطاطالیس۔ تھیوفریسٹس فی زمانہ بڑے حقائق و وقاق عالم گذرے ہیں۔ سکندر اعظم کے وقت تو انگشتریوں اور زیورات میں مزین کئے جاتے تھے چودھویں صدی میں اہل ہسپانیہ اور اٹلی بھی جواہرات کو بافراط پہننے کے باعث مشہور ہو گیا۔

قدیم زمانہ میں لوگ جواہرات پر طرح طرح کے نقش کھدوا کر اپنے معبودوں کی بھینٹ چڑھایا کرتے تھے۔ عیسائیوں نے بارہ رسولوں کے لئے بارہ جواہر مقرر کئے تھے۔ کتب شیعہ مثلاً تحفہ عالم شاہی۔ ہدایت الائمہ و رحمت الطریٰ۔ مصباح۔ تذکرہ۔ کنز الحقائق وغیرہ میں مختلف رنگ اور پتھر بارہ اماموں سے منسوب ہیں۔ اور انہوں نے مختلف کلمات نگوں پر کندہ کرائے تھے مثلاً لکھا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دستِ مبارک میں فیروزہ کی انگوٹھی تھی۔ جس پر اللہ الملک کندہ تھا۔

کرامات و سحری خواص

سحر و کرامات کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو قانون قدرت کے خلاف معلوم ہو۔ زمانہ قدیم

میں جو بات ذہن میں نہ آتی تھی۔ اُسے سحر کہہ دیا جاتا تھا۔ حالانکہ اگر کوئی ایسا فعل دیکھ کر جو اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ اُسے سحر کہہ دے اور کہے کہ یہ خلافِ قدرت ہے۔ تو غلط ہے۔ اس لئے کوئی بشر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ وہ تمام قوانینِ قدرت پر حاوی ہے۔ خدا کی ذات غیر محدود ہے تو اس کے قوانین بھی غیر محدود ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ عقل و وہم کے زور سے نہیں کھل سکتے۔ تاہم اس کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ الماس پہن لیا۔ تو دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی۔ یہ تو ایک ناچیز اور بے طاقت سنگریزہ ہے۔ تو اس کا جواب اوپر کے فقرہ میں موجود ہے۔ کہ ان لوگوں کا علم ناکافی ہوتا ہے۔ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ قوانین قدرت لاانتہا ہیں۔ تو یہ کہنا کہ یہ ناچیز سنگریزہ ہے۔ کتنی نادانی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جواہرات کے سحری خواص بیان کئے ہیں۔ بظاہر ان لوگوں کو جن کو قوانین قدرت کے چند اصول معلوم ہیں۔ خلافِ قانون دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن دراصل حیطۂ قوانین قدرت سے باہر نہیں ہوتے۔ جو لوگ رازِ فطرت سے زیادہ واقف ہیں۔ وہ سحر اور طلسم کو بھی فطرت کے اصولوں سے سمجھتے ہیں اور انہیں خلافِ قیاس معلوم نہیں ہوتے مثلاً فاسفورس کو جب پانی میں ڈالتے ہیں۔ تو پانی کا آکسیجن اس کے ساتھ ملتا ہے اور وہ جلنے لگتا ہے۔ جو شخص اس اصول سے واقف نہیں اس کے نزدیک یہ بات خلافِ قیاس و سحر ہوگی۔ کہ پانی میں آگ لگ جائے۔ جب وہ لاعلمی سے اس خاصیت کو نہ جانے گا۔ تو خلاف قانونِ قدرت خیال کرے گا۔

خواص اور طاقتوں سے فائدہ ہونا یا نہ ہونا

بعض کہتے ہیں۔ اگر ان میں تاثیریں فطری ہیں۔ تو کئی لوگ ہیں۔ جو ایسے ایسے پتھر پہنے پھرتے ہیں جس کی بڑی بڑی طاقتیں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی کوئی تاثیر نہیں دیکھی۔ ان کو جاننا چاہیئے کہ ہر وقت ہر کس و ناکس کے جواہر پہننے میں مناسب فائدہ نہ ملنا بھی قانونِ قدرت کے ماتحت ہے اور کسی کو فائدہ ملنا بھی قانونِ قدرت کے ماتحت ہے۔

مثلاً جوہریوں کے ہاں مختلف قسم کے جواہر رکھے رہتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے رکھتا ہے کہ روزی کمائے اگر اس کو پاس رکھ کر ان کی برکات کا فائدہ نہ ہو۔ تو کیا تعجب ہے کیونکہ وہ اس عقیدت سے محروم ہوتے ہیں جو اپنی مرادوں اور خواہشوں کی اجابت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جو شخص دلی عقیدت سے محض حصول مراد دل کیلئے مناسب طریق پر جواہر پہنتا ہے تو اس کا موکل عقیدہ اور اعتقاد کے مطابق اس کی حاجت براری کرتا ہے۔

پتھروں کے موکلات

ایک انگریزی کتاب آرٹ میجک میں لکھا ہے کہ تمام معدنیات اور دنیاوی اشیاء میں طاقت متعنا طیسی

ہے۔ اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ معدنیات میں کئی طرح کی عجیب و غریب طاقتیں اور خواص ہیں اور ان کا کئی فرشتوں سے تعلق ہے۔ مبی بینونی جو چودھویں صدی کا عالم فاضل اور کیمیاگر تھا۔ بیان کرتا ہے کہ نیلم۔ الماس و دیگر جواہرات میں عجیب طاقتیں اور خواص سحری ہیں اور جب قاعدہ کے مطابق ان کا کوئی طلسم یا تعویذ یا نگ بنایا جائے۔ تو کئی فرشتے مطیع ہو جاتے ہیں اور پہننے والے کو نامغلوب بنا دیتے ہیں۔

آرفیوس لکھتا ہے کہ قدرت نے انسان کے لئے ہر ایک طرح کے نیک۔ او بد لازم کئے ہیں اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھ دیا ہے۔ ہر ایک۔ آفت کا دفعیہ اور مراد کا حصول پتھروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں کئی طرح کی طاقتیں رکھی ہوئی ہیں۔

کتاب منی مالا کے آخر میں لکھا ہے کہ رفتہ رفتہ جواہرات کے عجیب و غریب خواص سحری آشکار ہوتے جائیں گے۔ کتب فارسی و سنسکرت میں ہر جواہر کے طبی خواص لکھے ہیں اور حکماء ان کو ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان میں خواص اور طاقتیں ہیں۔ تو ادویہ میں استعمال کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

آنڈمیکر ٹمیس [illegible] نے ۱۰۰ ق م قبل از مسیح جواہرات کے خواص بالتقرۃ کی بابت ایک رسالہ لکھا جس میں بلور کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ جو شخص روشن شفاف بلور اپنے ہاتھ میں لے کر بت کدہ میں جائے گا تو یقیناً اس کی دعا مستجاب ہوگی اور اگر اسے چوب خشک پر رکھ کر شعاع آفتاب میں رکھا جائے۔ تو اس کے یمین سے وہاں پہلے دھواں۔ پھر آگ اور آخر میں روشن شعلہ نمودار ہوگا۔ اس شعلہ کو متقدمین نائرہ مقدس (HOLY FLAME ۔) کہتے تھے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اس کے زیر اثر دیوتاؤں کو قربانی بآسانی پہنچ سکتی ہے۔

جواہرات کے سحری خواص

جواہرات کی خارجی چمک دمک اور دلفریبی کے علاوہ ان کی عجیب و غریب کرامات بھی پائی گئی ہیں جن کے باعث لوگ ان کے ساتھ طلب گار ہوتے ہیں زمانہ قدیم سے ہی لوگوں میں یہ اعتقاد چلا آتا ہے کہ جواہرات پہننے سے کئی برکات نازل ہوتی ہیں کئی آفات و امراض سے بچاؤ ہوتا ہے۔ ان کی برکات سے طاقت۔ دولت۔ مرتبہ اور خوشی اور کئی برکتیں حاصل ہوتی ہیں کئی جواہر سعد ہوتے ہیں کئی نحس ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کی اقوام میں ان کی تاثیرات تسلیم کی گئی ہیں اور آج جبکہ جواہرات کی قوت برقی۔ قوت انعکاس صلابت اور کیمیاوی مرکبات کا تجزیہ ہو چکا ہے۔ ان کے خواص و برکات کا اندازہ کرنا مشکل نہیں رہا۔

اہل ہنود کی کتابوں میں جواہرات پہننا مذہبی فریضہ ثواب بخش اور سعد کہا گیا ہے۔ بلکہ دیوتاؤں میں خاص جواہر چڑھانے اور معبودوں کے آگے پیش کرنے کے کئی ثواب لکھے ہیں۔ شاستروں مختلف اغراض

کے حصول کے لئے خاص خاص طریق کے زیورات خاص خاص جواہر سے مرصع کرانے والے لکھے ہیں جواہرات کے معبود بنا کر ان کی پرستش کرنا بھی بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ ایک پران میں لکھا ہے کہ ہر ایک سال کے بارہ مہینوں کی شرح کے مطابق شیو جی مہاراج کو مورتی بنا کر پرستش کرنی چاہیئے۔ مثلاً بیساکھ میں نیلم پہننا چاہیئے اور الماس کا شیو جی مہاراج بنا کر پوجنا چاہیئے۔ اسی طرح مغربی ممالک میں بھی سال کے بارہ ماہ کا ایک ایک جواہر ایک ایک ماہ کے لئے خاص تھا۔ وہ اسی ماہ میں پہنا جاتا تھا۔ اسے برتھ سٹون کہتے ہیں۔

متقدمین یورپ کی تصانیف میں جواہرات کے سحری خواص لکھے ہوئے ہیں۔ یوحنّی قیصرہ فرانس اول کو اس واسطے نہیں پہنتے تھے کہ یہ نحس ہے اور بدبختی لاتا ہے۔ گگنٹ نامی ساحر نے جواہرات کے پوشیدہ خواص لکھے ہیں ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک جواہر کا تعلق ایک فرشتہ سے ہے۔ یورپ والے بھی سحری طاقتوں کو مانتے ہیں۔ وہاں بھی اکثر کتب طبع ہوتی ہیں جن میں جواہرات کے مختلف طرح کے زیورات خاص خاص ساعت و ایام میں بنوانے کے طریق لکھے ہیں اور ان کے پہننے کے فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مہیب اور زورآور شخص پر غالب آنے کے لئے بروز اتوار ساعت مشتری میں ایام زاید النور میں خالص سونے کی انگشتری بناؤ اور اس میں یہ سات جواہر الماس۔ یاقوت۔ نیلم۔ زمرد۔ زبرجد۔ زرقون اور پکھراج جڑاؤ اور اسے پہنو تم کو کسی کا خوف نہ رہے گا۔

منقول ہے کہ جناب امیر المومنین کی انگشتری حدید چینی کی تھی جس کے نگینہ پہ اَلْعِزَّةُ لِلّٰہ کندہ تھا۔ کتاب تحفتہ الاخوان میں طب الائمہ سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے اوّل جمعہ کو حدید چینی پر دو سطریں اس طور پر کہ عبارت نیچے اوپر ہو کندہ کرائے کَعْتَمْوْتَ لَآ اِلٰهَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اِلَّا اللہ یا اللہ۔ تو سختی و صعوبت سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

غرض اتنا لکھنے سے یہ ہے کہ جواہر کے خواص کو ہر قوم کے علماء حکما اور روحانی آدمیوں نے تسلیم کیا ہے۔

تاریخ شہادت

پتھر انسانی قسمت میں جو دخل رکھتے ہیں۔ اس نظریہ کی تاریخ شہادت دیتی ہے۔ چنانچہ ہوپ ڈائمنڈ (HOP-DIAMOND) اپنے اندر ایک المناک تاریخ رکھتا ہے۔ اس کی روحانی قوت یا برقی شعاعیں اس قدر قائل ہیں کہ جس شخص کے پاس یہ پہنچا۔ وہ تباہ ہو گیا۔

"ہوپ ڈائمنڈ" کی تاریخ تو طویل ہے لیکن مختصراً بیان کروں گا۔ نیلے رنگ کا ہیرا جس سے نیلی و سفید شعاعیں نکلتی رہتی ہیں۔ برما کے مندر کی ایک مورتی کی آنکھ سے ۱۷ ویں صدی میں ایک فرانسیسی جوہری نے چرایا۔ ۱۶۸۸ء میں اس نے لوئیس چہاردہم شاہ فرانس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ شاہ نے ڈچز کو دے دیا۔ ڈچز نے فرنچ کورٹ میں رکھو بعد ازاں گلے میں ڈال لیا۔ ہوا یہ کہ پہلے مالک کو کتوں نے پھاڑ دیا۔ فرنچ کورٹ اس کے بعد پھانسی کی سزا پانے والوں کے لئے مخصوص ہو گیا۔ اور ڈچز کو انقلابیوں نے قتل کر دیا۔

جب فرانس کی شاہی قوت ختم ہوئی تو ایمسٹرڈم کے جوہری کے ہاتھ آیا۔ باپ بیٹے میں جھگڑا ہوا۔

باپ مر گیا۔ بیٹا قلاش ہو گیا۔ اس نے فرانسیسی امیر کے ہاتھ بیچا اور خودکشی کر لی۔ کچھ عرصہ بعد امیر نامعلوم حالات میں مقتول پایا گیا۔ پھر یہ ہیرا ہنری تھامس ہوپ کے پاس فروخت ہو گیا۔ اس کا وارث پوتا قلاش ہو گیا۔ ہوپ فیملی کے ایک ممبر نے اسے نیویارک کے جوہری کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ وہ دیوالیہ ہو گیا اس نے روس کے شہزادہ کانی ٹوسکی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ خود تو خودکشی کر لی اور شہزادہ چند دن بعد قتل کر دیا گیا۔ پھر ایک یونانی سوداگر نے خریدا جس کی موت کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ پھر سلطان عبدالحمید ترکی نے خرید کر بیوی کو پیش کیا چند دن بعد سلطان نے اپنی بیوی کو خود پستول سے مار دیا۔ انقلاب کے وقت ہیرا چرا لیا گیا سلطان ختم ہو گیا۔ ایڈورڈ بیل میکلن ایک امریکن اخبار کے مالک نے ۱۹۱۱ء میں ۷۵ ہزار ڈالر میں خریدا اور اپنی بیوی کو تحفہ کے طور پر دے دیا۔ شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی۔ خود دیوالیہ ہو کر پاگل خانے پہنچا۔ ان کا لڑکا کار کے حادثے میں ہلاک ہوا۔ بیٹی خواب آور دوا کھا کر ختم ہو گئی۔ ۱۹۴۸ء میں ایڈورڈ کی دوسری بیوی نے مسٹر ہنری ونسٹن کے ہاتھ ۲ ہزار ڈالر میں فروخت کر دیا۔ اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ یہ ہیرا مسٹر ہنری کے پاس ہے۔

روحانی سائنس کا یہ نظریہ ہے کہ رنگ، دھاتیں، پتھر یا جو بھی چیز انسان بدن کے ساتھ رکھتا ہے۔ یا جس شخص کو شریک بناتا ہے۔ یا جس کو مسلط کر لیتا ہے یعنی مالک۔ مرشد۔ پیر بنا لیتا ہے۔ اس کی مخصوص شعاعیں اس پر تیزی سے اثر انداز ہوتی ہیں اور مقدرہ ثانیہ کا دخل شروع کر دیتی ہیں۔ یہی نظریہ بیوی۔ دوست۔ شریک کار اور شریک حیات کے متعلق پایا جاتا ہے۔ یہ نظریہ کسی ملک تک محدود نہیں مغرب و مشرق یکساں طور پر اس نظریہ کے حامل ہیں۔

پتھروں کا اچھا یا برا ہونا یا اعراض لانا اس وقت ممکن ہے جب انہیں استعمال میں لایا جائے۔ لہٰذا یہ نہایت ضروری ہے کہ پتھر اپنے ستارہ کے موافق استعمال کیا جائے۔ خوش قسمتی اور بدقسمتی لانے والے امور رنگ، پتھر، دن وغیرہ علیحدہ نقشوں میں اسی کتاب میں درج کر دئیے گئے ہیں۔

جواہر کا انتخاب

اکثر پتھروں میں جو بعض لوگوں کے لئے خوش بختی لاتے ہیں اور اکثر ایسے ہیں جو بدقسمتی لاتے ہیں۔ کیونکہ بعض موافق ہوتے ہیں بعض ناموافق۔ انگشتری میں بطور نگ یا زیورات میں بطور نگ موافق پتھروں کا استعمال کرنا موجودہ تہذیب میں بھی رائج ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ کونسا پتھر خوش بختی لائے گا۔ اس امر کے جاننے کے لئے دو طریق کار ہیں کہ یا تو پتھر روز پیدائش کے مطابق ہو۔ یا ستارے کے مطابق ہو۔

امر اوّل کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اتوار کو پیدا ہوا ہے تو شمس کا متعلقہ پتھر پہننے اور امر

دوم کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ جس برج کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ اس کے مطابق پتھر پہنے مثلاً اگر کوئی شخص ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان پیدا ہے تو اُسے مریخ کا پتھر موافق ہوگا۔ کیونکہ اس کا ستارہ مریخ ہے۔ آپ اپنے برج کو معلوم کریں اور پتھروں کے لئے مندرجہ ذیل جدول سے کام لیں۔ اس جدول میں وہ تاریخ بھی دی گئی ہے۔ جبکہ انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے۔ جواہرات میں درجہ اوّل کے جواہرات کے علاوہ درجہ دوم کے جواہرات بھی اپنی پوری قدر رکھتے ہیں۔ جو بہ لحاظ اثر ہوتی ہے۔

برتھ سٹون (جدول بروج اور جواہر)

نمبر شمار	بروج	موافق پتھر	نمبر	ستارہ	دن
۱	حمل	مرجان۔ حجر الدم	۱۳	مریخ	منگل
۲	ثور	الماس (ہیرا)	۱۴	زہرہ	جمعہ
۳	جوزا	زمرد (پنّا)	۱۷	عطارد	بدھ
۴	سرطان	مروارید۔ حجر القمر	۱۸	قمر	پیر
۵	اسد	یاقوت رمانی۔ لعل بدخشاں یا مانک	۱۹	شمس	اتوار
۶	سنبلہ	لاجورد (نیلم) کارکینک۔ زرقون	۲	عطارد	بدھ
۷	میزان	سنگ دودھیا (اوپل) زبرجد۔ لہسنیا	۳	زہرہ	جمعہ
۸	عقرب	مونگا۔ عقیق سُرخ	۴	مریخ	منگل
۹	قوس	پکھراج (یاقوت اصفر)	۷	مشتری	جمعرات
۱۰	جدی	پُلک۔ گومیدک	۸	زحل	ہفتہ
۱۱	دلو	عقیق یمنی نیلم (یاقوت کبود) ایمے تھسٹ	۹	زحل	ہفتہ
۱۲	حوت	سنگ یشب۔ لاجورد	۱۲	مشتری	جمعرات

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی پیدائش برج حمل کے ماتحت ہے۔ وہ مرجان یا حجر الدم کو انگشتری میں ۱۳ تاریخ کو لگوائیں۔ اگر اس دن منگل ہو تو بہتر ہے۔ ساعت مریخ کی ہو۔ جو دن کی پہلی و آٹھویں ساعت ہوگی۔ اگر کسی شخص کی پیدائش منگل کے دن کی ہے تو اس روز کا ستارہ مریخ ہے۔ اس کا متعلقہ پتھر بھی پہنا جا سکتا ہے بس یہی دو قسم کے پتھر ہوں گے جو موافق ہوں گے۔ ان میں سے کونسا ارفع ہے اور فائدہ دیتا ہے اسے تجربہ سے معلوم کریں یا اگر زائچہ موجود ہو تو کسی صاحبِ علم سے تعین کرا لیں۔

ستاروں کی نحوست دور کرنے والے جواہرات

نام ستارہ	اس کا خاص جواہر کونسا ہے	اس کے خلاف بچنے سے کونسا جواہر پہننا چاہیئے	اس کے ایام رجعت میں کونسا جواہر پہننا چاہیئے
شمس	یاقوت	یاقوت	یاقوت
قمر	حجر القمر	مروارید	الماس
مریخ	مرجان	مرجان	مرجان
عطارد	زرقون	زمرد	زرقون
مشتری	بلّور	پکھراج	مروارید
زہرہ	لہسنیا	الماس	لہسنیا
زحل	نیلم	نیلم	نیلم
راس وذنب	زمرد	زرقون۔ زمرد	زمرد

طبعی خرابیوں اور کواکب کے ناقص ہونے کو دور کرنا

جواہر	کس مزاج کو پہننا چاہیئے	کواکب ناقص برج میں ہوں
فیروزہ	مزاج بادی و بلغمی	عطارد
عقیق	مزاج صفراوی و آتشی	مریخ
مروارید	مزاج بلغمی و بادی	قمر
پکھراج	مزاج بادی و بلغمی	مشتری
گومیدک	مزاج بادی و بلغمی	راس
نیلم	مزاج صفراوی و آتشی	زحل
لہسنیا	مزاج بادی و بلغمی	زہرہ
چونے	مزاج صفراوی و آتشی	شمس

جدول بروج وکواکب متعلقہ رنگ

تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو۔ تو نام کے حرف اوّل سے برج وستارہ معلوم کرو

تاریخ پیدائش	برج	ستارہ	رنگ	نام کا حرف اوّل
مارچ ۲۲ تا اپریل ۲۰	حمل	مریخ	سُرخ	ا۔ ل۔ ع۔ ی
اپریل ۲۱ تا مئی ۲۱	ثور	زہرہ	نیلا	ب۔ واؤ
مئی ۲۲ تا جون ۲۱	جوزا	عطارد	زرد۔ سرخی مائل	ق۔ ک
جون ۲۲ تا جولائی ۲۳	سرطان	قمر	سفید ہلکا نیلا	ح۔ ہ
جولائی ۲۴ تا اگست ۲۳	اسد	شمس	اورنج	م
اگست ۲۴ تا ستمبر ۲۳	سنبلہ	عطارد	گہرا زرد	پ۔ غ
ستمبر ۲۴ تا اکتوبر ۲۳	میزان	زہرہ	ہلکا گلابی و نیلا	ر۔ ت۔ ط
اکتوبر ۲۴ تا نومبر ۲۲	عقرب	مریخ	گہرا سُرخ	ظ۔ ذ۔ ض۔ ز۔ ن
نومبر ۲۳ تا دسمبر ۲۲	قوس	مشتری	ہلکا ارغوانی	ف
دسمبر ۲۳ تا جنوری ۲۰	جدی	زحل	نیوی بلیو۔ سلیٹی	ج۔ خ۔ گ
جنوری ۲۱ تا فروری ۱۹	دلو	زحل	کالا	س۔ ش۔ ص۔ ث
فروری ۲۰ تا مارچ ۲۱	حوت	مشتری	بینگنی رنگ (غیر معمولی سبز)	د۔ چ

بروج کے ساتھ رنگوں کے امتزاج کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کے لئے دائرہ طبع کر دیا گیا ہے۔ ہر برج کے تین رنگ دیئے گئے ہیں۔ کپڑوں اور رنگوں کا رنگ انتخاب کرتے وقت اس دائرہ سے مدد لیں۔ جب تک نگوں کا رنگ موافق نہ ہوگا۔ نفع نہ ملے گا۔ اوپر جو رنگ دیئے گئے ہیں وہ اصل ہیں۔ حالانکہ اور بھی ڈبل شیڈ ہر ستارہ کے موافق ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر جواہر میں بھی متعدد شیڈ ہوتے ہیں۔ فہم سے کام لے کر رنگوں کا انتخاب کیا کریں۔

پتھروں کے خواص بلحاظ رنگ

ہر قسم کے پتھروں میں مختلف شیڈ ہوتے ہیں۔ ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے۔ جس سے رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے خاصیتوں اور اثرات میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پتھر کا رنگ		خاصیت
ظاہری	باطنی	
سفید	سفید سبز آسمانی سیاہ	جو اپنے پاس رکھے اس کا حافظہ قوی ہو۔ جس کے پاس ہو۔ عزیز خلائق ہو۔ اور ہا تھ سے نیک افعال ہوں۔ جو اپنے پاس رکھے۔ کسی فن میں کامل ہو۔ زہر قاتل ہے۔
سیاہ	سفید زرد نیگوں سبز	خود زہر قاتل ہے مگر دیگر زہروں کا تریاق ہے۔ مندرجہ بالا خاصیت رکھتا ہے۔ اپنے پاس رکھنے والا دلیر ہو۔ کسی سے نہ ڈرے۔ ہر صدمہ سے محفوظ ہے۔ اگر کوئی جانور کاٹے تو اس کو صدمہ نہ پہنچے۔
زرد	سفید سیاہ نیگوں سبز	پاس رکھنے سے جو حاجت ہو پوری ہو۔ خلق کے درمیان محتشم ہو۔ مندرجہ بالا خاصیت رکھتا ہے۔ پاس رکھنے سے محبوب خلائق ہو۔ افعال نیک سرزد ہوں۔ پاس رکھنے والا بندگوں کی نگاہوں میں عزیز ہو۔
سُرخ	سفید سُرخ آسمانی زرد سبز	جنگ کی حالت میں کبھی غالب نہ ہو۔ جلد حاجت براری ہو۔ پاس رکھنے سے جادو اثر نہ کرے۔ جو کوئی پاس رکھے۔ عورتوں کے دلوں میں محبوب ہو۔ پاس رکھنے سے لڑائی میں فتحیاب ہو۔
نیلا	سفید سیاہ سبز	پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش وخرم رہے۔ آدمیوں کی نگاہ میں پُر ہیبت وباحرمت ہو۔ اگر اس کو چشمہ یا کنوئیں یا تالاب میں جس میں پانی کم ہو ڈالیں۔ تو پانی پیدا ہو جائے اگر قوت مردمی بوجہ قلت منی کم ہو تو کمر میں باندھنا۔

	نیلگوں	نافع ہے۔ اگر درخت پر باندھیں تو پھل بکثرت پیدا ہوں۔ پاس رکھنے سے بزرگوں کی نظروں میں باوقعت ہو۔ جو شخص ایسے پتھر کو بطور عینک کے آنکھوں میں لگائے۔ جو کوئی اسے دیکھے مطیع ہو جائے گا۔
نیلگوں	سفید سُرخ آسمانی	پاس رکھنے والے کو جو کوئی دیکھے محبت کرنے لگے سفر میں نیک حال رہے اور جو کام کرے جلد انجام کو پہنچے۔ صاحبِ وقار ہو۔ ہر شخص اس سے محبت کرے۔ لڑائی میں فتحیاب ہو عورتوں کے دلوں میں محبوب ہو۔
سبز	سفید سبز	پاس رکھنے والا جو درخت لگائے۔ جلد اُگ آئے اور بار ور ہو۔ اگر خشک درخت پر باندھیں تو سرسبز ہو۔ پاس رکھنے والا دشمن پر فتحیاب ہو۔ دشمن مقہور ہوں۔ اگر دھو کر پیئے تو درد جگر کو نافع ہے۔

پتھروں کی خاص تاثرات

جو شخص جو پتھر پہنتا ہے۔ وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ اُسے دولت ملے۔ ایسا اکثر سنا گیا ہے کہ فلاں نے فلاں پتھر پہنا۔ تو اس کے ہاتھ میں بہت پیسہ رہتا تھا۔ اور وہ تھوڑے عرصہ میں امیر ہو گیا۔ یا یوں شکایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ پتھر پہنا ہے۔ مجھے تو ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یعنی مالی فائدہ نہیں ہوا۔

یہ غلط ہے کہ ہر پتھر مالی فائدہ دیتا ہے۔ ہر پتھر کی تاثیر الگ ہوتی ہے اور وہ اپنی ذاتی تاثیر کے علاوہ فائدہ نہیں کرتا۔ جن لوگوں کو امراض یا بدقسمتی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو۔ تو وہ ایسے پتھر انتخاب کرتے ہیں۔ جو اسے فائدہ دیں۔ اس طرح جو لوگ مالی کمزوری رکھتے ہیں ان کو وہ پتھر استعمال کرنا چاہیئے کہ مال ملے۔ اس لحاظ سے ہر پتھر کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر لینا چاہیئے۔ میں نے بعض جگہ ایسے اشارے بھی کئے ہیں کہ کس ستارہ یا کس برج والوں کو کونسے پتھر پہننے سے کیا برکات حاصل ہوں گی۔ مالی مفاد کے لئے مشتری اور زہرہ کے پتھر پہننے چاہئیں۔

پتھر انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اس کا رنگ آپ کے ستارہ کے رنگ کے مطابق ہو۔ کیونکہ ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عقیق میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں۔ تو عطارد ستارہ والوں کو ایسا نگ انتخاب کرنا چاہیئے جو زرد رنگ کا ہو۔ مریخ والوں کے لئے سُرخ رنگ کا اور شمس والوں کو سنہرا یا اور رنج رنگ کا عقیق انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس طرح عقیق کے فوائد ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف چلنے سے جواہر اپنا فائدہ نہ دیں گے۔

کسی جواہر کا خاص مقصد کیا ہے۔ وہ ذیل سے معلوم کریں۔

جواہر کی مخصوص برکات

جن کا تعلق باندھنے یا گلے میں لٹکانے یا بطور نگ استعمال کرنے سے ہے۔

جواہر	خاص برکات	جواہر	خاص برکات
کہربا	عورتوں کو بچوں کی تکلیف ہو	اہسنیا	خواب بد سے تحفظ
یاے تفت	شراب کی بدعادت چھوڑنا	پچونی	دشمنوں پر غلبہ
زبرجد	سفری و لوگوں کو فائدہ	مروارید	صبر و استقلال و عفت
حجر الدم	حادثات سے تحفظ	مرجان	جادو و شیطانی خیالات سے تحفظ
یاقوت	اندرونی امراض سے نجات	اکوامرائن	سفری کاموں میں کامیابی
ہکا نیلا نیلم	حصول دولت و پارسائی	سنگ یشم	جنون و امراض دہم کو اور خون بہنے کو مفید
رود راکھ	اعلیٰ صحت	بھیکم	وجدانی قوت کے لئے
الماس	ذہانت و قوت حیات	پربیڈٹ	امراض گردہ
زمرد	حقیقی محبت۔ کارہائے نمایاں کرنا	بیلے کا ئیٹ	بچوں کو نظر و جادو سے محفوظ رکھنا
نیلم	امراض چشم	حجر البارد	کنکری پیشاب کی امراض کے لئے
عقیق	مالی فوائد و غلبہ بر دشمنان	حجر الحبہ	درد سر کا دفعیہ
پکھراج	حکام وقت میں عزت	حجر النور	بچوں کے لئے رفع خوف
فیروزہ	تحفظ اور حصول علم و ہنر	حجر الخطاطیف	رفع بدخوابی
حجر القمر	دماغی قوت۔ کوڑھ سے شفا	حجر النار	سہیل ولادت
اوپل	محبت و خوشی	رتوا	دافع درد سر و بخار
مروارید	عفت و پاکدامنی کے لئے		
زرقون	جسمانی صحت و روزگار		

اقسامِ جواہر

۱ - درجہ اوّل کے جواہرات کو ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسعہ کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں نو ہیں۔

۲ - درجہ دوم کے جواہرات کو ہندی میں اوپ رتن کہتے ہیں۔ کتب سنسکرت میں ان کی تعداد چودہ ہے اور انگریزی کتب میں سولہ ہے اور بھی جواہرات دریافت ہوئے ہیں۔ جن کو ملا دیں۔ تو کل تعداد ۳۰ ہو جائے گی۔

۳ - درجہ سوم میں وہ پتھر شامل ہیں۔ جو بافراط ملتے ہیں اور ان کی عام اشیاء مثلاً ظروف و اوزار بنتے ہیں۔ ان کے بعض نام انگریزی کتب سے ملے۔ بعض کتب فارسی سے اور بعض دیسی جوہریوں سے معلوم ہوئے۔ یہ کل اسّی ہیں۔

ہندیوں کے نزدیک کل جواہر کی تعداد ۸۴ ہے۔

مندرجہ بالا جماعت بندی قدرتی نہیں۔ خیالی اور بناوٹی ہے قسم دوم کے بعض جواہر کسی خاص وصف کے لحاظ سے مثلاً رنگت یا کثرت رواج کے باعث قسم اوّل کے جواہر پر بھی قدر و قیمت میں فوقیت لے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے قسم اوّل کا کوئی پتھر ناقص ہونے کے باعث قسم دوم کے جواہر سے بھی کم قدر سمجھا جاتا ہے۔

دراصل قسم اوّل میں وہ جواہر شامل ہیں جو کمیاب ہیں۔ درجہ دوم میں وہ جواہر ہیں۔ جو زیورات میں عام مزین ہوتے ہیں۔ درجہ سوم والے وہ ہیں جو بافراط ملتے ہیں اور عمارتوں۔ برتنوں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان تمام کی تفصیل آگے آئے گی۔

درجہ اوّل کے جواہرات (۹ عدد)

نمبر شمار	اردو	سنسکرت	پنجابی	ہندی	عربی	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۱	الماس	ہیرک	ہیرا	ہیرا	الماس	DIAMOND	نیلگوں سفید	زہرہ
۲	یاقوت	پدم راگ	لال	مانک	لعل	RUBY	گہرا گلابی	شمس
۳	نیلم یاقوت کبود	سوری منی	نیلم	نیلم	یاقوت ازرق	SUPPHIRE	نیلا	زحل
۴	زمرد	مرکت	پنا	مرکت	زبرجد	EMERALD	گہرا سبز	مشتری
۵	پکھراج	پشپ راگ	پکھراج	پشپ راگ	یاقوت اصفر	TOPAZ	زرد	عطارد
۶	مروارید	مکتک	موتی	موتی	لؤلؤ	PEARL	سفید	قمر
۷	مرجان	پروال	مونگا	ودرم	مرجان	CORUL	سرخ	مریخ
۸	گربہ چشم	کیتوین	لہسنیا	ویدوریہ	عین الہر	CAT'S EYE	سفید	زہرہ
۹	زرقون	گومیدک	گومید	گومیدہ	لعل دور	ZIRCUN	شربتی	عطارد

درجہ دوم کے جواہرات (۳۵ عدد)

نمبر شمار	اُردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۱	زبرجد	پاری بھدر	BERYL	ہلکا نیلا یا سبز	زہرہ
۲	اکوامرائن		AQUAMARINE	ہلکا نیلا یا سبز	مشتری
۳	لعل رمانی		SPINAL	گہرا سُرخ	مریخ
۴	کارنڈم	کرنڈ	CORUNDOM	سفید	قمر
۵	کرنج		EMERY	زردی مائل سبز	عطارد
۶	کارکیتک	کارکتک	CHRYSOLITE	گیاہی سبز	زہرہ
۷	الیگزینڈرائٹ		ALEXANDRITE	سُرخ و سبز	شمس
۸	پلک	پُلک	GARNET	ارغوانی	زحل
۹	فیروزہ	پیروج	TURQUOISE	نیلا	مشتری
۱۰	عقیق		AGATE	سُرخ	مشتری
۱۱	کالسڈونی		CHOLCEDONY	زرد	عطارد
۱۲	رودراکھ	رودراکھ	CARNELION	زرد	عطارد
۱۳	سنگ سلیمانی	پالنگ	ONYSE	زیتونی	زحل
۱۴	سنگ یشم		JASPER	سبز	مشتری
۱۵	دودھیا		OPEL	دودھیا	مریخ
۱۶	سنگ ستارہ	سونارنگی	CHRYSOPRASE	سبز سے نیلا سرخ مع دیگر سنہری	زحل
۱۷	امیتھسٹ		AMETHYST	بنفشئی	مریخ
۱۸	حجر الدم	جیوتی رس	BLOOD STONE	سُرخ خون سا	مریخ
۱۹	بھیکھم	بھیکھم	ROCK CRYSTAL OR QUARTZ	سفید	قمر
۲۰	سنگ موچھ	گنج	MOCLD STONE	سفید زردی مائل	زہرہ
۲۱	ترمرے	کنذرب	TOURMALINE	خاکستری	زحل
۲۲	کہربا		AMBER	زرد	شمس
۲۳	حجر القمر	چندرکانت	MOONSTONE	سفید	قمر
۲۴	حجر الشمس	سوریہ کانت	SUNSTONE	سنہری مائل بہ سفیدی	شمس
۲۵	سنگ سیم	پیلو	JADE	سفید دودھیا	زہرہ

نمبر شمار	اُردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۲۶	پریڈوٹ		PERIDOT	زردی مائل سبز	عطارد
۲۷	اولے وائن		OLIUINE	زرد	عطارد
۲۸	میلے کائیٹ		MALACHITE	ہلکا سبز زردی مائل	عطارد
۲۹	سنگ سماق		PROPHYRY	سرخی مائل	مریخ
۳۰	لیبری ڈور		LABRODOR	بھورا یا سبز	زحل
۳۱		روچک		گندم گوں	زہرہ
۳۲		ادت پل		نیلا	مشتری
۳۳		گندہ شیشہ		سُرخ	مریخ
۳۴		سیس		چوہے جیسا	زحل
۳۵		نیلا رنگ		گہرا نیلا	مشتری

بابِ دوم

درجہ اوّل کے جواہرات

① الماس

چمک دمک آب و تاب میں لاثانی ہے۔ ہر بشر کے نصیب میں نہیں ہوتا۔ ہر زمانہ کے لوگ اس کی قدر کرتے رہے ہیں۔ تمام اقوام نے خوش رنگت ہونے کی وجہ سے جملہ جواہر پر اسے فضیلت دی ہے اسے انگریزی میں ڈائمنڈ۔ پنجابی میں ہیرا کہتے ہیں۔

اقسام

ہندو لوگ صرف زیبائش بدنی کے لئے ہی نہیں پہنتے تھے بلکہ اسے باعث شادمانی اور راحت سمجھ کر زیب تن کرتے تھے۔ ان کی کتب قدیم میں اس کے فوائد و برکات بہت درج ہیں۔ ہندو اسے ہیرا کہتے ہیں۔ اس کی چار اقسام ہیں (۱) خالص آبدار ہیرا برہمنی (۲) شفاف اور شہد کے رنگ والے کو کھتری (۳) پنیر کے رنگ والے کو ویش (۴) بھورے رنگ والے کو شودر کہتے ہیں۔

آج کل جوہری اس کی یہ قسمیں بیان کرتے ہیں (۱) گلابی (گلاب جیسا سُرخ) (۲) پستی (سبز رنگ) (۳) نیلے بجر نیلگوں (۴) بسنتی (زرد رنگ) (۵) گٹر ہم (نہایت کڑا جس پر داغ ہوں جنن چال یا ابرق کہتے ہیں (۶) کٹھی (سفید) (۷) بھورا (خاکی رنگ) (۸) پیلا (زرد) (۹) کالا (سیاہ رنگ) (۱۰) کف۔

پنجابی جوہری الماس کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔

(۱) شربتی (ہلکا سُرخ) (۲) نیلا (۳) سفید (۴) سیاہ (ہندو اقوام عجیب دار اور سیاہ ہیرے کو نحس جانتی ہیں۔

عرب و فارس کے حکمار مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) نوشادری (نوشادر کی طرح رنگ دار) (۲) کسیراسی (نقرئی رنگ) (۳) کدونی (سفید) (۴) حدیدی (آہنی رنگ)

یونانی حکیم اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) شفاف فرعونی (۲) زرد - سبتی (۳) بلوری - آسمانی (۴) سبز - زبرجدی اہل یورپ کم قدر الماس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) بورٹ (۲) کاربونیڈو (۳) بورن - ان میں سے کاربونیٹ تاریک ہے۔

صلابت

الماس کو خدا نے وہ سختی دی ہے۔ کہ کوئی اور شے اس لحاظ سے اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہتے ہیں کہ الماس کو سندان پر ہتھوڑے سے چوٹ لگائیں۔ تو یہ ضرب کو ایسا روکتا ہے کہ ہتھوڑا کانپ جاتا ہے اور سندان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور اس کے ایسے باریک ٹکڑے ہو جاتے ہیں کہ بمشکل نظر آتے ہیں۔

اس کے متعلق یہ نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ ماہرین نے شناخت کا یہ طریقہ بیان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی پتھر یاقوت اور نیلم سے نہ کاٹا جا سکے۔ تو وہ الماس ہے۔

رنگ

عموماً الماس بیرنگ ہوتا ہے لیکن بعض ہیروں کا زرد ہلکا سبز۔ زردی مائل سبز۔ سیاہی مائل سبز۔ نیلا۔ بھورا۔ سُرخ اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ زرد رنگ کی نسبت سبز رنگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ نیلگوں الماس کمیاب ہے۔ قدر و قیمت کے لحاظ سے اس کے رنگوں کی ترتیب یہ ہے۔ اول درجہ نیلا، دوم درجہ سُرخ۔ سوم سبز۔ چہارم سفید۔ پنجم زیتونی۔ نیلگوں الماس نایاب اور قیمتی ہوتا ہے۔

ہلکے نیلے رنگ کے الماس کمیاب نہیں ہوتے۔ لیکن ان میں یہ عیب ہوتا ہے۔ کہ تھوڑے بہت دودھیا مائل رنگ ہوتے ہیں۔ اس لئے کم قیمت جواہرات میں گنے جاتے ہیں۔

قوتِ برقی

طاقت انعکاس اور قوتِ انظاری یعنی دور بینی بہت زیادہ ہے اس لئے دور بینوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں برقی طاقت بہت زیادہ نہیں۔ اگر اسے گھسیں تو تھوڑی سی برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور صرف نصف گھنٹہ تک رہتی ہے۔ اس میں طاقت فاسفرس صرف گرمی سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ روشنی کے پہنچنے سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ شعاع آفتاب میں رکھنے سے یہ طاقت ظاہر کرتا ہے اور دھوپ میں دور لے جانے پر بھی یہ کچھ عرصہ طاقت قائم رہتی ہے اور خواہ اسے چمڑے یا کاغذ سے ڈھانپا جائے۔ یہ طاقت زائل نہیں ہوتی۔ یہ نن کنڈکٹر آف الیکٹر کسٹی ہے

کیمیاوی مرکبات

خالص کاربن سے بنتا ہے۔

شناخت کا طریقہ

ایک سفید کاغذ میں جس الماس کی شناخت کرنا منظور ہو۔ اس کی مقدار سے بڑا ایک سوراخ نکال کر اس کے نیچے تھوڑے فاصلہ پر الماس ایسی جگہ رکھیں کہ اس کے ایک پہلو کے گوشہ کا عکس سفید کاغذ پر پڑے گا۔ اس عکس یعنی سفید شکل کے ارد گرد قوس قزاحی رنگ نمایاں ہوں گے۔ اگر اس میں منشوری رنگ یعنی سُرخ۔ زرد۔ نیلا علیحدہ علیحدہ دکھائی دیں۔ تو عمدہ الماس ہو گا۔

افعال طبّی

زمانہ قدیم سے ہی اس کے کئی ایک خواص مانے جاتے ہیں۔ یونانی حکیم کہتے ہیں اس کا مزاج گرم و خشک۔ چوتھے درجہ میں سرد و خشک ہے۔ تعلیق مقوی قلب ہے یعنی گلے میں لٹکانا دل کو تقویت دیتا ہے۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ پیٹ پر باندھنے سے فسادِ ہضم کو رفع کرتا ہے اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ کان الماس کے چشمہ سے غسل کرنا۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ جذام اور جذر کو مفید ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مثلث شکل بنوا کر ایک بازو پر باندھا جائے۔ تو صرع کو دور کرتا ہے۔ اگر اور ادویات کے ساتھ بطور مسی دانتوں پر ملا جائے۔ تو انہیں روشن اور سخت کرتا ہے لیکن اس مطلب کے لئے استعمال نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ ایک ذرہ بھی معدہ میں چلا گیا۔ تو زہر قاتل کا کام کرے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس کے اندر یہ چلا جائے۔ اُسے تازہ شیر گاؤ پلا کر قے کرائیں۔ یہاں تک کہ نکل جائے اور پھر مچھلی کا صابن دیں۔ بیمار تندرست ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں چند عدد کٹھل پانی میں پیس کر دودھ ملا کر پلانا بھی تریاق الماس ہے۔

ناخالص ہیروں سے جذام۔ ذات الجنب اور یرقان کی طرح کے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ الماس جس میں یبوست درجہ چہارم کی ہو۔ اُسے کشتہ کرنا چاہیئے۔ اس کا کشتہ انسان کی قوتِ باہ۔ عمر اور آرام میں ترقی دیتا ہے۔

خواص سحری

مخزنِ اکسیر میں لکھا ہے کہ الماس پہننے سے جسم کو صحت ہوتی ہے۔ خوف دور ہوتا ہے۔ اگر اس کو عورت کے زانو سے باندھیں۔ جو دردِ زہ میں مبتلا ہو۔ تو اُسے جلد مخلصی دیتا ہے اگر بازو پہ باندھا جائے تو تمام دشمنوں کو تباہ کرتا ہے۔ بیوی اور خاوند کی محبت بڑھاتا ہے۔

سورج کا خاص اثر اس پہ پڑتا ہے۔ وہ لوگ جن کا طالع حمل ہو۔ ان کا مقسومی پتھر ہے۔ وقار اور عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

الماس قوت ارادی کو بلند کرتا ہے۔ طبیعت میں تیزی اور عقل پیدا کرتا ہے۔ ذہانت کو بڑھاتا ہے۔ سوچ بچار کرنے والوں کی مشکلات کو حل کرتا ہے۔ یہ مدہیلی روشنی کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس پر سورج کی حکمرانی ہے۔ خوشی بڑھاتا ہے۔ مصروف لوگوں کو اس کا پہننا فرحت دینا رہتا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک کام کر سکتے ہیں۔ ان کی برقی شعاعیں قوتِ حیات اور قوتِ کارکردگی کو بڑھاتی ہیں۔ قوتِ مردانگی کے لئے فائدہ مند ہے۔ سیاروں کے لحاظ سے اس کا تعلق شمس ہے۔ جو قوت۔ بھروسہ اور صحت کا مالک ہے۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آگ اور لوہا اس پر اثر نہیں کرتا۔ اس لئے جو پہنے گا بجلی سے محفوظ رہے گا۔ معدہ پر لٹکانے سے پیچش اور دردِ شکم سے محفوظ رہتا ہے۔ مقوی قلب۔ دافع خوف و ہراس اور سحر ہے عسر ولادت میں مفید ہے۔ سوتے وقت سر پہ باندھا جائے تو بُرے خیالات نہیں آتے موذی جانور مثلاً سانپ بچھو سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر بائیں ہاتھ کے پنجے پر باندھے۔ تو تمام آفات سے محفوظ رہے بچوں کو صرع سے بچاتا ہے۔

وہ لوگ جو برج حمل۔ اسد۔ میزان کے ہیں۔ ان کو پہننا خوش بختی دیتا ہے۔ دولت مندی۔ عقل و دانش اور قوت دیتا ہے۔

تاریخی شہادات

اس پتھر کو محبِ صادق کی علامت کے طور پر کیوں منتخب کیا جاتا ہے؟ صدیاں گزریں جب کہ کامیلس بونارڈس نامی ایک نوجوان ڈاکٹر نے اس بات پر زور دیا کہ ہیرا خوف و ہراس کو دور کرتا ہے اور تمام جھگڑوں کو مٹا دیتا ہے اور اس بات نے روایاتِ ماضیہ کو مزید تقویت دی کہ اگر ہیرا بائیں

ہاتھ کی انگلی میں پہنا جائے۔ یا کلائی پہ باندھا جائے۔ تو پہننے والا اپنے دشمنوں پہ غالب رہے گا اور تمام بُرائیوں سے محفوظ رہے گا۔ نیز لوگوں میں ہر دلعزیزی کرے گا۔ عام طور پر لوگوں کا اس بات پر اعتقاد ہے کہ یہ لکی اسٹون ہے اور پہننے والوں کو راس آتا ہے لیکن بعض اوقات اس کا نتیجہ مختلف بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ واقعات سے ثابت ہوا ہے۔

"بودھ کی آنکھ" نامی ہیرا جو ایک فرانسیسی سپاہی نے سیلون کے بدھ مندر سے چرالیا تھا۔ اس کے لئے ایک پجاری کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

سپاہی مذکور جب مذکورہ بالا ہیرا چرا کر لے جانے لگا۔ تو ایک پجاری نے اسے دیکھ لیا۔ اُسے روکا۔ لیکن سپاہی کی ضرب کاری سے پجاری کو موت کی آغوش میں سونا پڑا اور اس نے مرتے وقت اس منحوس پتھر کو جی بھر کے کوسا۔ آخر یہ منحوس ہیرا سلطان ترکی کے پاس فروخت کیا گیا لیکن سلطان کے لئے بھی یہ منحوس ثابت ہوا۔ کیونکہ سلطان نورالدین اس کے خریدنے کے تھوڑے عرصہ بعد اپنی محبوب بیوی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کی ملکہ ہیرے کی آب و تاب سے مدہوش سی ہوگئی تھی۔ اس کے بعد اس خصوصی ہیرے کی نحوست دنیا بھر میں مشہور ہوگئی۔ پھر یہ ہیرا ترکی سے تبت پہنچا اور وہاں سے پھر اُسے چرایا گیا اور مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہوا ۱۹۳۸ء میں ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت ہوا۔

ملکہ ازابیلا ثانی آف ہسپانیہ ایک بہترین ہیرا ایک تعویذ کے ساتھ گلے میں پہنا کرتی تھی اور اسے وہ ہیرا نہایت راس آتا تھا۔ جب بھی وہ عوام میں نمودار ہوتی۔ تو اس ہیرے کی چمک دمک لوگوں کی نظروں کو خیرا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اس ہیرے نے اس کی جان بچائی جبکہ ایک مجمع میں ایک آدمی چاقو سے اس پر حملہ آور ہوا۔ اور وہ چاقو اس کے سینہ پر مارا لیکن وہ ہیرے پر لگا اور وہ بالکل بچ گئی۔

ہیرے کے متعلق بے شمار روایات بیان کی جاتی ہیں کہ ہیرا پہننے والوں کو ہیرا ایسا راس آیا کہ اس کے مالک نہ صرف امیر بن گئے۔ بلکہ ہیرے کے باعث ان کی شخصیتوں کو چار چاند لگ گئے لیکن اس کے ساتھ اس کی نحوست کی بھی متعدد داستانیں شہرت پذیر ہیں۔ بعض آدمیوں نے زمانہ قدیم میں ہیرے کو نگل کر اپنی جانوں کا خاتمہ کر دیا اور بعض آدمی اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے۔ عورتیں والدین اور امارت کے لئے ہیرا پہنتی ہیں مرد اس لئے کہ شاید یہ ہیرا ان کی امارت کا سبب بن جائے۔ یاد رکھیں ہر چیز ہر شخص کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی پتھر پہننے سے پہلے مشورہ کر لیا جائے کہ کونسا پتھر اس کے موافق ہے تاکہ نقصان سے بچ سکے۔

② یاقوت

اِسے انگریزی میں روبی اور ہندی میں مانک کہتے ہیں۔ ندرت۔ رنگت اور خوش وضعی میں سب

جواہرات سے افضل گنا گیا ہے۔ نہایت ہی مقبول نظر ہوتا ہے۔

اقسام

بعض لوگ یاقوت کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔ اوّل مشرقی یاقوت۔ دوم سیائمل روبی جیسے ہمارے ملک میں لعل رمانی کہتے ہیں۔ سوم بیلس روبی اور چہارم روبی سیل اگرچہ آخری تین قسمیں رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے یاقوت کے ہم پلہ ہیں لیکن سختی اور وزن مخصوص کے لحاظ سے یاقوت سے کم درجہ ہونے کے باعث مختلف ہیں۔ اس لئے درجہ دوم میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل عرب و فارس یاقوت کی صرف دو قسمیں بیان کرتے ہیں ایک یاقوت دوسرا لعل۔

بعض لوگ اس کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو بھی دن سا درخشاں رہتا ہے۔ اس لئے اسے شب چراغ کہتے ہیں۔ تھیو فریسٹس لکھتے ہیں کہ یاقوت کی شکل ایک جلتے ہوئے کوئلہ کی طرح ہے جو شعاع آفتاب میں رکھا ہوا ہو۔

آج کل کے جوہری اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) چولادنے (خوب سُرخ) (۲) بنوسے (سیاہی مائل سُرخ۔ یہ خراب قسم ہے) (۳) تاجاوت (جس میں شگاف ہوں۔ یہ بھی خراب قسم ہے) (۴) تھلگوٹے (زردی مائل) (۵) اطلسی (۶) آتشی (۷) کھیرا (جس کا رنگ کتھ کی طرح ہو)

صلابیت

الماس کے بعد یہ جواہر کسی اور جواہر سے سختی میں کم نہیں۔ اس واسطے صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے۔ اور نیلم۔ زمرد۔ پکھراج اور عقیق کو یہ کاٹ سکتا ہے۔ اس کی سختی نو درجہ ہوتی ہے۔

رنگ

چمک بلوریں ہے۔ یہاں تک خیال ہے کہ اندھیری رات میں چراغ کا کام دیتا ہے۔ اس کا رنگ قرمزی کبوتر کے خون جیسا سُرخ۔ گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔ اہل عرب زرد۔ کبود۔ سبز اور سفید رنگ بیان کرتے ہیں اور پھر ان کی مختلف قسمیں تبلاتے ہیں۔ ان سب میں رمّانی یعنی انار کا رنگ عمدہ سمجھا جاتا ہے سُرخ رنگ کے یاقوت کی اقسام یہ ہیں۔

(۱) سُرخ حمری (یعنی بڑا سُرخ) (۲) سُرخ اودے (گلابی) (۳) سُرخ نارنجے (۴) سُرخ نیموے (یعنی پختہ لیموں رنگ)

کبود رنگ کی اقسام یہ ہیں (۱) کبود اسمان گوں (یعنی آسمانی رنگ) (۲) کبود کرھلے

(سرمہ رنگ) (۳) کبود لاجوردی (لاجوردی رنگ) (۴) کبود پستائی (پستہ رنگ)

قوتِ انعکاس

اس میں دو چند قوتِ انعکاس ہے لیکن تھوڑے درجہ کی ملنے سے اس میں قوتِ برقی پیدا ہوتی ہے۔ اور چند گھنٹوں تک رہتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۵ ر ۹۰ حصہ الیومینا۔ ۵ حصہ آکسائڈ آف آئرن۔ ۵ حصہ چونا مرکب ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ سرخ رنگ یاقوت کے بغیر کوئی قسم یاقوت تاب گرمی نہیں سہار سکتا۔ بعض کی رائے ہے۔ کہ سرخ یاقوت کی گرمی دی جائے۔ تو اس کی چمک بڑھتی ہے اور سرخی مائل سفید رنگ یاقوت کو گرمی پہنچانے سے وہ سرخ ہو جاتا ہے۔ درحقیقت دھواں۔ پسینہ۔ روغن اور بدبو یاقوت کا رنگ خراب کر دیتے ہیں یعنی اس کے رنگ کو ہلکا یا خراب کر دیتے ہیں۔

شناخت کا طریقہ

خریدتے وقت اس بات کا امتحان کر لینا چاہیئے کہ یاقوت خالص تو ہے کیونکہ پلک لعل رمانی اور گلابی پکھراج یاقوت سے ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ یاقوت کی بجائے فروخت کئے جاتے ہیں۔ سوائے دو دبیز کے اس کا فرق دریافت نہیں ہو سکتا۔ طریقہ یہ ہے۔ اگر دو طرفوں سے دیکھیں تو علیٰحدہ علیٰحدہ رنگ دکھائی دیتے ہیں لعل رمانی اور پلک وغیرہ میں دو رنگی معلوم نہ ہوگی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک سفید کاغذ پہ یاقوت رکھیں اور اسی کاغذ پر کبوتر کے خون کا تازہ قطرہ ڈالیں اگر یاقوت اور قطرہ کا رنگ یکساں ہو۔ تو یاقوت خالص اور عمدہ سمجھا جائے گا لیکن شناخت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اس کا وزن مخصوص اور خواص دریافت کر کے معلوم کریں کہ یہ کونسا جواہر ہے چنانچہ اصلی یاقوت صرف الماس سے کٹ سکتا ہے اگر کوئی کم قدر جواہر اسے کاٹے۔ تو یہ یاقوت نہ ہوگا۔

عیب

جب یہ معلوم ہو جائے کہ یاقوت خالص ہے تو پھر اس کے عیب اور نقصوں کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ عیب اور شگاف اسے کم قیمت کر دیتے ہیں۔ مبصرین یاقوت میں ذیل کے عیب گنتے ہیں۔

(۱) چیرہ (شگاف) (۲) دودھک (یعنی دودھیا رنگ دار) (۳) ابرقے (جس میں

ابرق جیسے پرت ہوں) (۴) ڈابھا (بے آب) (۵) منیوسے (خراب سیاہ رنگ) (۶) پاریک (شگاف دار دودھیا رنگ داغوں والا) (۷) جوسنلا (کسی عیب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہونا) (۸) جاوا (کسی عیب کے ساتھ گلابی یا سیاہ رنگ ہونا)

افعالِ طبّی

حکمائے عرب و فارس کہتے ہیں۔ کہ یاقوت پہننے والا ہمیشہ استقلالِ معدہ طاقتِ مغز رکھتا ہے اس کی ایک دم خوراک مرگی۔ جنون۔ ہیضہ۔ طاعون اور اجرائے خون کو شفا دیتی ہے۔ خون کو باقاعدہ متحرک رکھتی ہے یہ تمام سمیات مثلاً زہرِ افعی و زہر دشمن کو روکتا ہے اور ہوا کو ہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے نبض کی مہلک رفتار کو اصل حالت میں لاتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ اگر آنکھوں کے نزدیک پہنا جائے۔ یا سرمہ بنا کر ڈالا جاتا ہے۔ تو سب شکایاتِ چشم کو دور کرتا ہے۔ اگر دہان کے نزدیک رکھا جائے۔ تو اس کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دل کو استقلال دیتا ہے۔

خواص سحری

شیطان کو دل میں اضطراب ڈالنے سے روکتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے جو شخص یاقوت کی انگشتری پہنتا ہے۔ خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے اور ہیضہ، طاعون اور بجلی سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز پہننے والے کے لئے باعثِ عزت و رفعت ہوتا ہے۔ گہرا سرخ رنگ بہتر ہوتا ہے۔

برج عقرب والوں کو جسم کی اندرونی امراض دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خود اعتمادی اور ہوشیاری بڑھتی ہے اور مشکلات کا آخر دم تک مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے۔

پرانے خیالات کے مطابق غم دور کرتا ہے۔ دشمن مغلوب رہتے ہیں۔ بیماری سے محفوظ رکھتا ہے اگر بائیں طرف پہنیں تو گٹھیا سے مامون رکھتا ہے۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہے۔ اوسط درجہ کا آدمی اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سے طاقتور برقی شعاعیں نکلتی ہیں اس کا ستارہ مریخ ہے اور یورنس سے اس کا رشتہ ہے جن لوگوں میں کم ہمتی اور جھجک ہو۔ ان کو پہننا چاہیئے۔ یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے جو ہر حال بہتر نتائج پر ختم ہوتی ہیں۔

لعل

اس کا رنگ ارغوانی پھول کی طرح ہوتا ہے۔ گرمی سردی اس میں یکساں ہے۔ یبوست درجہ دوم کی ہے۔ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ لعل پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ سیلانِ خون بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر اور

دیگر بلغمی امراض دور ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سرمہ بنا کر آنکھ میں ڈالیں۔ تو بصارت کو بڑھاتا ہے۔ عربی کتاب عذاب البلدان میں لکھا ہے کہ سمندری گاؤں سے یہ حاصل ہوتے ہیں۔ لعل مقدار میں چھوٹا ہو تو لالڑی کہلاتا ہے۔

جو اسے پہنے گا شاد و خرم رہے۔ خواب پریشان اور احتلام سے محفوظ رہے اگر طبی طریقہ سے مفرحات میں شامل کر کے استعمال کریں۔ تو رنگ سرخ ہو جائے۔ آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے غم و فکر سے نجات ملتی ہے۔

(۳) نیلم

نیلم جسے سنسکرت میں نیلا۔ انگریزی میں سیفائر (SUPPHIRE) فارسی اور عربی میں یاقوت ازرق کہتے ہیں۔ نہایت ہی عمدہ نیلگوں جواہر ہے۔ اس کی چمک دمک اور آسمانی نیلی رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ اہل ہنود اور اہل اسلام کی پرانی کتابوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اس جواہر کے برابر کسی اور جواہر کے خواص سحری نہیں مانے جاتے۔ یونانی لوگ اپنے عظیم دیوتا دیویوں کی نذر کیا کرتے تھے۔

اقسام

اس کے پانچ اقسام بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) گگورتنو۔ جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو۔ اس کے پہننے سے دل کی مرادیں بر آتی ہیں (۲) سنگرت۔ جو ہمیشہ چمکتا ہے۔ اس کے پہننے سے دولت اور محبت بڑھتی ہے (۳) درناڑی جس کو سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں نکلیں۔ اس کے پہننے سے مال اور اجناس حاصل ہوتے ہیں (۴) پادشوورت۔ جس سے سنہری۔ روپہلی اور بلوری کرنیں نکلیں۔ اس کے پہننے سے ناموری حاصل ہوتی ہے۔ (۵) رنج کیتو۔ جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھائی دے اس کے پہننے سے اولاد کی ترقی ہوتی ہے۔

ایک مہاتیل نامی نیلم ہوتا ہے۔ جسے اس سے سو حصہ زیادہ دودھ میں ڈالیں تو اس کی چمک سے دودھ نیلا دکھائی دیتا ہے۔ ایک اندر نیل نامی نیلم بھی ہوتا ہے۔ آج کل کے جوہری اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں۔ اول پرانا۔ دوم نیا۔ پھر ایک کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔

(۱) سبز مینے۔ نیلا یا نیلا مائل بہ سبزی (۲) لاقیفے نیلا (۳) خوب نیلا یعنی گہرا نیلا۔ اہل فارس نیلم کی ایک ہی قسم بیان کرتے ہیں۔ وہ اسے یاقوت ازرق کہتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت یہ یاقوت سے علیحدہ جواہر ہے۔

صلابت

متقدمین اس سخت جوہر کا کاٹنا بہت مشکل سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ یہ زیورات میں مستعمل تھا۔ یہ صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے ۹ درجہ کی سختی رکھتا ہے۔

رنگ

اہل ہنود کی کتابوں میں رنگوں کے لحاظ سے چار قسمیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ نیلم کا اصلی رنگ نیلا ہے مگر کئی اور رنگوں کی جھلک ان میں نظر آتی ہے۔

(۱) برھمن نیلم۔ سفیدی مائل نیلا (۲) چھتری یعنی سرخی مائل نیلا (۳) ویشے یعنی زردی مائل نیلا (۴) شودر یعنی سیاہی مائل نیلا۔

اس کی پیدائش کے متعلق مختلف بیان میں حکماء کہتے ہیں کہ جس طرح چاروں عناصر نے مل کر انسان کی تربیت کی ہے۔ اسی طرح زمین کے اندر چاروں عناصر کے عمل سے نیلم بنتا ہے۔ نیلم کے چاروں مادوں میں سے کسی ایک کے زیادہ ہونے سے اس کے مطابق نیلم کے رنگ ڈھنگ پر اثر پڑتا ہے۔ اسی لحاظ سے بھی اس کی چار اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) جس نیلم میں خاکی مادہ زیادہ ہو۔ وہ زردی مائل نیلا ہوتا ہے (۲) آتشی مادہ زیادہ ہونے سے نیلم سرخی مائل ہو جاتا ہے (۳) جس نیلم میں ہوا کا عنصر زیادہ ہو۔ وہ سبزی مائل نیلا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے (۴) جس نیلم میں آبی مادہ زیادہ ہو۔ وہ سفیدی مائل نیلا اور شفاف ہوتا ہے۔ اگر نیلم کی کان بہت مدت تک بند رہے۔ تو نیلم میں ہر قسم کی چمکیں نمودار ہوں گی۔ اور اس کا رنگ لاجوردی ہوگا۔

قوتِ برقی

اس کے کیمیاوی مرکبات اور حاقت انعکاس و دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں نیلم اور یاقوت میں صرف رنگ ہی کا فرق ہے نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یاقوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ نیلم کا رنگ مادہ کردم کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے۔ گرمی کی تاب سے سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں۔ لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ ہاں کم درجہ عددوں کا رنگ اینٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

شناخت کا طریقہ

نیلم خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ خالص ہو۔ کیونکہ اکثر لوگ بلور یا کانچ کے

نیلم بناکر فروخت کرتے ہیں اور ایسی کاریگری سے رنگ بھرتے ہیں کہ ایک ناواقف تمیز نہیں کر سکتا اور بعض جعلساز بلّور کے دو ٹکڑے لے کر ان میں رنگ بھر دیتے ہیں۔ یا بلّور کے ٹکڑے پر اصلی نیلم کے چھوٹے چھوٹے باریک طبقہ لگا دیتے ہیں اور اصلی نیلم کی بجائے فروخت کرتے ہیں۔ بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ نیلم کو صاف شفاف پانی میں موچنے سے پکڑ رکھیں۔ تو پانی میں نیلم کے رنگدار اور بے رنگ حصّہ صاف صاف دکھائی دیں گے۔ جس نیلم کا رنگ یکساں ہوگا۔ اس کا پانی بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

مصنوعی نیلموں کی شناخت یہ ہے کہ ان کے رنگ اور میانہ کو خوب غور سے دیکھنا چاہیئے۔ اگر نیلم کا پردہ کسی قدر پتھر کا ہوگا تو ظاہر ہو جائے گا۔ یکساں رنگ کے نیلم کا پانی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

عیب

نیلم کی شناخت کرنے سے پہلے اس کے عیب بھی دیکھنے چاہئیں۔ اس کے عیب یہ ہیں۔

(۱) جھائیاں (۲) دودھیا رنگ داغ (۳) سفید شیشہ سی دھاریاں (۴) رنگ کا ایک جگہ منجمد ہونا (۵) ریشم جیسے دھبّے (۶) شگاف۔ جس نیلم کا ارغوانی رنگ ہو۔ اس میں ضرور ریشمی عیب ہوگا۔ اگر اس کا رنگ سبزی مائل ہوگا تو اس میں دودھیا رنگ کی رگ ضرور دکھائی دے گی۔ اس قسم کا کوئی بھی نیلم ہو اسے قطعی نہ خریدیں۔ نیلم ان عیبوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ عیبوں کی شناخت کے بعد نیلم کے رنگ کی پہچان کرنی چاہیئے کہ آیا شوخ ہے یا ہلکا۔

اس کے علاوہ کتب سنسکرت میں کئی عیب دار اور نحس نیلم لکھے گئے ہیں۔ جن کے پہننے سے کئی ضرر اور نقصان متصور ہوتے ہیں۔ وہ چھ ہیں۔

(۱) ابرقے۔ جس کے اوپر کے حصّہ میں بادل کی سی چمک ہو۔ اس سے عمر و دولت برباد ہوتی ہے (۲) متواشے۔ جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو۔ اس سے بچھو وغیرہ جانوروں سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے (۳) چیترک جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی مختلف رنگ کا ہو۔ اس کے پہننے سے قوم کی بربادی متصور ہوتی ہے (۴) مرت گربیہ جس کا مٹیالا سا رنگ ہوتا ہے۔ اس کے پہننے سے کئی امراض پیدا ہوتے ہیں (۵) اشم گربیہ۔ جسم میں پتھر کا سا ٹکڑا معلوم ہو۔ اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے (۶) رو کھسے۔ جس میں سفید چینی کی طرح داغ ہوں۔ اس کے پہننے سے جلا وطنی کا ڈر ہے۔

افعال طبّی

حکماء نیلم کے پہننے سے کئی ایک کرشمے بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ مفرح ہے دل و دماغ کو

تقویت دیتا اور قوت دیتا ہے۔ ایک درم حل کر کے پلانا مصرع۔ خفقان۔ طاعون اور نزف الدم کو فائدہ کرتا ہے۔ دافع زہر۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ سرمہ اسی کا مقوی بصر ہے۔

بخار کے مریض کے سینہ پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔ جیسے نکسیر جاری ہو اس کی پیشانی پر رکھیں تو خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ اگر کسی کے آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا جانور پڑا ہو اور نہ نکلے تو اس کو پیس کر اور گولی بنا کر آنکھ کے پوٹے پر رکھیں۔ گرد یا کیڑا نکل جائے گا۔ آنکھوں کے ورم اور سفیدی چیچک دور ہو جائے گی۔ اگر اسے پیس کر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ تو زہر کا اثر بخار۔ وبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں نیلم کے پہننے کے لئے خاص ایام و اوقات مقرر ہیں جس کی جدول یہ ہے۔

ذات	نام ایام	نام منازل	نام طالع	جو کام پہن کر کرنے چاہئیں
برہمن	جمعرات جمعہ	دبرین۔ ذرح نثرہ۔ قلب۔ بلع	سرطان عقرب۔ حوت	صدقہ خیرات کرنا۔ نفل پڑھنا
چھتری	منگل اتوار	زہرہ۔ صرفہ۔ عوا اکلیل۔ قلب۔ سعود	اسد۔ میزان قوس	کارِ عدالت۔ کار حکومت۔ کار شجاعت کار شاہی۔ کار شکار
ویش	سوموار بدھ	سماک۔ غفرہ۔ ہنعہ نعائم۔ رشا	حمل جوزا۔ دلو	بیوپار۔ حساب کتاب۔ کار عدالت کار صلح۔ کار تشنی۔ فوجی کاروبار
شودر	اتوار	مقدم۔ مؤخر بلدہ۔ ضبیہ شرطین	سنبلہ ثور جدی	کارِ عدالت۔ گھوڑے ہاتھیوں کی حاضری و لڑائی۔ نوکروں کو اپنے ہاتھ سے کاروبار سکھانا۔ اہل ہنر کیلئے کام کرنا
ان کے علاوہ دیگر	اتوار اور منگل	طرفہ۔ شولہ بطین۔ ثریا مقدم	جدی دلو۔ حمل عقرب	دشمن کو زیر کرنے کے لئے عبادت کرنا دشمن سے لڑائی شروع کرنا۔ دشمن کو گرفتار کرنا چوروں اور دیگر مجرموں کو سزا دینا

سحری خواص

اس کے پہننے سے دشمنوں کا غصّہ دور ہوتا ہے۔ جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ قید سے رہائی ملتی ہے

جس گھر میں نیلم ہو وہ آگ سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ شہوت انگیز خیالات کو کم کرتا ہے۔ اس لئے پارسا لوگ اسے پاس رکھتے ہیں۔

یہ سچائی اور وفاداری کی علامت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تکلیف کو رفع کرتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو امراض چشم میں مبتلا ہوں، نہایت مفید ہے۔ اس سے ہر قسم کے رنج والم دور ہوتے ہیں۔

ایک نوجوان لڑکی کے لئے خوش قسمتی لاتا ہے۔ یہ زہرہ سے متعلق ہے۔ اس کے پہننے سے زیور ملبوسات اور دولت ملتی ہے۔ شادی کے موقع پر یا منگنی کے وقت تحفے کے طور پر لڑکی کو دیں تو خوش بختی اور دولت مندی دیتا ہے۔ پارٹیوں اور مجلسوں میں کوئی شخص پہن کر جائے۔ تو مثالی عزت دیتا ہے اور شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

یہ پتھر مقوی دماغ و بصر ہے۔ پاس رکھنے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر رکھنے سے نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جو صفرادی طبیعتوں کے ہوں یا جن کو زحل ناقص ہو۔ ان کو پہننا چاہیئے تاکہ مشکلات سے محفوظ رہیں۔

نیلم اور ہیرا

(یہ مبارک ہے یا منحوس)

سائنسداں ہمیں بتاتے ہیں کہ پتھروں پر جو ہم پہنے ہوئے ہیں، جب آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ ان شعاعوں کے اثرات ان پر اپنا خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ ان قیمتی پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اثرات رکھے ہیں۔ سب سے زیادہ قوی اور براہ راست جو اثر پڑتا ہے۔ وہ آفتابی کرنوں کا ہوتا ہے۔ دیگر ستارے بھی ان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔ چاند کی خوشگوار نورانیت بھی شدید اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ علم ہیئت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض قیمتی جواہرات اپنے اثرات کے باعث ان کے پہننے والوں کو بام رفعت پر پہنچا دیتے ہیں۔

بارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے ایک اہل الرائے نے کہا تھا کہ نیلم سب قیمتی پتھروں کا سرتاج ہے۔ غالباً آج بیسویں صدی میں اس قول کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کچھ تو اس لئے کہ حسین خواتین کے میدہ شہاب رنگ سے نیلم کے نظر نواز رنگ کو ایک قسم کی مناسبت ہے۔ اور کچھ اس وجہ سے کہ اس کے غیر فانی حسن کو کبھی زوال نہیں ہوتا نیلم آج بھی اسی طرح مقبول اور ہر دلعزیز ہے جس طرح اب سے صدیوں پیشتر تھا۔ ایک حسین عورت کے ساتھ جواہرات کا تصور ناگزیر ہے۔ بیان نہیں ہو سکتا۔ کہ حسین عورت نفیس جواہرات

کے زیورات سے مرصع ہو کر کیا چیز بن جاتی ہے۔ قدیم ترین زمانے سے شعراء فلسفی اور جذباتی انسانی جواہرات کو تزئین حسن کے لئے بہترین سامان تسلیم کرتے آئے ہیں

جواہرات میں سے آجکل نیلم پہننا، اعلیٰ سوسائٹی میں بطور فیشن رواج پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ اس پتھر کو جواہرات میں استاد تسلیم کیا جاتا ہے بطور تمثیل انجیل میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے "شاہی تخت ہے مانند ایک نیلم کے" کہا جاتا ہے۔ یہ ایک متبرک پتھر ہے۔ اور یہ جنت کی بنیادوں میں لگا ہوا ہے اور آسمانی رنگت کے مشابہ ہے۔ یہ اس کی دلکش آسمانی رعنائی ہی تھی کہ یونانی اپنے دیوتا اپالو کو اسے نذر کرتے ہیں۔ مشہور ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر جب اللہ تعالیٰ نے توریت کے دس احکام دیئے تو وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔

ہیرا، یاقوت، اور زمرد ایسے جواہرات میں نیلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا نیلم نیویارک کے ایک میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔ اس کا وزن ۵۴۳ قیراط ہے لیکن سب سے عظیم ترین نیلم جو آج تک دنیا میں دستیاب ہوا ہے وہ برما سے برآمد ہوا ہے۔ اس کا وزن ۹۵۶ قیراط ہے۔ کہا جاتا ہے۔ اس کی قیمت ۳۵ ہزار پونڈ ہے۔ اس نیلم میں سے ۹ عدد شاندار نگینے تراشے جا سکتے ہیں۔ نیلم کے ساتھ ہزار ہا قصے وابستہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیلم نے بعض امراض کو اچھا کرنے میں اکثر مرتعوب پر کمالات دکھائے ہیں۔ یہ ایک عام عقیدہ ہے کہ کمزور آنکھ کے مریض کے لئے نیلم کا نظارہ بہت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیلم کو سعادت، برکت، سچائی۔ استحکام عشق کے لئے اور تفکر کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ عوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نیلم پہننے والے کو نیلم اگر راس آجائے۔ تو غریب سے امیر اور امیر سے امیر کبیر بنا دیتا ہے اور ہر کام کی کامیابی اس کا قدم چومتی ہے اور اگر راس نہ آئے، تو پہننے والا مختلف مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وصف ہیرے بلور۔ لہسنیا۔ جو اہی پتھروں کا ہے جن نیلموں کا رنگ گہرا ہوتا ہے۔ انہیں نر نیلم کہتے ہیں جن نیلموں کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔ انہیں مادہ نیلم کے نام سے موسوم کہا جاتا ہے۔ اصلی نیلم سفید بے رنگ ہوتا ہے۔ نیلاہٹ کی جھلک اس مادے کے فطری امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نیلم کا جزو لازم ہے۔ مگر یہ جھلک غیر منظم ہونے کی وجہ سے بکھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیلم ساز اسے کچھ اس انداز میں کاٹتا ہے۔ کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا رنگ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے۔

دو جان لیوا انگوٹھیاں

دہلی میں ایک مرتبہ دو انگوٹھیاں جن میں نیلم کے نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ایک میرے واقف کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے پہننے کے کچھ عرصہ بعد اسے درد جگر کی شکایت ہونے لگی اور پھر شدت درد سے نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ وہ کئی مرتبہ موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گیا حسن اتفاق سے اسے ایک جوہری نے مشورہ دیا۔ فوراً انگوٹھیاں

علیحدہ کردو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ آرام آنے لگا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں پوری طرح صحتیاب ہوگیا۔ اس وقت سے اب تک پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

④ زمرّد

زمرّد کو سنسکرت میں مرکت یا شم گر بہ کہتے ہیں۔ پنجابی میں پنّہ۔ مصری میں حجر الحیار اور انگریزی میں ایمرالڈ (EMERALD) کہتے ہیں۔

اس کا رنگ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ گہرا سبز رنگ آنکھوں کو بہت بھاتا ہے۔ زمانہ سلف میں اس جواہر کو لوگ اچھی طرح جانتے تھے۔ ۱۴۰۶ء میں سیوطی کا پادری وودس نامی بیان کرتا ہے کہ تمام سبز پتھروں میں زمرد سب سے افضل ہے۔ گیارہویں صدی میں سلیس زمرّد کی بابت لکھتا ہے کہ جواہر عمدہ سبز رنگ کا ہے۔ اس کے کئی ایک عمدہ سنہری نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ اگر اس میں پانی پلائیں۔ تو یہ صرع اور کئی بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

اقسام اور رنگ

بعض محققین نے زمرد کی دو اقسام بیان کی ہیں۔ ایک زمرد۔ دوم زبرجد۔ لیکن فی الحقیقت زبرجد زمرد سے کئی لحاظ سے مختلف ہے۔ عرب و فارس کے حکماء زمرد کی مفصلہ ذیل نو میں بیان کرتے ہیں۔

(۱) ذھابی ۔ جس میں سنہرا رنگ ہو۔ بعض ماہرین کی رائے یہ ہے۔ کہ جس جگہ زمرد کی یہ قسم رکھی جائے وہاں مکھیاں نہیں آسکتیں (۲) سعیدی ۔ یہ سعید (مصر) سے آتا ہے۔ اگر اس پر نگاہ ڈالیں۔ تو انسان کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ بیگم آنکھیں بند معلوم ہوتی ہیں۔ (۳) ریحانی ۔ گل ریحاں کی طرح سبز رنگ کا ہے۔ (۴) مُستقی ۔ سیاہی مائل سبز رنگ اس کو پرانا زمرد بھی کہتے ہیں (۵) سلقی ۔ جن کا رنگ فارس کے چقندر کی ہو (۶) زنجاری یا زنگاری ۔ جن کا مرچ جیسا رنگ ہو۔ (۷) کیرانی ۔ جن کا رنگ کیراث کی طرح ہو۔ (۸) صابونی ۔ جن کا رنگ سفید اور سبز کی ملاوٹ سے ہو۔ ان میں سے عمدہ قسم گنا جاتا ہے۔ جو سخت۔ صاف۔ بے عیب اور سبز رنگ ہو۔

ہمارے ملک کے جوہری زمرد کی مفصلہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) پرانا (۲) مرگجا (۳) توڑیکا (۴) پیا پیکا (۵) نیا (۶) جہاجی پھر ایک کی دو نوع بتاتے ہیں۔ کاھی اور دھانی ۔ کاہی ان کو کہتے ہیں۔ جن میں سیاہی مائل سبز رنگ ہو۔ اور دھانی ان کو جن کا رنگ زردی مائل سبز ہو۔

صلابت

اس میں سختی ۷ء۵ سے ۸ درجہ تک ہوتی ہے۔ اس لئے جھیکم کو کاٹ سکتا ہے۔ چمک اس کی بلورین ہے۔

برقی قوت

طاقت انعکاس اس میں دو چند قلیل المقدار یعنی ۱ء۵۸۵ ہے۔ اس کے گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جو چند گھنٹے رہتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

سلیکا ۶۸ء۵ ۔ الیومینا ۱۵ء۷ ۔ گلوسینا ۱۲ء۵ ۔ چونا ۲۵ حصہ ۔ آکسیڈ آہن ا ء ۔ سوڈا میگنیشیا ۶ء۲ ۔ یہ قابل گداخت ہے۔ دھونکنی کے آگے زرد رنگ کا ہو کر پگھل جاتا ہے۔ اس کی خوش رنگت سبز آکسیڈ کروم کے باعث ہے۔

شناخت کا طریقہ

قیمت میں زمرد یاقوت سے درجہ دوم پر ہے۔ چونکہ زمرد دن رات یکساں خوشنما دکھائی دیتا ہے۔ اس کی قیمت بڑھ کر پڑتی ہے۔ قیمت ٹھہرانے سے پیشتر اس کی اصالت کا امتحان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر لوگ نقلی زمرد بھی بنائے جاتے ہیں۔ اصلی و نقلی کی پہچان سختی۔ وزن مخصوص اور قوت انعکاس سے کی جاتی ہے تجربہ کار جوہری اصلی و نقلی کی تمیز فوراً کر لیتے ہیں۔

عیب

زمرد کے عیب داغ۔ دھبہ۔ کلف اور شگاف ہیں۔ ان سے زمرد پاک ہونا چاہیئے۔ جوہری اس کے چھ عیب گنتے ہیں (۱) چیر یعنی شگاف (۲) ریکھا یعنی خط (۳) ابر یعنی دھواں کا سایہ (۴) گانجھا یعنی خراب آبدار (۵) باھنے یعنی قدرتی عیب جو حکاک کی صنعت سے چھپا ہوا ہو۔ (۶) ڈائنا یعنی مکڑی کے جال کی طرح سطح پر داغوں کا ہونا۔ لہٰذا عمدہ بے شگاف، خوشنما اور صاف گیاہی رنگ کا زمرد نہایت نادر اور بیش قیمت ہوتا ہے۔

افعال طبّی

یونانی اور ایرانی حکیم زمرد کے مفصلہ ذیل طبّی خواص بیان کرتے ہیں۔ کہ جو شخص زمرد کو پہنے یا بطور دوائی

استعمال کرے۔ تو یہ اس کے معدے کو استقلال دیتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ روح کو تقویت دیتا ہے۔ دل، بھوٹرا اور معدہ کے لئے مقوی ہے۔ جذام۔ استفراغ۔ اجرائے خون۔ زہر۔ ڈنگ۔ بے حد پیاس شکایات جگر۔ تشنج۔ پتھری۔ صرع کے لئے تریاق ہے۔ اگر کسی مریض کو جو زہر کھانے یا کسی زہریلے کیڑے کے ڈسا جانے کے باعث تکلیف ہی ہو۔ تو زہر جسم میں سرایت کرنے سے پیشتر بقدر ۸ دانہ گندم دیا جائے۔ تو زہر کے اثر کو دور کرتا ہے۔ اگر اس کا کشتہ ناسور پر ملیں۔ تو شفا ہوتی ہے۔ زمرد میں برودت اور یبوست درجہ دوم کی ہے۔

سحری خواص

جب آفتاب برج میزان میں ہو۔ ایک مثقال یعنی ۴½ ماشہ وزنی زمرد سونے یا چاندی کی انگشتری میں جو اس کے وزن کے مطابق ہو۔ جڑوا کر انگلی میں پہنیں۔ تو دشمنوں کے دلوں میں بڑا رعب ہو جائے گا اور مراد دلی بر آئیں گی۔

اگر کوئی زمرد پہننے والے کو کھانے میں زہر ملائے۔ تو فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ شخص جس وقت زہر والے کھانے کو چھوتا ہے۔ تو اس پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ زمرد کی خوراک زہر دور کرنے کے لئے ایک دانگ یعنی ۱۶ جو اور اجرائے خون بند کرنے کے لئے ۴ جو ہیں۔

زمانہ قدیم میں اسے مشتری کا جوہر مانتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ فصاحت طاقت اور پیش بینی کی قوت دینے والا ہے۔ اگر اسے بطور تعویذ کسی حاملہ عورت کے گلے میں پہنائیں۔ تو اُسے دردِ زہ سے جلد خلاصی ہوتی ہے۔ یہ عفت اور عصمت کا پورا نشان سمجھا جاتا ہے یعنی لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اگر اسے پہننے والا پاکدامنی کو ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس کا زمرد ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

آجکل بھی زمرد کا جڑاؤ زیور ہے گر پڑنا زبوں سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ جب جارج سوم کے سر پہ تاج رکھا گیا۔ تو تاج سے بڑا زمرد گر پڑا۔ بعض نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس نحس شگون کے باعث امریکہ شاہ جارج کے ہاتھوں جاتا رہا۔ بعض حکماء کی رائے ہے کہ اگر زمرد کسی بیماری یا جن یا صوت کو دور نہ کر سکے۔ تو یہ کا پنتا ہے۔ اسی قسم کی اور کہاوتیں بھی بہت مشہور ہیں۔

نئے نظریہ کے مطابق سبز رنگ کا پتھر بہتر ہوتا ہے۔ یہ بصارت کو قوت دیتا ہے۔ اگر عورت پہنے تو اُسے حقیقی محبت ملتی ہے۔ اگر مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ اگر محب و محبوب زمرد کا تبادلہ آپس میں کرلیں اور وہ پہن لیں۔ تو جب ان کی محبت میں سرد مہری آجائے گی تو زمرد کا رنگ چمکدار نہ رہے گا۔ بلکہ ماند پڑ جائیگا۔ ثور، سرطان اور حوت والے اسے پہنیں تو مندرجہ برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہے۔ اس کا خریدنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ مریخ اور یورنس کے ستارہ سے

تعلق رکھنے والے اسے پہنیں۔ تو با اثر شخصیت بن جاتے ہیں۔ الو کھے واقعات کے باوجود بڑے اچھے اور حوصلہ افزا نتائج کا پتہ دیتے ہیں۔

جو شخص اسے پہنے اسے تنگی معاش کی شکایت نہ رہے معدہ اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب قمر برج میزان میں ہو۔ تو انگوٹھی سونے کی بنوا کر اس میں زمرد لگوایا جائے۔ تو پہننے والا طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح اگر نصف چاندی اور نصف سونا ملا کر جب آفتاب برج میزان میں ہو۔ بنائے اور ایک تہائی زمرد اس میں نصب کرائے تو اس انگشتری کا استعمال لوگوں کی نظر میں عزیز بنائے گا۔

زمرد منہ میں رکھیں۔ تو دانتوں کو تقویت دے۔ گلے میں ڈالیں۔ تو جادو کے اثر کو دور کرے۔ حاملہ کی ران پر باندھیں تو عسرت ولادت کو مفید ہے۔

⑤ پکھراج

پکھراج کو فارسی میں یاقوت ارزق اور ہندی میں پوشپ راگ کہتے ہیں۔ انگریزی میں ٹوپاز (TOPAZ) کہتے ہیں۔

اقسام

ماہرین اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک مشرقی۔ دوم مغربی جس پکھراج میں صرف الیومینیا اور باقی سیلیکا اور فلورائین مرکب ہوں۔ انہیں مغربی کہتے ہیں۔

کتب سنسکرت میں اس کی چار ذاتیں لکھی ہیں۔

(۱) سفید پکھراج برہمن۔ (۲) سرخی مائل کھتری (۳) زرد سفید رنگ ویش (۴) سیاہی مائل شودر۔ متقدمین مغربی اسے چراشولیٹ (CHRYSOLITE) کہتے تھے۔ پکھراج کی ایک قسم پس نائٹ (PYCNITE) نامی ہے۔ ایک اور قسم ہے۔ جسے فالیولائیٹ (PHYSOLITE) یا پھائی فائسولائیٹ PRYPHYELITE) کہتے ہیں۔ یہ تاریک ہوتی ہے اور گرمی سے سوج جاتی ہے

صلابت

اس کی سختی ۸ سے ۹ تک ہے۔ اس لئے یہ بلّور کو کاٹ سکتا ہے اور الماس و نیلم سے کاٹا جا سکتا ہے۔

رنگ

یہ جواہر سبزی مائل متعدد رنگ کا ہوتا ہے

اس میں زرد، سفید، نارنجی، دار چینی، نیگوں، گلابی، پیازی، زردی مائل سفید، سبزی مائل سفید، پہاڑی سبز، آسمانی نیلا، کرمزی گوشت سا سرخ ہوتا ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج نہایت عمدہ اور خوشنما ہوتا ہے۔ یہی اس کا اصلی رنگ ہے۔ سنسکرت میں اسے پیت کہتے ہیں۔ جس کے معنی زرد کے ہیں۔ یہ رنگ جس قدر گہرا ہو اسی قدر قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

گلابی رنگ۔ پکھراج کو زرد رنگ پکھراج سے بناتے ہیں۔ حقہ کی چلم یا کسی چھوٹی کٹھالی میں رکھ کر اوپر راکھ یا ریت ڈالتے ہیں۔ تھوڑی آنچ دینے سے اس کا رنگ زرد سے گلابی ہو جاتا ہے۔ اگر رنگ عمدہ نکلے۔ تو قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو برازیل کا پکھراج بھی کہتے ہیں۔

سرخ رنگ پکھراج کمیاب ہوتا ہے۔ کرمزی رنگ کے اکثر ملتے ہیں۔ نیگوں پکھراج عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ چنداں نایاب نہیں ہوتا۔

سفید پکھراج زیورات اور بازو بند میں استعمال ہوتا ہے۔

برقی قوت

طاقت انعکاس دو چند قلیل المقدار ۸۵ء۶ درجہ سے ملنے اور گرمی پہنچانے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ جو ۲۰ سے ۲۴ گھنٹہ تک رہ سکتی ہے۔

کیمیائی مرکبات

اس میں ۲۸ء۵۸ حصہ الیومینیا، ۱۰ء۳۴ حصہ سلیکا، ۷ء۶۱ فلورائین مرکب ہیں۔ اگر اسے کوئلہ پر رکھ کر پھونکنی کے ذریعہ آنچ دی جائے۔ تو بھی پگھلتا نہیں۔ عمل سوہاگہ کے ساتھ اگر اسے گرمی پہنچائی جائے تو بیرنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تیز گرمی دی جائے تو اس پر بلبلہ نمودار ہو جاتے ہیں۔ جو فوراً ٹوٹ جاتے ہیں۔ زرد رنگ پکھراج گرمی سے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ تاریک زرد گلابی یا گومیدک جیسے سُرخ ہو جاتے ہیں۔ تیزاب کوبالٹ سے یہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

عیب

مشرقی جوہری اس کے وہی عیب بیان کرتے ہیں۔ جو یاقوت کے ہیں ان کے علاوہ دو عیب اور بیان کئے جاتے ہیں (۱) یوگیا یعنی زرد کے ساتھ سرخ رنگ ہونا (۲) دورنگی یعنی ایک جگہ زرد رنگ اور دوسرے حصہ میں کوئی اور رنگ ہونا۔

سحری خواص

پکھراج زیادہ تر گھڑیوں، عینکوں وغیرہ چھوٹی چیزوں میں جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں میں بھی استعمال ہوتا

ہے۔ اس کے نگینہ کا خانہ الماس کی نسبت فرا بڑا ہونا چاہیئے۔ ایک ایرانی کے پاس ایک بازو بند میں پکھراج تھا جس پر بحروف عربی منجانب اللہ" کندہ ہے یونانی حکمار کہتے ہیں کہ پکھراج غم وغصہ کو دور کرتا ہے۔ بازو پر باندھنے سے جادو کا اثر نہیں ہوتا عیاشی سے بچاؤ ہوتا ہے۔

یہ اس وقت پہننا چاہیئے جبکہ مخالف حالات کو سازگار بنانا مقصود ہو۔ سفر و حضر اور شکار میں مثالی ساتھی ہے۔ بچوں کے لئے بیحد مفید ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج پہننا بہتر ہوتا ہے۔ کاروبار میں بہتری اور حکام وقت میں عزت و مراتب حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے پہننے سے دولت ملتی ہے اور دنیا میں خوش و خرم زندگی دیتا ہے۔ شادی و محبت میں وفاداری پیدا کرتا ہے۔ ملاحوں کو پہننا خوش قسمتی لاتا ہے۔

یہ عطارد کا پتھر ہے۔ ان لوگوں کو ان کے کاموں میں کامیابی دیتا ہے۔ جو سفر کرنے والے ہوں یا سفر یا ملازمت کی کوشش میں کامیابی کے خواہاں ہوں۔ بلوغت کے زمانہ میں اس کا استعمال کریں۔ تو یہ بدنی قوت دیتا ہے۔

وہ لوگ جن کا مزاج بادی ہو یا جن کو مشتری ناقص ہو اس کا پہننا فائدہ دیتا ہے۔

⑥ مروارید

اسے انگریزی میں پرل (PEARL) کہتے ہیں۔ اپنی خوش رنگت اور حسن کے باعث جواہرات میں منسلک ہے۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں اس کے پہننے، برتنے اور دیوتاؤں کے آگے چڑھانے کے کئی قواعد مندرج ہیں۔ مصر اور ایشیاء کے لوگ زیبائش کے لئے پہنتے ہیں اور زمانہ قدیم میں معبودوں کے آگے چڑھانا بڑا ثواب سمجھتے تھے اکثر ممالک میں کانوں کے بندے اور بالیاں پہنی جاتی ہیں۔

اقسام

حکمائے فارس اس کی چار قسمیں بیان کرتے ہیں (۱) بحرینہ جو بحرین کے نزدیک پائے جاتے ہیں۔ (۲) ھرمزی جو ہرمز سے آتے ہیں (۳) عمانی جو ملک عمان سے آتے ہیں (۴) صراحی شکل۔ جو مروارید صدف میں صرف ایک دانہ پایا جائے اسے در یتیم کہتے ہیں۔

ہندوستانی جوہری موتیوں کے دس اقسام بتاتے ہیں۔

(۱) میانی (سیاہی مائل) (۲) سرمئی (تھوڑا سیاہی مائل) (۳) چوناکھاری یا تامچے (سرخی مائل) (۴) پوربی یا کوڑ کوڑ قلیل المقدار گول گول (۵) بیھیدینے (سیسہ کی طرح رنگ) (۶) کچھیا (زرد رنگ) (۷) کاھیلی (خوب سفید) (۸) سنگلی (زردی مائل) (۹) ٹمٹ گڑی (نیلے رنگ مائل) ۔

(۱) جاوام کھاڑی سے (سبزی مائل)

انگریزوں نے مختلف طریق پیدائش کے مطابق اس کی تین قسمیں لکھی ہیں۔ مقدار کے بموجب ان کے نام یہ ہیں (۱) بڑی مقدار کے پارا گان (۲) چھوٹے پاط مروارید (۳) بیضوی شکل بیرو کو ریز (۴) خورد تخم مروارید (۵) بہت ہی چھوٹے ہوں تو موتی چورہ کہلاتے ہیں۔

صلابت اور کیمیاوی مرکبات

اس میں سختی ۵ء۲ سے ۵ء۳ تک ہوتی ہے۔ اس میں کاربونیٹ آف لائم اور کچھ وہ مادہ جس سے صدف بنے ہوئے ہوتے ہیں، کا مرکب ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی گرمی پہنچانے سے بھی کشتہ ہو جاتے ہیں۔

رنگ

یہ شفاف یا براق ہوتا ہے۔ رنگ اور مروارید علیحدہ قسم کے گنے جاتے ہیں۔ مروارید اکثر سفید، گلابی، سیاہ نافرمانی، بھورے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور نیم رنگوں کے موتی بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یورپ میں سفید اور نیلگوں اور ہندوستان عرب و چین میں زرد رنگ مائل مروارید پسند کرتے ہیں۔

جلا

جو موتی بلا سوراخ ہوتا ہے۔ اُسے انگریزی میں ورجن اور فارسی میں مروارید ناسفتہ کہتے ہیں۔ جو چھدے ہوتے ہیں۔ ان کو انگریزی میں وڈو کہتے ہیں اور فارسی میں مروارید سفتہ۔ اگر برہنہ بدن پر یہ مدت تک پہنے جائیں۔ تو ان کی چمک دمک میں فرق آجاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ بدبو، چربی، پسینہ، کیچڑ، دھواں وغیرہ آلودگی سے بھی مروارید کا رنگ کٹ جاتا ہے۔ اسے درست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ برنج آمیز پانی ایک برتن میں ڈال کر نیچے آنچ دو۔ جب پانی شیر گرم ہو۔ تو آگ سے اتار کر مروارید کو اس بیچ کے ساتھ دھو دو تو تھوڑی دیر میں مروارید عمدہ نکل آئیں گے۔ ان کی آب و تاب قائم رکھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہننے کے بعد مروارید کو تکڑہ ململ سے صاف کر کے میگنیشیا کے ساتھ ڈبیا میں رکھا جائے۔

شناخت کا طریقہ

نقلی مروارید مختلف طریقہ سے بنتے ہیں۔ تجربہ کار لوگ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ قدرتی مروارید کی نسبت نقلی ہلکے ہوتے ہیں اور ان کے سوراخ بھی فراخ ہوتے ہیں۔

عیب

خالص موتی خرید کرنے کے بعد ان کے عیبوں پر نظر ڈالنا چاہیئے۔ ہندوستانی جوہری اس کے یہ عیب بیان کرتے ہیں (۱) گوبج (اوپر سوراخ ہونا) (۲) لہر (چھوٹے سوراخ) (۳) پھوڑ کونے (چھوٹے بڑے سوراخ) (۴) چوٹا (بہت چھوٹے سوراخ) (۵) کھڑت یعنی قیمت شکل آب و تاب پر منحصر ہے جس قدر زیادہ چکیلا خوش رنگ گول ہو اسی قدر زیادہ قیمتی ہوگا۔

افعال طبّی

یہ مفرح، ملطف، مقوی ارواح ہوتا ہے۔ تمام اجزائے بدن میں سرائیت کرتا ہے۔ لیکن مثانہ کو مضر ہے امراض معدہ، قلب و جنون۔ امراض جگر، بواسیر، یرقان۔ نفث الدم، نزف الدم کو شفا دیتا ہے۔ گردہ کو نافع۔ سدّس کا دافع۔ پتھری کا مخرج، پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔ خونی دستوں کو روکتا ہے۔ خون، بواسیر و حیض کا حابس۔ فرزند اس کا منع حمل میں مجرب۔ محلول برص کا دافع ہے۔ مروارید کا کشتہ اگر بطور شربت پیا جاتا ہے۔ تو استفراغ، ناپاک خیالات جن بھوت، منہ کی بدبو، سر کے درد، آنکھوں کے ورم۔ درد، پانی بہنا وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ مروارید زیرہ اگر شیر خوار بچہ کو جو چالیس دن سے کم عمر ہو۔ چالیس دانے کھلائے جائیں۔ تو چیچک اور خسرہ ساری عمر نہیں نکلتا۔ دو دانہ مرّ ابیہ اور ایک دانہ مرجان ایک پتلی سوتی کی رسی میں باندھ کر حاملہ عورت کی کمر سے باندھ کر ناف پر رکھا جائے۔ تو اسقاط حمل سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کی معجون بنا کر کھانا مقوی بدن ہے۔ اس کا کشتہ کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سحری خواص

کسی زمانہ میں بنگالی ناکتخدا لڑکیاں مروارید کو عفت کا باعث سمجھ کر پہنتی تھیں۔ اس کے پہننے سے دل کو صبر اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔

یہ انسان کے روحانی اثر کو جذب کرتا ہے۔ اس کو سیکنڈ ہینڈ خریدتے وقت اصلی مالک کا پتہ لگاؤ ورنہ نہ خریدو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری روح کسی بدروح انسان کو اپنا لے۔ اوپل اور پرل ہمیشہ ہیروں کے سوداگروں سے خریدو۔ کسی عام جگہ سے نہ خریدو۔ ان کو ہمیشہ نیا پہننا چاہیئے۔ موتیوں کا نکلس خریدتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

⑦ مرجان

مرجان کو ہندی میں ودرم یا پروال اور پنجابی میں مونگا کہتے ہیں۔ ایک سمندری جانور کی پیدائش ہے۔ خوش رنگ اور عمدہ چمک کے باعث جواہرات کے زمرہ میں درج کیا جاتا ہے۔ متقدمین کو یقین تھا۔ کہ مرجان از قسم نباتات ہے۔

لیکن خوردبین کے ذریعہ اس میں وہ کرم دیکھے گئے ہیں۔ جو اس کے موجد ہیں۔ انگریزی میں مرجان کو آئسس نوبلس (ISIS NOBILIS) کہتے ہیں۔ مونگے کی جڑ کو بیخ مرجان کہتے ہیں اور بعض بسد بھی کہتے ہیں۔

کیمیاوی مرکبات

علم کیمیا کی رو سے اس میں ایک فیصدی مگنیشیا اور ۴۸،۷ کاربونیٹ آف مگنیشیا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کلورائین مادہ کے باعث نہیں ہوتا بلکہ آکسائیڈ آہن۔ کاربونیٹ آہن اور چونا اس کے رنگ دینے والے مادہ میں شامل ہوتا ہے۔

صلابت

یہ القلی اور دیگر تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔ لیکن معدنیات کے تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ تیزاب گندھک کے باعث ہوتا ہے۔

طبّی افعال

حکماء کا بیان ہے کہ اگر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی ماں کے دودھ میں اگر بن مرجان گھول کر پلا دیں تو بچہ کو تمام عمر صرع کی بیماری نہ ہو گی اور کوئی درد اعضائی نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ہیں کہ مرجان نیم دم یعنی ۱½-۲ ماشہ مرجان کی خوراک سے تمام خون بہنا بند ہو جاتا ہے اور ایک دودم خوراک زہر کے لئے تریاق ہوتی ہے۔ اگر مرجان کو شکم پر باندھیں۔ تو معدہ کی تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ مفرح اور قابض ہے۔ جنون، صرع۔ فساد معدہ اور اشتہا کو مفید ہے۔ مرجان میں یبوست و برودت درجہ دوم کی ہے اور سیاہ مرجان میں سوم درجہ کی ہوتی ہے اس کے جلا دینے اور کشتہ کرنے کے طریقے طبّی کتب میں موجود ہیں۔ بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال درد، جلن، سرخی اور آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔

خواص سحری

زمانہ متوسط میں مرجان جادو۔ زہر اور شیطانی خیالات کو دور کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔ بچوں کے گلے میں اگر مرجان پہنایا جائے۔ تو ان کا رونا کم ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ قسم زیادہ سرخ ہوتا ہے اس میں سیاہی برائے نام بھی نہیں ہوتی۔ اگر سات دانے گلے میں استعمال کریں۔ تو بہت سے امراض اور جادو کو دور کرتا ہے۔ اگر بچوں کے بازو پر باندھیں تو خواب میں چونک پڑنے اور نظرِ بد کے دفعیہ کے لئے مفید ہے۔ اس کو دیر تک دیکھنا باعث تقویت بصر ہے۔ محافظ جنین ہے۔ حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ تو اسقاط سے محفوظ رکھتا ہے۔

⑧ لہسنیا

یہ کار کیٹنگ کی ایک قسم ہے۔ انگریزی میں اسے کیٹس آئی (CAT'S EYE) کہتے ہیں اور عربی میں عین الھریرہ کہتے ہیں۔ ان دونوں کے معنی بلّی کی آنکھ کے ہیں۔ اس کی سطح کی ہیئت بلّی کی آنکھ جیسی ہوتی ہے اس میں ایک خاص صفت یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر بڑی درخشاں دھاری ہوتی ہے جس کو ہمارے ہاں سوت اور انگریزی میں کہتے ہیں۔ لہسنیا کا رنگ خواہ کچھ ہو۔ اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ شاذ و نادر رنگ کی بھی ہوتی ہے۔ جب اس دھاری کو شعاع آفتاب میں رکھیں۔ تو بہت چمکیلی دکھائی دیتی ہے یہ جواہر اپنی خوشنمائی کے باعث بہت عزیز ہے۔ اس کا سُرخ رنگ اور اس پر یہ چمکیلی دھاری ادھر اُدھر لہریں مارتی ہوئی نہایت دلکش دکھائی دیتی ہے۔ گویا ایک بیقرار بھوت اس میں مقید ہے۔ اس خیال پر لوگوں کو وہم ہے کہ لہسنیا میں جنات رہتے ہیں۔ بعض کتابوں میں اسے بھیکم کی ایک قسم بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

رنگ

فارسی یا انگریزی میں اس پتھر کو جو گول ہو جس کے اوپر کا رنگ نچلے رنگ سے مختلف ہو۔ لہسنیا کہتے ہیں۔ سرخ یا سیاہ کو سیماقی کہتے ہیں۔ سبز یا زرد عین الھریرہ کہلاتا ہے۔ گویا اس میں چار رنگ ہوتے ہیں۔ زرد۔ بھورا۔ سبز اور سیاہ۔

اقسام

ہندوستانی جوہری اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں (۱) کنک کھیت (بلّی کی آنکھ کی طرح) (۲) دھوم کھیت (دودھی رنگ) (۳) شیام کھیت (سیاہ رنگ) (۴) گیہو کھیت (روغن زرد جیسا رنگ) (۵) کلکتہ کا (نئی کان کا)، (۶) ھاڈیا (جس میں دھاری نہ ہو)

صلابت و قوت برقی

اس میں سختی ۵ء۸ درجہ ہے۔ طاقت انعکاس دو چند ہے۔ ملنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے ناگداختنی ہے۔ تیزاب کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۸۰ حصہ الیومینا۔ ۲۰ حصہ گلوسینا مرکب ہیں۔ اس کا رنگ پروٹوکسائیڈ آہن کے باعث ہوتا ہے۔ یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ اگر اسے مٹی کے برتن میں ڈال کر عقیق کی طرح آگ دیں۔ تو یہ چمکیلا ہو جاتا ہے۔

عیب

عموماً سبز اور زیتونی رنگ پسند کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں پر دھاری خوب کھلتی ہے۔ ہندوستانی جوہری اس کے یہ عیب بیان کرتے ہیں (۱) چھید (۲) چادر یعنی اس کی تمام سطح پر دھاریوں کا ہونا (۳) گمگد یعنی کسی جگہ سے شگاف اور کہیں تاریک ہوتا

افعالِ طبی

یہ جواہر مفرح القلوب ہے۔ اگر سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر منجن کے طور پر سفوف دانتوں پہ ملا جائے تو مصفیٰ رکھتا ہے۔ اس کے کشتہ کو زخم پہ لگایا جائے۔ تو شفا دیتا ہے۔

سحری خواص

اگر عورت کے بال سے باندھا جائے۔ تو دردِ زہ سے آرام دیتا ہے اگر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو طلسم جادو، جن، بھوت اور آسیب سے بچاتا ہے۔ اس کے پہننے سے خواب بد نہیں آتا اور خواب میں چونک اٹھنا دور ہو جاتا ہے۔ یہ سفید رنگ کا بہتر رہتا ہے۔ لوگوں میں قدر و منزلت، قدر و عزت اور عشق و محبت میں ہر دلعزیزی اور کامیابی لاتا ہے۔

جس شخص کا مزاج بادی ہو یا بلغمی ہو۔ یا جس کا دہرہ ناقص پڑا ہو اس کو پاس رکھنے سے ناقص تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

⑨ زرقون

زرقون کو ہندی میں گومیدک کہتے ہیں۔ علم معدنیات کی کتابوں میں اس کے تین نام جاگون۔ ہایا سنتھ اور جینتھ لکھے ہیں۔ چنانچہ روشن چمکیلے اور صاف گومیدک کو ہایاسنتھ یا جینتھ کہتے ہیں۔ بھورے زردی رنگ والے کو جاگون کہتے ہیں۔

اقسام

(۱) وہ عدد جن کا رنگ قرمزی۔ سیندوری یا آتشی ہوتا ہے۔ ان کو فرانسیسی جینتھ کالا بیلی کہتے ہیں۔

(۲) جن کا زردی مائل سرخ رنگ ہوتا ہے۔

(۳) وہ قسم جو کہربا کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ سختی کے سوا یہ اس سے تمیز نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں ایسے

ذرے ہوتے ہیں جو اس کی چمک کو روکتے ہیں۔ اس کو انگشتری میں پہننے سے نیند لاتا ہے۔

(۴) یہ قسم سفید کہربا کی طرح ہوتی ہے۔ اس میں سرخی نہیں ہوتی۔ بعض اسے پلک کی ایک قسم بتاتے ہیں جو غلط ہے۔

صلابت

زرقون دھوکنی کے آگے ناگداختنی ہے۔ حالانکہ ایسونائیٹ پگھل جاتا ہے۔ اس میں سختی ۵ء۷ درجہ کی ہے۔ طاقت انعکاس اعلیٰ درجہ کی دو چند ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۶۶،۸ حصہ زرقونیا۔ ۱ء۳۳ سلیکا۔ ۱ء حصہ آکسائڈ آہن مرکب ہیں۔ تیز آنچ دینے سے اس کی چمک بڑھتی ہے لیکن رنگ دور ہو جاتا ہے۔ سوہاگہ کی مدد سے پگھل کر صاف شیشہ کی صورت کا ہو جاتا ہے۔ گرمی سے اس میں فاسفورس پیدا ہوتی ہے۔ کوئی تیزاب اس پر مؤثر نہیں۔

شناخت

اس کی پہچان یہ ہے کہ اسے تیز آنچ دے کر خوردبین سے دیکھیں کہ اس کا خاص رنگ جسے فرانسیسی پریمائن کہتے ہیں، دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ اس رنگ پر اگر سپرٹ وائن ملالیں تو آبی رنگ سا ہو جاتا ہے۔

رنگ

زرد۔ بھورا۔ خاکی۔ سفید۔ سرخ ہوتا ہے عموماً نارنجی صاف و شفاف ہونا چاہیئے۔

عیب

اس کے تین عیب جوہری بتاتے ہیں (۱) چیر (شگاف) (۲) جھٹا (داغ) (۳) ابرقی

سحری خواص

اہل رویا اسے متبرک سمجھتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ جواہر دولت و عزت بڑھاتا ہے۔ وبا اور بھوتوں کے آسیب سے نجات دیتا ہے۔ زمانہ قدیم میں ماتمی زیورات کے طور پر بھی مستعمل ہوتا تھا۔

یہ شربتی رنگ کا بہتر رہتا ہے۔ جسمانی صحت، روزگار کی بہتری اور دشمنوں پر فتح مندی کے لئے اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

جس شخص کا مزاج بادی۔ یا بلغمی ہو۔ یا راس جس کے برج میں ناقص واقع ہو۔ اس کو پاس رکھنا مفید ہے۔

باب سوم

درجہ دوم کے جواہرات

① زبرجد

انگریزی میں اسے بیرل کہتے ہیں۔ عمدہ زمردی سبز رنگ کا پتھر اعلیٰ گنا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سبز۔ زرد۔ نیلا ہوتا ہے حکیم ارسطالیس لکھتا ہے۔ کہ زمرد اور زبرجد ایک ہی کان سے نکلتے ہیں۔ یہ اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ شمس و قمر و زحل ایک ہی برج میں ہوں۔

اقسام

(۱) مصری۔ یہ سُرخی مائل ہوتے ہیں (۲) کبراسی۔ زردی مائل سبز رنگ (۳) ھندی زرد و سُرخ رنگ۔

انگریز اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں (۱) بیرل یعنی زبرجد (۲) اکوامرائین جسے سنسکرت میں پاری بھدر کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ بیرنگ کا رنگ زردی مائل اور پاری بھدر کا سبز نیلگوں ہوتا ہے۔

خواص طبی

اس کے خواص زمرد جیسے ہیں۔ اگر دانتوں پر بطور منجن ملا جائے۔ تو انہیں صاف رکھتا ہے۔ جسم کو صحت بخشتا ہے۔ یہ کنکری کو مفید ہے پیشاب کی زیادتی و کمی کو درست کرتا ہے۔ اگر آنکھوں میں بطور

سرمہ ڈالا جائے۔ تو ان کی بصارت کو بڑھاتا ہے۔ اس کی خوراک نیم ورم ہے۔ کئی طبیبوں کا خیال ہے کہ اگر اس کے پیالہ میں شراب ڈال کر پی جائے۔ تو نشہ نہ ہوگا۔

خواص سحری

اس کے پہننے سے صرع دور ہوتا ہے اگر عورت کے زانو پہ باندھا جائے تو درد زہ سے جلدی آرام لاتا ہے۔ جن ایام میں مہتاب برج حوت میں ہو۔ اگر کوئی شخص زبرجد کو کشتی کی شکل میں کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی انگشتری میں جڑوا کر پہنے۔ تو تمام مصیبتوں اور بیماریوں سے بچا رہتا ہے جب قمر برج سرطان میں ہو۔ تو مچھلی کی شکل کا بنا کر سیسہ کے ساتھ کنڈے سے باندھا جائے۔ تو ماہی گیر کو بڑی مچھلیاں ہاتھ آئیں گی۔

ہلکے نیلے رنگ یا ہلکے سبز رنگ کا پہننا بہتر ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے باعث برکت ہوتا ہے جو سفری کاموں سے متعلق ہوں مثلاً سفری ایجنٹ۔ مقرر۔ گارڈ۔ ڈرائیور وغیرہ ریل اور جہازوں کے ملازم وغیرہ کیونکہ یہ حادثات سے بچاتا ہے نیز جہاز والوں کو خصوصاً اس کا پہننا مفید ہے۔

② اکوامرائن

زبرجد کی ایک قسم ہے۔ رنگ کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) بھاری بھدر۔ خاص ہلکا آسمانی نیلگوں (۲) سائبیریا کا پاری بھدر۔ ہلکا سبزی مائل نیلا رنگ اور عمدہ چمکدار (۳) اکوامرائن جراشولٹ (از قسم کارکبنگ) سبزی مائل زرد یا زردی مائل سبز رنگ کا عمدہ چمکدار ہوتا ہے۔ زرد سبزی مائل قسم کو مشرقی بھاری بھدر کہا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے خواص و ماہیت زبرجد جیسی ہے صرف یہ سختی میں اس سے کم ہے۔

③ لعل رُمانی

اسے انگریزی میں سپائینل (SPINEL) کہتے ہیں۔ اس کے مختلف نام ہیں۔

(۱) سپنا ئینل روبی۔ یعنی رمانی۔ گہرا سرخ رنگ۔ (۲) بلیس روبی۔ زردی مائل سرخ رنگ (۳) الیمنڈائن سپائینل۔ بھورا۔ سرخ۔ (۴) روبی سیل۔ زردی مائل۔ (۵) پلیونیسٹ۔ یا سلونائیٹ۔ (۶) گھنائیٹ۔ (۷) کرگیونائیٹ (۸) گائی سلیوٹ (۹) کارد سپائینل۔

صلابت

یاقوت کے ہم پلہ ہے۔ سختی ۸ درجہ کی ہے۔ اس لئے صرف الماس۔ یاقوت و نیلم سے ہی کاٹا جا سکتا ہے اور ببیکم کو آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔

رنگ

سرخ۔ قرمزی۔ گلابی۔ نارنجی۔ دارچینی۔ نیلا۔ بھورا

قوتِ برقی

طاقتِ انعکاس واحد کسی اور جوہر میں یہ طاقت ایسی روشن نہیں، صرف ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے نہیں۔

④ کارنڈم

قیمت میں یاقوت و نیلم پر بولا جاتا ہے سختی ۹ درجہ ہے۔ چمک بلورین اور مروارید کی رنگ سفید، بھورا نیلا۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے کئی گھنٹوں تک رہتی ہے۔ طاقت انعکاس واحد، ۷ ہے۔ ناگداختنی ہے۔ تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔ سہاگہ کی مدد سے سفید شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔

⑤ کرنج

اسے انگریزی میں (EMERY) کہتے ہیں۔ کارنڈم کی ایک قسم ہے۔ یہودی اسے شمیر کہتے ہیں۔ اس سے دیگر جواہرات کو جلا دی جاتی ہے۔ اس میں سختی ۹ درجہ کی ہے۔ چمک بلورین۔ رنگ بھورا، زردی مائل سبز و نیلگوں ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے نم دی جائے۔ تو اس سے بڑی تیز بو آتی ہے۔

⑥ کارکیتک

اسے انگریزی میں کرائسو بیرل کہتے ہیں۔ مشرقی زبرجد بھی اس کا نام ہے۔ درجہ دوم کے جواہرات میں بڑا مشہور ہے کرائسولیٹ ایک علیحدہ جوہر ہے۔ جو لوگ اسے یہی نام دیتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔

اس کی سختی ۸ء۵ ہے چمک بلورین و روغنی۔ رنگ سبز۔ گیاہی سبز۔ سبزی مائل، سفید و زردی مائل سبز۔ اس کے اندر دودھیا رنگ مائل پیتل دکھائی دیتا ہے۔ طاقت انعکاس دوچند ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور چند

ساعت تک رہتی ہے۔ یہ ناگداختنی ہے سہاگہ کی مدد سے پگھل جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر مؤثر نہیں۔

⑦ الیگزینڈرائیٹ

سرخ و سبز رنگ کا کارکیتک۔ الیگزینڈرئیٹ شاہ روس کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی سطح کے لمبے وتر میں روغنی سبز رنگ معکوس ہوتا ہے۔ عمدہ روشنی میں نارنجی سادہ و تاریک سبز اور درمیانی سرخ رنگ نمایاں ہوتا ہے قائم مدد میں نافرمانی مائل سبز رنگ ہوتا ہے۔ گہرے مددوں میں سرخ رنگ ہوتا ہے۔ اگر اس کو شعاع آفتاب یا شعلہ کے روبرو کیا جائے۔ تو سرخ رنگ تیز ہو جاتا ہے۔

⑧ پلک

انگریزی میں اسے گارنٹ کہتے ہیں۔ اس کے بھی کئی ایک نام ہیں۔

(۱) المینڈائٹ بعمدہ ارغوانی رنگ (۲) کاربنکل (۳) پائیروپ۔ رنگ خون سا سرخ و سیاہی مائل۔ (۴) ایسونائیٹ یا سناسن سٹون۔ اسے ہندی میں شکھری کہتے ہیں۔ اس کی اور بھی قسمیں ہیں۔ مختلف ممالک کے پلک مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔

اس میں سختی ۵ء۷ ہے۔ رنگ سرخ، سرخ بھورا۔ زرد۔ سفید۔ سبز۔ سیاہ ہے۔ طاقت انعکاس واحد ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے بمشکل پگھلتا ہے۔

⑨ فیروزہ

اس کا اندرونی و بیرونی رنگ یکساں ہوتا ہے۔ درجہ دوم کے بہترین جواہر میں سے ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مشرقی فیروزہ اس کا رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ (۲) مغربی فیروزہ جسے بون بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ خراب ہو کر سبز ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس میں فاسفیٹ چونا بہت ہوتا ہے۔ اس لئے اسے بون کہتے ہیں۔

اقسام

حکمائے یونان اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) فتحی (۲) اظہاری (۳) سلیمانی (۴) فدلوی (۵) آسمان گوں۔ (۶) عبدالحمیدی (۷) آندلیشی (۸) گنجو نیا پیلی

پانچ قسمیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔ جو فیروزے کرمان اور شیراز میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سفید رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں ساہاگی اور سرپوم کہتے ہیں۔ جن میں نیلے رنگ کی دھاری ہوتی ہے۔ ان کو شیلبوم کہتے ہیں۔

اس کی سختی ۶ درجہ کی ہے۔ شیشہ کو کاٹ دیتا ہے۔ رنگ نیلا، سبز، سفید ہوتا ہے۔ طاقت انعکاس مدھم ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ دھونکنی کے آگے نہیں پگھلتا البتہ رنگ بھورا سا ہو جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔ جعلی فیروزے آسانی سے بن جاتے ہیں۔

افعال طبی

یہ مفرح معدہ ہے۔ سر کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ آنکھوں میں اس کا سرمہ ڈالنے سے بصارت تیز ہوتی ہے۔ اگر مویک سفید ہو جائیں۔ تو پھر اصلی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔ جن اشخاص کی بصارت رات کے وقت بیکار ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے پھر درست ہو سکتی ہے۔ یہ فتق، ورم، درد، ریح، جنون، ناسور اور کئی امراض کا شافی علاج ہے۔ اگر اسے شہد کے ساتھ نوش جان کریں۔ تو صرع، طحال اور تلی کو شفا دیتا ہے۔ سنگ گردہ و مثانہ کا مخرج ہے۔ سانپ کے ڈنگ کیلئے ایک درم یا ۱/۲ تولہ فیروزہ شراب کے ساتھ دینا چاہیئے۔ بچھو کے ڈنگ کے لئے اس سے ایک ثلث بھی کافی ہے چونکہ اس نسخہ کے استعمال سے معدہ کو تکلیف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ گوند کتیرا ملا لینی چاہیئے۔

خواص سحری

اگر فیروزہ کی انگشتری پہنیں۔ تو راحتِ دل بخشتا ہے۔ خوف دور کرتا ہے۔ دشمنوں پر فتح دلاتا ہے۔ بجلی گرنے اور غرق ہونے سے بچاتا ہے۔ سانپ، بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگنے نہیں دیتا۔ جو شخص نیا چاند دیکھ کر فیروزے کو دیکھے۔ تو اُسے زر کثیر ہاتھ لگتی ہے۔

نیلے رنگ کو پہننا مفید ہے۔ اس میں بہت سی خاصیتیں ہیں۔ اس کو پاس رکھنے سے دشمن، آگ اور بجلی سے حفاظت رہتی ہے عشق، احساس محبت علم اور ہنر کو ترقی دیتا ہے۔ حاملہ عورت کے لئے مفید ہے۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ ہوا کے اثر سے صاف اور مکدر ہوتا ہے۔ روغن اور مشک سے بھی مکدر ہوتا ہے۔ یہ دل اور نگاہ کو تقویت دیتا ہے۔ حکماء کا خیال ہے کہ نئے چاند کو دیکھ کر فیروزہ دیکھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ جو اس کو پاس رکھے۔ وہ صدمہ قتل، برق، غرق، مار، کژدم اور نظر بد سے محفوظ رہے۔

جو شخص برج سرطان کی ساعت میں کیکڑے کی شکل اس پر کندہ کرائے۔ اور پہنے تو تمام وحشی جانور اس کے پاس نہ آئیں گے۔

بادی مزاج والوں کے لئے یا جن کو عطارد ناقص ہو۔ پہننا چاہیئے۔ وہ ناقص تاثیروں کو زائل کرتا ہے۔

⑩ عقیق

انگریزی میں اسے (AGATE) کہتے ہیں۔ یہ مشہور جواہر ہے۔ یہ جواہر سلیکا اور کوارٹز قسم کی چند معدنیات کا مجموعہ ہے۔ مختلف رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے اس کی بہت قسمیں ہیں۔

اقسام

(۱) ریشمی فیتہ۔ جیسا عقیق۔ جس میں مختلف رنگ کے طبقے ہوں۔ اور یہ طبقے ایک دوسرے کو قطع کریں۔

(۲) سنگ سلیمانی عقیق جس میں طبقوں کے رنگ شوخ ہوں اور طبقہ سطح کے متوازی ہوں۔

(۳) ڈوری دار عقیق۔ جس پر طرح طرح کی دھاریاں ہوں۔

(۴) گول عقیق۔ جس میں یہ دھاریاں گول ہوں۔

(۵) مانند چشم عقیق۔ اگر دھاریوں کے مرکز میں اور رنگ کے نقطہ ہوں تو اُسے کہتے ہیں۔

(۶) قوس قزاحی عقیق۔ جس کی دھاریاں مل کر قوس کی شکل بن جائیں اور آفتاب کے مقابل کرنے سے رنگ منشوری ظاہر ہوں۔

بعض حکماء اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) ربن عقیق یعنی ریشمی پچھے سا عقیق۔ اس میں سنگ یشم اور کالسڈونی کے طبقہ متوازی قطاروں میں ہوتے ہیں۔

(۲) ایمے تھسٹ۔ اس میں ربن عقیق کے ٹکڑے بھی مرکب ہوتے ہیں۔

(۳) فارٹی فی کیشن۔ یہ کئی شکل کا پایا جاتا ہے۔ کاٹنے کے وقت اس کے متوازی سطوں میں عمارت کی صورت دکھائی دیتی ہیں۔ اس میں بیکیم اور ایمتھسٹ کے ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں۔

(۴) ماس اگیٹ یعنی نباتاتی عقیق۔ اس میں کالسڈونی اور سرخ سنگ یشم کی دھاریاں ہوتی ہیں اس کا رنگ بھورا، زرد ہوتا ہے۔

(۵) سارد آنکس

(۶) پلاسما یہ سبز گیاہی رنگ کا نیم شفاف، زرد اور سفید داغ۔

علاوہ ازیں عقیق کی تقسیم ایک اور طرح بھی ہے۔ یعنی تمام براق اور عمدہ قسم کے عقیق مشرقی عقیق اور کم درجہ مغربی عقیق کہلاتے ہیں۔

کتب فارسی میں اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(١) سرخ و جگری۔ جس کا اندرونی رنگ بیرونی کی نسبت زیادہ سرخ ہو۔
(٢) صاف شفاف۔ جو شفاف ہوں اور آئینہ کی طرح انعکاس کرتے ہوں۔
(٣) صقاق۔ جو چنداں شفاف نہ ہو۔ اور آئینہ کی طرح انعکاس نہ رکھتا ہو۔
(٤) ابقی۔ جو کچھ سفید اور کچھ سیاہ ہو۔
(٥) ذو وطبقاتی یا جوزین۔ جس کے ابرق کی طرح پرت ہوں۔
(٦) شجری۔ جو شکل میں درخت یا پہاڑی کے مشابہ ہو۔
(٧) سلیمانی۔ جس میں گول نشان ہوں۔

مصر میں سبز رنگ کے عقیق کو اناس۔ سیاہ کو سلیمانی۔ اور خاکی رنگ کو کوری کہتے ہیں عقیق چونکہ یمن میں بکثرت ملتا ہے۔ اس لئے عمدہ نگوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ رنگ بھورا۔ زرد۔ سفید۔ سُرخ اور سیاہ ہوتا ہے عقیق رنگوں کی دھاریاں یا تو ایک سرے کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز گول ہوتے ہیں اور یا اس کے رنگ داغ اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوتے ہیں۔

صلابت اور کیمیائی عمل

اس میں سختی ، درجہ کی ہے۔ طاقت انعکاس دو چند۔ گھسنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو خوبصورتی کے لئے مصنوعی رنگ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ عقیق کو نائٹریٹ آف سوڈ میں بھگو کر شعاع آفتاب میں رکھیں۔ تو عمدہ رنگ آجاتا ہے۔ اگر ایک رات تیزاب سوہاگہ میں رکھیں تو یہی مصنوعی رنگ اُتر جائے گا۔ اگر اس کے سرخ اقسام کو رنگنا ہو۔ تو پہلے ان کو پروٹوسلفیٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیتے ہیں۔ پھر انہیں خوب گرمی پہنچاتے ہیں۔ تو نہایت شوخ رنگ کے سُرخ طبقہ نکل آتے ہیں۔ بے رنگ نگوں کو پہلے روغن میں جوش دیں۔ پھر تیزاب گندھک میں جوش دیں۔ تو روغن اس کے سوراخدار طبقوں میں جذب ہو جاتا ہے اور اس پر شوخ رنگ نکل آتے ہیں۔

افعال طبّی

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ اگر عقیق کو پانی یا شربت سیب کے ساتھ ملا کر استعمال کریں

تو جنوں۔ نکسیر۔ معدہ یا دل سے خون بہنے۔ کثرت حیض۔ ناسور۔ ککری۔ تلی وغیرہ امراض کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کے نور کو بڑھاتا ہے۔ اگر اس کے سفوف کو مسوڑھوں کے ساتھ دانتوں پر ملیں۔ تو مسوڑھوں سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بعض حکماء کی رائے ہے۔ کہ اس کو کھانے سے معدہ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے اسکے ساتھ کتیرا گوند یا گُبد ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

سحری خواص

جو شخص اسے انگشتری میں جڑوا کر پہنے تو اس کا غصّہ جاتا رہتا ہے۔ اور دشمنوں کے دلوں اس کا رعب جم جاتا ہے۔ اس کی مرادیں بر آتی ہیں۔ اُسے درد سینہ کبھی نہیں ہوتا۔ ڈنگ افعی اور زہریلے کیڑوں سے بچاتا ہے۔ اس کے دل کو قوت دیتا ہے۔ جن نگوں کا رنگ اس پانی کی طرح سُرخ ہو جس میں گوشت دھویا گیا ہے۔ اگر ان کو انگشتری میں جڑوا کر پہنیں۔ تو ہر قسم کا خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ جو شخص کافور عنبر اور عقیق کو رگڑ کر ماتھے پر لگائے۔ اور حاکم کے سامنے جائے۔ تو مورد الطاف ہوگا۔

روائتی طور پر تمام پتھروں سے زیادہ خوش قسمت سمجھا گیا ہے۔ مذہبی کتب میں اس کا ذکر ہے۔ مادی فوائد حاصل کرنے کے لئے اور اپنی شخصیت کو موثر بنانے کے لئے اس کو پہننا چاہیئے یہ بجائے خود اتنا قیمتی نہیں ہوتا لیکن مشتری کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے مالی امداد دیتا ہے۔

سرخ رنگ کے عقیق کی تاثیر سے زہریلی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ دشمن پر غالب اور فتح مند رہنے کے لئے اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

آتشی اور صفراوی مزاجوں کے لئے یا جن کو مریخ ناقص ہو عقیق کا پہننا مفید ہے۔ وہ ناقص تاثیرات کو دور کرتا ہے۔ نیز خفقان۔ سوداوی امراض۔ جریان خون کے لئے بھی مفید ہے۔

(١١) کالسڈونی

یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عقیق کے رنگ گوناگوں ہوتے ہیں۔ اور طبقے بھی مختلف الوان کے ہوتے ہیں لیکن کالسڈونی کا ایک ہی یکساں رنگ ہوتا ہے۔

اقسام

(۱) پریس (PRASE) جرمنی والے سوداگر سنگِ ستارہ کو پریس بولتے ہیں۔
(۲) اوکسیا (OCCIA) اس پر نقش کیمیو ہوتا ہے۔
(۳) پلاسما (۴) روڈراکھ (۵) سنگ سلیمانی (۶) ھارن سٹون۔

ماہیت اور رنگ

اس کی ماہیت عقیق جیسی ہے۔ صرف رنگ کا فرق ہے۔ اس کا رنگ زرد۔ بھورا۔ دودھیا سفید۔ خاکی۔ سبز۔ نیلا ہوتا ہے۔ ان کی چمک مرواریدی ہے۔ شفاف و براق ہوتا ہے۔ اس کا وجود سورا خدار ہے۔

یہ زیورات میں جڑا جاتا ہے۔ نازک قسم کے ظروف بنتے ہیں۔ ان کا رنگ عموماً بھورا ہوتا ہے یورپ میں اس کے چاقو کے دستے۔ علم کیمیا کے اوزار۔ پیالے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔

کالسڈونی اور عقیق کو رنگنے یا عقیق کی خراب دھاریوں کو عمدہ رنگ دینے کے طریقے کتب کیمیا میں موجود ہیں۔

(۱۲) روڈراکھ

اسے انگریزی میں کارنیلین کہتے ہیں۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔ زمانہ سلف میں اسے سارد کہتے تھے۔ سارد عربی لفظ ہے۔ جس کے معنی زرد کے ہیں۔ اس جوہر کا اصل رنگ زرد ہے۔

محمد بن منصور نے اس کی سات قسمیں لکھی ہیں۔

(۱) جن کا رنگ جگر کی طرح ہو (۲) گلابی رنگ (۳) زرد (۴) سفید (۵) سیاہ (۶) نیلگوں (۷) نیم رنگ۔

بڑے بڑے جوہری مندرجہ ذیل اقسام بتلاتے ہیں۔

(۱) مذکر۔ روڈراکھ یعنی پرانے عدد۔ رنگ گہرا سرخ۔
(۲) مونث۔ روڈراکھ۔ زردی مائل سرخ رنگ
(۳) سارد۔ بھورا زرد رنگ

(۴) سارڈ آنکس
(۵) سنگ سلیمانی روڈراکھ۔ جس پر سرخ و سبز رنگ کی دھاریاں ہوں۔
(۶) روڈراکھ ڈبرجد۔ جس کا رنگ سفیدی مائل زرد ہو۔

روڈراکھ کی ماہیت عقیق سی ہے۔ فرق یہ ہے۔ کہ اس کا رنگ زرد۔ بھورا۔ سفید۔ خون سا سرخ۔ موم سا زرد۔ اور سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دوبارہ آگ دی جائے۔ تو اس کا رنگ سفید یا زرد ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ دھوپ میں رکھنے سے بھی اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔

اس کی انگشتریاں۔ نگینے۔ خاتم۔ گھڑیوں کی چابیاں۔ اور خاص کر انگشتریوں کی مہریں بنتی ہیں۔ کیونکہ جب اس کی مہر کو گرم کر کے گرم لاکھ سے نکالتے ہیں تو بآسانی نکل آتی ہے اور نقش کو ضرب نہیں پہنچاتی۔ اس پتھر پر آج تک مختلف ملکوں میں عجیب وغریب نقش اور تصویریں کندہ کی گئی ہیں۔ جو نادر روزگار ہیں۔

سحری خواص

یہ جن بھوتوں کو نکال دیتا ہے۔ زمانہ وسطیٰ میں لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اس جواہر کے پہننے سے قانونی مقدمات پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اگر اسے پیس کر نوش جان کیا جائے۔ تو صرع کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور نکسیر کو بند کرتا ہے۔

عرب اور ترک اب بھی لوح اور طلسم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ یہ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ یہ پہننے والوں میں اعلیٰ صحت مندی دیتا ہے۔ طویل زندگی اور خوش بختی لاتا ہے۔ اسے ہر شخص پہن سکتا ہے۔ خواہ وہ کسی بھی ماہ میں پیدا ہوا ہو۔ سب کو مندرجہ بالا تاثیرات سے مستفید کرے گا۔

(۱۳) سنگِ سلیمانی

مشہور جواہر ہے۔ از قسم عقیق ہے۔ چونکہ اس جواہر کی شکل انسان کے ناخن سے بہت ملتی ہے۔ اس لئے یونانی زبان میں آنکس کہتے ہیں۔ جس کے معنی ناخن کے ہیں۔

کتب مقدسہ میں اسے شوہام لکھا ہے۔ بعض نے اسے کارنیکل لکھا ہے۔

اقسام

عرب کے سنگ سلیمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ سنگِ سلیمانی دو طرح کا ہوتا ہے ایک عام، دوسرا مشرقی۔ مشرقی سنگ سلیمانی بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی کی ایک اور قسم ہے۔ جسے سارد آنکس کہتے ہیں۔ یہ رود راکھ اور سنگ سلیمانی کا مرکب ہے۔ اس میں طبقے بھی انہی کے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل بھورا۔ یا زیتونی ہوتا ہے۔ اس کے طبقے سفید یا بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن سے یہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ سنگِ سلیمانی کی ایک قسم نیکولو (NICOLO) ہے۔ اس کے گہرے بھورے رنگ کی زمین پر نیگگوں پرت ہوتے ہیں۔

ماہیت

اس کے خواص و ماہیت بھی عقیق سی ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس کا رنگ سیاہی مائل یا بھورے رنگ مائل ہوتا ہے۔ اور اس پر سفید یا سبز یا بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ اس کو مصنوعی رنگ باسانی دیئے جا سکتے ہیں۔ اس پر نقش و نگار اور کتبے بھی کندہ کئے جاتے ہیں۔

خواص سحری

زمانہ قدیم میں یہ جواہر باعث نزاع و فساد اور صرع کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے اندر ایک جن مقید ہوتا ہے۔ جو رات کے وقت بیدار ہو کر پہننے والے کو مضطرب کرتا ہے۔

(۱۴) سنگِ یشم

اسے انگریزی میں (JASPER) کہتے ہیں بعض سنگ یشب بھی لکھتے ہیں مشہور رگڑا ناجواہر ہے کئی حکماء اسے بھی عقیق کی ایک قسم ظاہر کرتے ہیں۔
پلاتینی لکھتا ہے۔ کہ اس کا رنگ زمرد جیسا سبز ہے۔ اس نے اس کی دس قسمیں لکھی ہیں۔

تیسری قسم کا رنگ ہوائی ہے۔ اس کو ایری روسا (AERIRUSA) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ ڈھنگ موسم خزاں کی مشابہ ہے۔ اور دسویں قسم بلور کی مانند ہے۔ سب اقسام سے ارغوانی رنگ قسم اعلےٰ ہے۔ اور اس سے اتر کر گلابی رنگ۔ مشرقی اقوام میں بطور بازو بند استعمال ہوتا تھا۔ انجیل میں اسے یورشلم نو سے تشبیہہ دی ہے۔ غوطہ زن لوگ سفید یشم پر تعویذ لکھ کر اپنے پاس رکھتے تھے۔

اقسام

کتب فارسی میں مندرجہ ذیل لکھی ہیں۔
(۱) جادتی۔ سخت اور آئینہ سا شفاف۔
(۲) سفیدی مائل سبز یا انگوری۔
(۳) زردی مائل سبز۔
(۴) کافوری یعنی سفید رنگ۔
کتب انگریزی میں اس کے ذیل کے اوصاف ہیں۔
(۱) مصری سنگ یشم۔ کروی شکل۔ رنگ گہرا سرخ۔ زرد، نیلگوں بھورے رنگ نگوں کے مختلف الالوان طبقے ہوتے ہیں۔
(۲) دھاری دار سنگ یشم۔ رنگ بھورا۔ نیلا زرد۔ یہ عموماً ایک رنگ ہوتا ہے۔ اس پر سبز۔ سرخ۔ بھورے یا خاکی رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔
(۳) چینی سنگ یشم۔ یہ ایک قسم کی سلیٹ ہے۔
(۴) سنگ یشم۔ مختلف الالوان۔ اس میں بہت شگاف اور رگیں ہوتی ہیں۔
(۵) عام سنگ یشم۔ یہ سرخ و بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔
(۶) عقیقی سنگ یشم۔ زردی یا سرخی مائل سفید رنگ۔ تاریک۔

ماہیت

رنگ سبز۔ زرد۔ سرخ۔ بھورا یا سیاہ۔ اور انہی رنگوں سے دھاریاں اور طبقے بنے ہوئے ہوتے

ہیں۔ باقی ماہیت عقیق سی ہے۔
اس کے بھی ظروف بنتے ہیں۔ جڑت اور گلکاری ہوتی ہے۔

افعالِ طبّی

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ سنگ یشم کی خوراک طاقت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ دل کو طاقت دیتا ہے۔ اندرونی زخموں اور پیچش اور سوزش پیشاب میں اس کا پلانا فائدہ مند ہے۔ شراب سفید کے ساتھ سنگِ مثانہ کو نافع ہے۔ خوراک ایک دانگ یا ۱/۲ جو ہے۔

خواص سحری

گردن میں لٹکائیں تو خناق کو فائدہ دیتا ہے اور درد گو دور ہو جاتا ہے۔ خوف دور ہو جاتا ہے جنون اور سامراض وہم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ بعض لوگوں کو ایک قسم کا جنون ہو جاتا ہے۔ جس سے انہیں وہم ہو جاتا ہے کہ لوگ مجھے مار رہے ہیں اور اس طرح یہ بھی لوگوں کو پیٹنے لگتا ہے۔ اس کے استعمال سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ اس کے پہننے سے تشنج اور سینہ سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ گلے میں پہننے سے کھانسی کے وقت خون آنا بند ہو جاتا ہے اگر اسے عورت کے زانو میں باندھیں تو دردِ زہ سے خلاصی پائے گی۔

جس وقت ماہتاب برج آتشی میں ہو۔ اگر اس وقت اس پر انسان کا نقش کھود کر زیب تن کریں تو تمام جسم کے درد دور ہوں گے۔ اس عدد کا وزن ۴/۱ ۴ ماشہ ہونا چاہیئے۔ اور یبوست درجہ دوم کی ہو۔ خفقان والا دل پر لٹکائے تو گھبراہٹ اور خفقانی کیفیت دور کرتا ہے معدہ پر اس کی تعلیق دردِ معدہ اور ضعف کے لئے مفید ہے۔ قرب ولادت عورت کی ران پر باندھنا سرعتِ ولادت کا باعث ہے۔ دست چپ میں اس کی انگشتری پہننا چشم بد، سحر، غرق اور حرق میں مفید ہے۔

⑮ دودھیا یا اوپل

قیمتی اور پرانا جواہر ہے زنکل صاحب لکھتے ہیں کہ اس جواہر کی آب و تاب کارنیکل کی مانند ہے۔ اس کا عمدہ زعفرانی رنگ امتھسٹ کے مشابہ ہے۔ اور زرد رنگ زمرد سے ملتا ہے۔ اکثر نے تسلیم کیا ہے کہ خوش رنگت کے لحاظ سے تمام جواہرات پر فوق رکھتا ہے۔

اقسام

(۱) سیاہ اوپل یہ سب سے قیمتی ہے (۲) اعلیٰ قسم کا اوپل (۳) آتشی اوپل اس

کے اندر چمکیلی سرخ رنگ کی دمکیں نکلتی ہیں (۴) عام اوپل یا سیمی اوپل۔ اس میں عمدہ دودھی رنگ ہوتا ہے۔ شیشہ سے چھیلا جا سکتا ہے (۵) ھائیڈروفین تاریک خوش رنگ (۶) کیچولانگ یہ کالسڈونی کے مشابہ ہے (۷) ھایالائیٹ۔ بلورین۔ چمک۔ شفاف (۸) مینی لائیٹ۔ رنگ بھورا۔ (۹) وڈ اوپل یعنی چوبی اوپل۔ رنگ خاکی۔ بھورا یا سیاہ (۱۰) اوپل جیسپر یہ سنگ یشم کے مشابہ ہے (۱۱) سیلیسئس سنٹر۔ یہ آتش فشاں و چشمہ ہائے گرم کے قریب ملتا ہے (۱۲) بتاشہ شکل۔ معدنی اوپل۔

ماہیت

چمک۔ بلورین۔ مرواریدی۔ روغنی۔ رنگ سفید۔ زرد۔ بھورا۔ سبز۔ خاکی ہے۔ اس میں اندرونی دراڑیں ہوتی ہیں۔ جن میں ہوا بھری رہتی ہے۔ دھونکنی سے نہیں پگھلتا۔ اگر تیز گرمی پہنچائی جائے۔ تو پانی دور ہو جانے کے باعث تاریک ہو جاتا ہے۔ جن اقسام میں لوہے کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ وہ گرمی سے سرخ ہو جاتے ہیں اوپل جو کثرت استعمال سے خراب ہو جاتا ہے۔ اگر پانی یا روغن میں کچھ عرصہ تک رکھا جائے۔ تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

ہنگری کا اوپل دودھیا رنگ کا ہوتا ہے۔ کثرتِ استعمال سے خراب نہیں ہوتا۔ آئرلینڈ کا عمدہ نہیں ہوتا۔ جنوبی آسٹریلیا کا اوپل خوش رنگ ہوتا ہے اور عمدہ میکسیکو کا اوپل خوشنما ہوتا ہے۔ لیکن ایسا سودا اور اور ہے کہ نم دیں تو بے رنگ ہو جاتا ہے۔ کثرتِ استعمال سے اس کا رنگ اُڑ جاتا ہے۔

سحری خواص

یہ ایک خوبصورت پتھر ہے۔ جو ناحق غلط شہرت پا گیا ہے کہ بدقسمتی لاتا ہے۔ حقیقتاً ایسا نہیں ہے روحانی علوم کے نقطہ نظر سے یہ جاذب اور اثرات کو قبول کرنے والا ہے۔ اگر اسے پہن لیا جائے۔ تو یوں محسوس ہو گا۔ کہ جیسے وہ خود تمہاری قوّتِ حیات کو چوس رہا ہے۔ یہ جس طرح دمکتا ہے۔ اس طرح چند ہیرے ہی دمک سکتے ہیں۔ نیلا اوپل نئی روشنی والا محبت اور خوشی لاتا ہے۔ سرخ اور گلابی رنگوں والے قوت، صحت، جرأت اور زندہ دلی کی صفات دیتے ہیں۔ سیاہ اوپل البتہ مشکوک گنا گیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کو تو خوشی پہنا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس بات سے ہوشیار ہو۔ کہ اوپل کہاں سے خریدا جا رہا ہے۔ اسے سیکنڈ ہینڈ کبھی نہ لو۔ کیونکہ اس کے اندر حامل کی قوت جذب ہوتی ہے۔ اگر خریدنا ہو۔ تو اس کے اصلی مالک کا پتہ چلاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غلط آدمی کا پہنا ہوا خرید لو۔ بس یہی بدقسمتی کی وجہ ہوتی ہے۔ یہ ایسا پتھر ہے۔ جو خوش قسمتی و بدقسمتی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس میں یکساں طور پر دو نو اثرات موجود ہو جاتے ہیں۔ بد اثرات کی وجہ سے اس کے پہننے سے فوراً مغمومیاں اور اداسیاں لاتا ہے۔

جو لوگ محبت کے دور سے گزر رہے ہوں۔ ان کو خوش قسمتی دیتا ہے۔ (خصوصاً جو صرف اکتوبر میں پیدا ہوئے ہوں)

⑯ سنگِ ستارہ

اسے انگریزی میں کرائسوپریس (CHRYSOPRASE) اور ہندی میں سونا نگی کہتے ہیں۔ بعض اسے عقیق کی قسم کہتے ہیں بعض جیکیم کی قسم بتاتے ہیں۔ خوش رنگ ہے۔ چونکہ سنہری رنگ کے باعث نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

ماہیت

اس کی ماہیت عقیق سی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ سبز، نیلا یا سرخ ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اس کی خاص علامت ہے کہ کثرت استعمال سے اس کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ یا زردی مائل ہو جاتا ہے مگرمی اور دھوپ سے بھی اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

اس کے صندوقچہ۔ چھڑیوں کے مہرے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔ نقش بھی کئے جاتے ہیں

⑰ امیتھسٹ

یہ ایک عمدہ ارغوانی رنگ جواہر ہے۔ از قسم عقیق ہے۔ اسے ارغوانی رنگ کا جیکیم بھی کہتے ہیں۔ ایک مشرقی امیتھسٹ ہے۔ جو نیلم کی ایک قسم ہے۔ یہ نافرمانی رنگ کا جواہر بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اور درجہ دوم کے جواہرات سے مختلف، ہوتا ہے۔ بعض اسے سنگ مردہ بھی کہتے ہیں

ماہیت

یہ ماہیت میں عقیق سے ملتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس کا رنگ ارغوانی۔ نافرمانی یا نیلا ہوتا ہے۔ یہ رنگ میگنیشیا کے مرکب ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اکثر بے رنگ بھی ہوتے ہیں۔ گرمی پہنچانے سے سفید یا دودھیا رنگ کا ہو جاتا ہے۔ ناگداختنی ہے۔ زمانہ قدیم میں زیورات میں استعمال ہوتا تھا۔ ارغوانی رنگ سب سے عمدہ گنا گیا ہے۔ سونے میں اس کی جڑت بہت ہوتی ہے۔ اس پر نقش کا کام بھی ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں زرد رنگ کے عدد پسند کئے جاتے ہیں۔

خواص سحری

اس کے متعلق عجیب و غریب خواص بیان کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ جو موکل اس جواہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ دیگر ارواح کی نسبت کم رتبہ ہیں۔ اور اس کے پہننے سے انسان ان سے رابطہ اتحاد پیدا کرتا ہے۔ یہ جواہر عارضی پیاس کو دور کرتا ہے حسِ ذائقہ کو بڑھاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں نشہ دور کرنے کی طاقت ہے اور اس کے نام کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے۔ کیونکہ زمانہ قدیم میں میخوار اسے اپنی گردن میں لٹکاتے تھے کہ زیادہ سرور نہ ہو۔ شراب کا لفظ اس کے نام سے نکلتا ہے۔ ارغوانی یا بنفشئی رنگ کا یہ جواہر بہترین قسم رکھتا ہے۔ برج حمل والوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ دوسروں سے ہمدردیاں دیتا ہے اور وہ لوگ جو شراب کی بدعادت چھوڑنا چاہیں۔ ان کو پہننا چاہیئے۔

اگر آپ دھاتوں کے کاروبار میں کامیابی اور دولت کے خواہاں ہیں تو اس جواہر کو پہنئے یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو مؤثر ہستی بنانا چاہیں، تو اسے پہنیں۔ یہ مشتری سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ اتنا قیمتی پتھر نہیں۔

⑱ حجر الدم

اسے انگریزی میں بلڈسٹون کہتے ہیں۔ از قسم عقیق ہے بعض اسے جیکیم اور بعض سنگ یشم کی قسم بیان کرتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اسے پانی میں بھگوئیں۔ تو آفتاب کی صورت جو پانی میں سے معکوس ہوتی ہے اسی کے بین سے خون سے سرخ دکھائی دیتی ہے۔ پلاٹینی لکھتا ہے کہ اس میں گرہن بخوبی دیکھا جا سکتا ہے متعدد میں عیسائی لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو صلیب دینے کے وقت صلیب کے نیچے ایک سنگ یشم پڑا ہوا تھا اس پر عیسیٰ کے خون کے قطرات پڑے۔ جن سے وہ ایک خاص قسم کا پتھر ہو گیا اور اسی باعث اسے بلڈسٹون یعنی خون کا پتھر کہتے ہیں۔

ماہیت

ماہیت میں عقیق سے ملتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کی معدنی شکل گردہ کی طرح ہوتی ہے۔ اس کا شگاف نامکمل ہوتا ہے۔ سختی ٥، ۷ درجہ کی ہے۔ چمک خراب دھاتی ہے۔ اس کا رنگ فولادی بھورے سے خون سا سرخ ہوتا ہے۔ بعض اس کا سفید، دودھیا، سبز رنگ بتاتے ہیں۔ یہ تاریک ہے۔ ناگداختنی ہے۔ اگر سوہاگہ کے ساتھ تیز آنچ دی جائے۔ تو جس حصہ پر آگ کے شعلے لگتے ہیں۔ وہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور سبز کرنے سے زردی مائل بن جاتا ہے۔ اس کے مرکز میں سبز رنگ دکھائی دیتا ہے۔

یہ جواہرات میں کم جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں میں بہت استعمال ہوتا ہے۔

خواص سحری

حجر الدم اپنی اغراض کے لئے مستعمل ہے۔ جن کے لئے عقیق کام آتا ہے۔ زمانہ متوسطہ میں لوگوں کا خیال تھا کہ اگر اس کو گلے میں پہنیں۔ تو معدہ کو تقویت ہوتی ہے۔

یہ پہننے والوں میں ہمت، دلیری پیدا کرتا ہے۔ فوجیوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ اس میں بہتے خون کو روکنے کی قوت ہوتی ہے۔ ان تمام عورتوں اور مردوں کے لئے بہتر ہے۔ جو امراض اور حادثات سے محفوظ رہنا چاہیں۔ ان کو اس پر موافق اسم یا نقش کندہ کرا کر پہننا چاہیئے۔

یہ محبت میں کامیابی اور جرأت لاتا ہے۔ مقابلہ جیتنے والوں سپورٹسمین اور فوجیوں کے لئے مفید ہے شکست اور ماندگی نہیں ہونے دیتا۔

(۱۹) بھیکھم

اسے انگریزی میں کوارٹنہ یا راک کرسٹل کہتے ہیں عقیق کی قسم ہے۔ اہل روما گھروں میں جام شراب اور دیگر ظروف پر جڑواتے تھے۔ ان لوگوں کو یقین تھا۔ یہ منجمد برف ہے۔ اس سلئے زیادہ گرمی نہ پہنچاتے۔

ماہیت

اس کی خاصیت عقیق سی ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ سفید بھورے رنگ سفیدی مائل۔ زردی مائل سفید۔ زردی مائل بھورا ہوتا ہے۔ اس کی طاقت انعکاس دوچند ہے۔ عمدہ شفاف ہے۔ ملنے سے طاقتِ برقی پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے بعض کا رنگ دور ہو جاتا ہے جس طرح گھاس کا پتہ پارہ برف میں بند ہو جوں اس کو بھیرو یہ عجیب طرح کی صورتیں دکھلاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک نگ دیکھا گیا جس میں ہزارہا سبز رنگ کے پتے دکھائی دیتے تھے اور رگڑنے سے جلے ہوئے روغن کی بو آتی تھی۔

سحری خواص

یہ قمر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کوئی خوش قسمت پتھر نہیں ہے تاہم دماغ میں وجدانی قوت پیدا کرتا ہے۔ خاندانی اجتماعات اور قیمتی معلومات کے حصول میں کامیابی اور عزت دیتا ہے۔

(۲۰) سنگ موچہ

ہندی میں اسے گنج کہتے ہیں۔ یہ بھیکھم کی ایک قسم ہے بعض عقیق کی قسم بیان کرتے ہیں۔ چونکہ موچہ

واقعہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس سلئے اس کا نام بھی سنگِ موچہ پڑا۔

(۲۱) ترمری

اسے سنسکرت میں گندھرب اور انگریزی میں ٹورمی لائن کہتے ہیں۔ عمدہ جواہر ہے۔

رنگ و اقسام

مختلف رنگ اور مقام پیدائش کی وجہ سے مختلف نام ہیں۔

(۱) سائبیریا کا ترمری۔ رنگ نہایت سرخ۔ قرمزی۔ ارغوانی۔ گلابی اور نیلا۔
(۲) سبز ترمری۔ یہ گہرے زیتونی و سبز رنگ کا ہوتا ہے۔
(۳) زردی مائل سبز رنگ ترمری۔ جسے سراندیپ کا کار کینک بھی کہتے ہیں۔ زبرجد کے مشابہ ہے۔
(۴) بھورے رنگ کا ترمری۔ یہ زیورات میں نہیں جڑا جاتا۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ رنگ خاکستری۔ زرد و سبز ہے۔ طاقت انعکاس دوچند۔ اس میں ملنے سے طاقتِ انعکاس کی روشنی اس قدر ہے کہ اس کے ٹکڑے خورد بینی میں جڑے جاتے ہیں۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک گوشہ میں مختلف طرح کی ہوتی ہے۔

سبز و نیلے برازیل سے۔ سیاہ بوہیریا سے سفید جزیرہ البا سے آتے ہیں۔ یہ بہ نسبت زیورات کے بصریتی مثلاً دوربین میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

(۲۲) کہربا

اسے انگریزی میں امبر کہتے ہیں۔ از قسم معدنیات گنا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات کیمیائی و دیگر خارجی حالات سے پایا جاتا ہے کہ اس کا اصل مادہ نباتات اور مال ہیں۔ اس کی پیدائش کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ چودھویں صدی میں چاقو۔ کانٹے اور دیگر اشیاء میں اسے استعمال کیا گیا۔

ماہیت

شفاف:۔ براق۔ چمک بلوریں ہے۔ رنگ زرد۔ سفید۔ بھورا۔ سبز۔ زرقون، نسرنی۔ سیاہ اور

نارنجی ہوتا ہے۔ رگڑنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک خاص بو آتی ہے۔ طاقت برقی یعنی کہربائی پہلے پہل اسی جواہر سے معلوم ہوئی تھی۔ چنانچہ الیکٹرن یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی کہربائی کے ہیں۔ اس سے انگریزی لفظ الیکٹرسٹی بنا۔

اگر اسے گرمی پہنچائیں۔ تو یہ پگھل جاتا ہے اور بہت پھولتا ہے۔ اس میں سے سکسنگ ایسڈ۔ پانی۔ روغن اور ایک جلنے والی گیس نکلتی ہے۔ زیادہ گرمی پہنچانے سے بے رنگ روغن نکلتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ آنچ دینے سے ایک موم سی زرد شے نکلتی ہے۔

اس کی انگشتریاں حقہ کی منہ کی نال اور دیگر اشیاء مثلاً مالا۔ دوربین کے شیشہ وغیرہ بنتے ہیں۔ اس کے رگڑنے سے اتنی طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ کہ رگڑنے والے کے اعصاب بازو و کلائی پر رعشہ پڑ جاتا ہے۔

یہ نقلی بہت بنتا ہے۔ پہچان یہ ہے کہ نقلی کو گرمی پہنچائیں۔ تو پگھل جاتا ہے اور اس سے قطرے گرتے ہیں۔ حالانکہ اصلی کہربا جلنے سے چھینٹے اور چنگاریاں مارتا ہوا اور بہتا ہوا جلتا ہے۔

طبی و سحری خواص

پٹھان اسے مقوی سمجھ کر دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ناسور ورم وغیرہ امراض کو شفا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے گلے میں باندھنے سے جادو سحر اور زہر وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ بطور نکلس کے بہتر کام دیتا ہے۔ زرد ہو تو بہتر ہوتا ہے۔ اسہد والوں کو مفید دیتا ہے۔ اور وہ عورتیں جن کو بچوں کی تکالیف ہوں یا بچے کی خواہش ہو۔ یا بچے پیدا ہو ہو کر مر جاتے ہوں۔ ان کو اپنے نکلس میں کہربا لگوانا چاہیئے۔

(۲۳) حجر القمر

اس کو انگریزی میں موُن سٹون کہتے ہیں۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ لیکن یہ سب کہتے ہیں کہ اس میں چاند کے چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ ایک حکیم کی رائے ہے کہ حجر القمر میں چاند کی ایسی تصویر ہے۔ جو چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ یونانی زبان میں اسے ایروسلین کہتے ہیں۔ جس کے معنی درخشانی مہتاب ہیں۔ اہل روما اسے لونرینہ کہتے ہیں۔

اقسام

(۱) مونث۔ بیضوی شکل۔ سفید رنگ (۲) مذکر۔ بیرونی رنگ سرخی مائل۔ (۳) عمدہ رنگ دار (۴) لایونین۔ ان سب میں عمدہ وہ قسم ہے جو آشیانہ عقاب میں پایا جاتا ہے اور اسی لئے اسے سنگ عقاب کہتے ہیں۔

حجر القمر کی ایک اور قسم فشر آئی (چشم گربہ) ہے۔

ماہیت

اس کا رنگ نیلا یا سفید ہوتا ہے۔ اس کی شکل منجمد پانی کی طرح ہے۔ اس کی چمک عمدہ چاندی جیسی ہے۔

سحری خواص

اس کے اثر سے درخت ثمر آور اور کوڑھی شفا یافتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ رات کے وقت بہت تابندہ ہوتا ہے۔ یہ کسی اور سے نور اقتباس نہیں کرتا۔ بلکہ از خود منور ہے۔ حکمائے یونان لکھتے ہیں کہ یہ چاندی کو جذب کرتا ہے۔ مزاج اس کا سرد خشک ہے۔ ایک مسور کے برابر باریک پیس کر ناس لینا صرع کے لئے مجرب ہے۔ جنون خفقان۔ نزف الدم کو مفید ہے اور کمر میں منتظر کر لٹکانا باعث قبول و عزت ہے اور خوف و ڈر کا نافع ہے۔ اگر خرما کے درخت پر باندھیں۔ تو پھل زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔ یہ قمر سے متعلق ہے۔ اس لئے دماغ میں وجدانی قوت پیدا کرتا ہے۔ وہ لوگ جن کے ذہنی وجدانی ہوں۔ ان کو پہننا بھی اس قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

(۲۴) حجر الشمس

ان کو سن سٹون یا اڈولیریا کہتے ہیں۔ یہ بے رنگ ہے اور اس کے گرد آفتاب کی طرح روشنی کا ایک حلقہ ہے۔ اس تعریف میں اڈولیریا فیلسپار بھی آتا ہے لیکن زیادتی صلابت کے باعث فیلسپار مختلف ہوتا ہے۔ البتہ اسے جبکیہم کی قسم قرار دیں تو بجا ہوگا۔

حکیم آرفیس اس کی دو نوع بتاتا ہے۔ اس کے دونوں اقسام میں درخشاں بالوں کی طرح مستقیم شعاعیں تاباں ہیں لیکن دونوں کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بلحاظ سنگ ایک بلور دوسرا کارکینک سے ملتا جلتا ہے۔

حجر القمر اور حجر الشمس میں فرق یہ ہے۔ کہ حجر القمر کا رنگ ہلکا نیلا سا سفید اور حجر الشمس کا شوخ بھورا زردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کی زمین کا رنگ زردی مائل نیلا بھی ہے۔

سحری خواص

فونس لکھتا ہے کہ اس میں وہ جن ڈالے ہوئے ہیں۔ جن کے یُمن سے پہننے والے کو عزت و رفعت حاصل ہوتی ہے۔

(۲۵) سنگِ سیم

اسے انگریزی میں جیڈ (JADE) کہتے ہیں۔ نفرائیٹ بھی کہتے ہیں۔ نفرائیٹ یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی گردہ کے ہیں۔ چین میں سفید رنگ کا ہوتا ہے جسے یو کہتے ہیں۔ ایک کم قدر پتھر ہے۔ جسے انگریزی میں سوپ سٹون کہتے ہیں۔
اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک۔ عام سنگِ سیم۔ دوسرا سوسورائیٹ جس کا رنگ سبزی لئے ہوئے سفید ہوتا ہے۔
اس کی چمک بلورین یا مرواریدی ہے۔ یہ بڑا کٹھا اور مضبوط جواہر ہے۔ اس میں رنگ سفید۔ ملائی سا سفید۔ دودھیا سبز نیلا ہوتے ہیں۔ ناگداختنی ہے۔ دھونکنی کے آگے سفید ہو جاتا ہے۔ اس کے برتن اور دستے بنتے ہیں۔

سحری خواص

یہ تمام امراض گردہ کو شفا دیتا ہے۔

(۲۶) پریڈٹ

یہ قدیمی جواہر ہے کسی وقت الماس سے زیادہ قیمت پاتا تھا۔ صدیوں تک جواہرات کی زینت رہا۔ جس قدر اس کا رنگ شوخ ہو۔ اسی قدر زیادہ قیمت پڑتی ہے۔ اس کا دوسرا نام چراشولٹ بھی ہے ۔ چراشو بیرل نہیں۔
اس کی چمک بلورین ہے۔ رنگ زردی مائل سبز۔ زیتونی سبز ہے۔ شفاف براق ہے۔ طاقت انعکاس دوچند ہے۔ رگڑنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے تیزاب گندھک میں ڈالیں۔ تو لعاب سا ہو جاتا ہے۔

سحری خواص

چونکہ یہ جواہرات بہت نرم ہوتا ہے۔ اس لئے حفاظت سے پہننا چاہیئے۔ ورنہ اس کی جلا دور ہو جائے گی۔

(۲۷) اولے وائین

کرائسولائیٹ میں تو تمام شفاف زردی مائل رنگ کے عدد شامل ہیں لیکن اولے وائن جو زیتونی سبز

رنگ کے باعث اس نام سے مشہور ہے۔ کم رنگ اور کم صفائی کا ہوتا ہے۔ اور زیادہ تاریک ہوتا ہے۔

(۲۸) میلی کائیٹ

زمانہ سلف میں اس کی مہریں بنتی تھیں۔ اس کی چمک الماسی ہے۔ بلورین ہے۔ رنگ ہلکا سبز اور زردی مائل ہوتا ہے۔ پلاستی کی تصنیف میں اس کا رنگ زمردی سبز ہے۔
جب اسے شیشہ کی نلی میں گرمی پہنچائی جائے۔ تو پانی دور ہو کر رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ سوہاگہ کے ساتھ آنچ دینے سے پگھل کر گہرے سبز رنگ کا گولا سا بن جاتا ہے۔ اور تانبہ کا سا منکا معلوم ہوتا ہے۔
یہ جواہرات میں جڑا جاتا ہے۔ اس پر نقش کا کام بھی ہوتا ہے۔ ظروف بھی جڑتے ہیں۔

خواص سحری

پرانے زمانے میں لڑکوں کے گلے میں پہنایا جاتا تھا کیونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے پہننے سے سب بلائیں رد ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے لوگ اس جواہر سے کم واقف ہیں۔

(۲۹) سنگِ سیماق

اسے انگریزی میں پورفری (PROPHYRY) کہتے ہیں۔ ہندی میں اسے پنڈ کہتے ہیں۔ یہ عمدہ سبز رنگ کا جواہر ہے۔ سبز سرخی مائل یا زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور اس پر زردی مائل سبز یا سفید یا سرخ داغ ہوتے ہیں۔ رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے اس کو نیلسپار سنگ سیماق اور کوانٹز سنگ سیماق وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔

(۳۰) لبیری ڈور

غرب الہند کی وحشی اقوام زیورات اور مکانوں میں اسے استعمال کرتے تھے۔ اس کی چمک بلوریں یا مرواریدی ہے۔ اس کا رنگ بھورا یا سبز ہوتا ہے۔ اور رنگوں کے پتھر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن سبز اور نیلے زیادہ ہوتے ہیں۔

(۲۱) روچک

یہ جواہر زرد ۔ سبز ۔ سرخ اور گندم رنگ کے ہوتے ہیں ۔ خطۂ کشمیر میں پایا جاتا ہے ۔

(۲۲) اوت پل

یہ نیلے رنگ کا کنول سا ہوتا ہے ۔ خوشنما ۔ شفاف اور کڑا ہوتا ہے ۔

(۲۳) گندہ شیشہ

یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے ۔ اس پر سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں ۔ یہ سفید رنگ بھی ہوتا ہے ۔

(۲۴) سیس

اس کا رنگ چوہے کی طرح ہوتا ہے ۔ اس لئے سنگ موش کہتے ہیں ۔ اس پتھر کے تلوار کے قبضے اور ظروف بنتے ہیں ۔

(۲۵) نیلا رنگ

یہ گہرے نیلے رنگ کا ہوتا ہے ۔ جس میں سرخی کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے ۔ انگریزی میں اسے وائلٹ روبی یعنی ارغوانی یاقوت بھی کہتے ہیں ۔

باب چہارم

قسم سوم کے جواہرات

کتب عربی میں مذکور پتھر

(۱) لاجورد

انگریزی میں اسے (LAPIS LAZULI) کہتے ہیں ۔ اسی پتھر سے نقش و نگار کے لئے لاجوردی رنگ نکالا جاتا ہے ۔ پلائنی نے اس کو نیلم کہا ہے ۔ کیونکہ اس کی رنگت کو صاف نیلے آسمان سے تشبیہہ دیتا ہے ۔

ماہیت

چمک بلوریں ۔ صلابت ۵ر۵ ۔ رنگ زردی مائل آسمانی سے گہرا نیلا ۔ بعض میں سبز رنگ کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے ۔ اس پر سفید اور سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں ۔ یہ دھونکنی کے آگے بڑی دقت سے پگھل کر بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے ۔ اگر شورہ کے ساتھ گرمی پہنچائیں تو عمدہ سبز رنگ نکل آتا ہے ۔ بعض ایسے پتھر گرمی سے ان کا رنگ دور ہو جاتا ہے ۔ اور سرد کرنے سے پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے ۔ اس کے ظروف ۔ پیالے ۔ ڈبیہ ۔ انگشتریاں ۔ بالی ۔ شمعدان ۔ دستے ۔ اور بہت سی اشیاء بنتی ہیں ۔

افعال طبی

مزاج گرم خشک ہے یہ خلطوں کو کدورت سے صاف کرتا ہے۔ سودا اور حول میں ملی ہوئی غلیظ خلطوں کا مسہل ہے خصوصاً امراض سوداوی کا دافع اور حوالی قلب کے سودا کو دور کرتا ہے۔ مقوی قلب ہے۔ کچھ قوت قبض بھی رکھتا ہے۔ نفوخ اس کا نکسیر کو بند کرتا ہے سرمہ آشوب چشم اور آنسو بہنے کو مفید ہے۔ پلکوں کے گرنے کا مانع ہے۔ شربا درد گردہ کو مفید۔ مدر بول و حیض۔ فرزجہ اس کا روغن زیتون کے ساتھ حمل کا محافظ اس کے چھڑکنے سے زخم صاف و خشک ہو جاتا ہے۔ جذام خارش تر و خشک کو مفید ہے مسّوں کا دافع برص کو نافع خصوصاً سرکہ کے ساتھ۔

سحری خواص

اس کو بچوں کے گلے میں لٹکانے سے ان کا خوف جاتا رہتا ہے۔ اس کی انگشتری پہننے سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

⓶ بلّور

اسے انگریزی میں کرسٹل (CRYSTAL) کہتے ہیں۔ اس کے پیالے۔ گلدستے۔ جھاڑ فانوس اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔ قدیم زمانہ سلف کے لوگوں کو وہم تھا۔ یہ منجمد پانی ہے۔ اس لئے انگریزی میں اسے کرسٹل کہتے ہیں جس کا مصدر ایک لفظ ہے جس کے معنی برف کے ہیں۔

رنگ عموماً سفید ہوتا ہے۔ شفاف و غیر شفاف دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ طاقت انعکاس وہ چند۔ گھسنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ بجز تیزاب ہائیڈرو فلورک اور کوئی تیزاب اس پہ اثر نہیں کرتا۔ یہ دھونکنی کے آگے بھی نہیں پگھلتا۔ اگر ایک ٹکڑا بلور کو دوسرے سے گھسیں۔ تو خواص فاسفورس پیدا ہوں گے اور اس میں سے کسی سڑی ہوئی شے کی بو آئے گی۔

سحری خواص

زمانہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ اسے پہننے سے بدخوابی نہیں ہوتی۔ اسے نظر کے سامنے رکھنے سے امراض چشم کو فائدہ پہنچتا ہے جس عورت کا دودھ سوکھ گیا ہو۔ اگر اس کے پستان پر ملیں۔ تو بہت دودھ پیدا ہو جاتا ہے۔ بکری کے دودھ میں بھگونے سے یہ مشفیٰ ہو جاتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھ کی سفیدی اور پلکوں کی خارش کے لئے مفید ہے اور اس کا گلے میں لٹکانا لڑکوں کے ڈرنے اور خواب میں چونکنے

کے لئے مفید ہے۔ عسرالبول کی بیماری میں اس کی انگوٹھی مفید رہتی ہے۔

⓷ بُسّد

اسے عربی میں خاصف۔ لاطینی میں کلورین۔ یونانی میں کوچن تم کہتے ہیں۔ یہ مرجان کی جڑ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں ابھرے کے چھتے کی طرح سوراخ ہوتے ہیں سمندر کی لہریں اس کو ساحل پر گرا دیتی ہیں۔ اس وقت چونکہ نرم ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اسے سمندری کھار بھی سمجھتے ہیں۔ کنارے پر ہوا کے جذب کرنے سے یہ سخت ہو جاتا ہے۔ مرجان اور بُسد میں تمیز مشکل سے ہوتی ہے بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں کہ دونوں پتھروں کو پیس کر علیحدہ علیحدہ دو ظروف میں ڈال دو اور ان میں پانی بھر دو جس برتن میں مرجان ہوگا۔ اس کے نیچے کچھ عرصہ بعد سریش سی سے بیٹھ جائے گی۔

بُسد کے عمدہ عمدہ صفا سرخ رنگ۔ اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

افعال طبی

جڑ امفرح و قابض ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ تمام اقسام کے ناسور۔ صرع۔ جنون صفراوی و بلغمی۔ بدہضمی۔ کنکری۔ پلی۔ بواسیر۔ جریان خون۔ بندش بول وغیرہ امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ نیم مثقال یا ۴ ماشہ بسد کو اگر نیم کے درخت کے گوند اور بیضہ مرغی کی سفیدی کے ساتھ ملا کر کھائیں۔ تو جریان خون کیلئے عمدہ علاج ہے اور پلی کی ترقی کو روکتا ہے۔ ناسور پر لگائیں۔ تو زخم کو شفا دیتا ہے۔ اگر اس کے کشتہ کے سفوف کو مسوڑھوں پر لگائیں۔ تو ان کو مضبوط کرتا ہے۔ ورم کو شفا دیتا ہے۔ اگر سرمہ بنا کر آنکھ میں لگائیں تو نور چشم کو تیز کرتا ہے اور امراض چشم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کشتہ بسد کے سفوف کے استعمال سے خارش دور ہوتی ہے اسے روغن بلساں کے ساتھ کان میں ڈالنے سے بہرا پن دور ہوتا ہے۔ اگر چار دانگ کشتہ بسد کو سبحہ کے ساتھ ملا کر پئیں۔ تو پلی اور ورم کو شفا ہوتی ہے لیکن چونکہ اس نسخہ سے معدہ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس نسخہ میں ۱/۲ ماشہ کو ند کتیرا ملا لینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص سیاہ بُسد کے کشتہ کو پانی میں ملا کر غسل کرے۔ تو اسے بڑی طاقت حاصل ہوگی۔

خواص سحری

اگر اسے سینہ پر لٹکائیں۔ تو امراض جگری کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس پتھر کے ہم وزن سونا اور چاندی لے کر آفتاب اور قمر برج زہرہ میں داخل ہو۔ تو ان تینوں دھاتوں کو پگھلا کر انگوٹھی بنائے۔ تو

اس پر جادو کا اثر کبھی نہ ہوگا۔ اس کے پہننے سے صرع دور ہوگی۔

یشب کے کشتہ کرنے کی ترکیب

یشب کے ٹکڑے کو ایک کوزے برتن میں ڈال کر تمام رات کسی جلتے تنور میں رکھو۔ علی الصبح ٹکڑوں کو نکال کر خوب باریک کرو۔ کشتہ بن جائے گا۔

(۴) حجر الاحمر

الماس کی قسم ہے۔ رنگ ہیچ مرجان سا۔ کھانے میں زہر ہے۔

(۵) حجر الاشفا

سفید رنگ کا پتھر ہے۔ مہار اشیاء کو خشک کرتا ہے۔ اس کا سفوف استفراغ خون۔ ناسور اور ورم کو شفا دیتا ہے۔ اگر اسے شربت یا شراب کے ساتھ بقدر ۲ دانگ یا ۳۲ جو ملا کر پئیں۔ تو کنکری کے لئے عمدہ علاج ہوتا ہے۔

(۶) حجر الاشائف

سرخ۔ سیاہ و زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ بیرونی رنگ خواہ کچھ ہو توڑنے سے اندرونی رنگ ہمیشہ سیاہ آسمانی ہوگا۔ یہ پاپوش ساز کے اکثر کام آتا ہے۔

(۷) حجر الافریقی

نہ بہت وزنی نہ بہت ہلکا ہے۔ افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ زرد رنگ کا ہو۔ تو بہت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کا سفوف پانی کے ساتھ ملا کر ناسور پر لگاتے ہیں۔ درد والی جگہ پر لگانے سے زیادہ درد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ شراب اور شہد ملا لینا چاہیئے۔ اگر اس کے سفوف کو موم کے ساتھ استعمال کریں۔ تو ناسور کو فائدہ دیتا ہے۔

(۸) حجر البرقی

کوڑی کی طرح کا پتھر ہے۔ کوفہ میں ہوتا ہے۔ استسقاء سوزش معدہ ناف اس سے دور ہوتے ہیں۔ اگر اس پتھر کو کوٹ کر سفوف بنائیں اور اس میں پانی ملا کر دھوپ میں رکھیں اور یہی عمل جاری رکھیں۔ حتیٰ کہ سفوف پہلے سے چوگنا پانی جذب کرلے۔ تو پھر سفوف کو سوزش ناف پر لگائیں۔

(۹) حجر البہاری

گول۔ سفید اور کٹا ہوتا ہے۔ اس میں دانے ہوتے ہیں۔ جو پتھر کو ہلانے سے چھلکتے ہیں۔ سمندروں کے کنارے پایا جاتا ہے۔ اس کی خوراک ۲۲ جو ہے۔ یہ پتھری کو شفا دیتا ہے۔

(۱۰) حجر البقر

یہ مہرہ گاؤ کے صفرا میں پایا جاتا ہے۔ ناسور۔ کنکری۔ ورم۔ دنبل امراض بول وحیض۔ یرقان کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں ڈالنے سے جالے کو دور کرتا۔ اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اسے بدن پر ملیں تو بواسیر۔ ناسور۔ سفید داغ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے کشتہ کا سفوف مسوڑوں کو سخت کرتا ہے۔ اور بدبو دہن دور کرتا ہے۔ اگر پانی میں دھنیا بھگو کر اس کو اس میں رگڑیں اور اس پانی کی بدن پر مالش کریں۔ تو خارش اور دیگر بدنی بخارات سے نجات ملتی ہے۔ اگر ان بالوں کو جن کا رنگ جذام سے بھورا ہوگیا ہو۔ اصلی رنگ بنانا منظور ہو۔ تو پہلے ان بالوں کو اکھاڑ دینا چاہیئے۔ اور پھر اس پتھر کو شراب کے ساتھ ملا کر اور لیوی بنا کر اس پر لگا دینا چاہیئے۔ اگر اسے مسور کے دانے کے برابر چقندر کی شراب کے ساتھ ملا کر نسولہ بنائی جائے۔ تو امراض سر کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر غسل کے بعد موٹھ کے برابر اس کے دو دو دانے چند روز تک کھائیں اور اس کے پیچھے کوئی مقوی غذا مثلاً گوشت وغیرہ کھائیں۔ تو ضعیف بہت جلد طاقتور ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ کتیرہ۔ گوند نہ ملائیں تو اس کے کھانے سے شکایات معدہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو پتھر کہ گاؤ کے صفرا سے نکلتے ہیں۔ وہ ان پتھروں کی نسبت جو گاؤ کے جگر سے پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ جس گاؤ میں یہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت چلاتی رہتی ہیں۔ اور ان کی آنکھیں زرد اور سفید ہوتی ہیں۔ اور وہ بتدریج کمزور اور زرد رنگ ہوتی جاتی ہے۔

(۱۱) حجر البار

یہ ایک سفید اور گول پتھر ہے اور ملک حجاز کے بحیرہ جات میں پایا جاتا ہے۔ اگر اسے پانی میں رگڑ کر پئیں۔ تو بندش بول دور ہوتی ہے۔ اگر اسے مثانہ پر رکھیں۔ تو یہ کنکری نکال دیتا ہے اور پیشاب کی ناپاکی دور کرتا ہے۔

(۱۲) حجر البرام

یہ سیاہ رنگ ہے اور خراسان میں پایا جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے جریان خون بند ہو جاتا ہے۔ اور اس کا منجن مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

(۱۳) حجر الموہری

یہ سیاہ رنگ کا پتھر ایسا نازک ہے کہ تھوڑی سی آنچ سے بھی بہت گرم ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دیگر ادویات کے ساتھ استعمال کریں تو ناسور اور ورم کو شفا دیتا ہے۔

(۱۴) حجر الحبہ

ماہ مہرہ زمرد کے معدن سے اور بعض سانپ کے سر سے نکلتا ہے۔ رنگ سبزی مائل سیاہ۔ بچھو اور

سانپ کے لیے مفید ہے۔ جالینوس نے اس کے فعل سے انکار کیا ہے۔ اس کا پلانا سنگ مثانے
کے اخراج میں نہایت نافع اور اس کا لٹکانا درد سر اور غشی کے لئے مفید ہے۔

(۱۵) حجر النور

اسے سونا مکھی کہتے ہیں۔ سنہری اور روپہلی ہوتی ہے۔ تانبے کے رنگ کی۔ اس میں سمیت ہوتی ہے
مزاج گرم خشک۔ محلل۔ قابض ہے۔ اس کا کھانا جائز نہیں۔ لٹکانا باعث رفع خوف ہے۔ سرمہ
اس کا آنکھ کا مجلی۔ طلا اس کا محلل اورام ہے۔ گرمی اس سے کم ہو جاتی ہے۔ استسقاء بواسیر کو مفید ہے۔

(۱۶) حجر الیہود

حجر الیہود سے سنگ یہوداں کہتے ہیں اس میں طولاً خطوط ہوتے ہیں۔ نر کا رنگ مائل سفیدی اور مادہ کا
رنگ سرخ ہوتا ہے۔ درجہ اوّل گرم اور دوم میں خشک ہے۔ پیشاب کثرت سے لاتا ہے۔ پتھری کو
توڑ کے نکالتا ہے۔ اور اس کے پیدا ہونے کو روکتا ہے مثانے میں جمے ہوئے خون کو گھلا کے نکالتا
ہے طریقہ نوش کرنے کا یہ ہے۔ کہ قریب پونے ۲ ماشہ کے پانی کے ساتھ پتھر پر گھسیں اور ۱/۲ ۴ ماشہ روغن
بادام تلخ اور پاؤ سیر پانی ملا کر نوش کریں۔ چمگادڑ کے خون کے ساتھ لگانا پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے۔
وغیرہ اس کا زخموں کا مجفف اور شہد کے ساتھ ضماد ورموں کا طلیتن ہے۔

(۱۷) حجرت الحوت

اس کو سنگ سرماہی کہتے ہیں۔ ایک قسم کی مچھلی سے نکلتا ہے مزاج سرد خشک۔ گردے کی پتھری کو
ریزہ کر کے نکالتا ہے۔ رنگ سفید مثلث شکل ہے۔

(۱۸) حجر الخطاطیف

اسے سنگ ابابیل کہتے ہیں۔ یہ ابابیل کے شکم سے پیدا ہوتا ہے۔ گرم خشک ہے۔ یرقان اور خفقان کے
مفید ہے۔ سنگ گردہ مثانے کا نکالنے والا۔ خواہ طلا کریں یا پئیں یا لگائیں۔ اس کا گلے میں لٹکانا باعث
رفع بدخوابی ہے۔

(۱۹) حجر النار

لوہے پر مارنے سے آگ نکلتی ہے۔ رنگ سفید، سرخ، سیاہ۔ بھورا۔ باریک پسا ہوا ہے۔ کشتہ ملا کر مفید
خراب زخموں کو جلدی بھرتا ہے۔ کپڑے میں باندھ کے عورت کی ران پر باندھنا بچّہ کی ولادت کا ذریعہ
ہے لیکن ولادت کے بعد جلد کھول دینا چاہیئے۔

(۲۰) حجر الارمنی

نرم پتھر ہے۔ لاجوردی و سُرخ رنگ۔ مزاج گرم خشک۔ مفرح قلب ہے۔ گردے و مثانے کا جالی۔
و جذام کے لئے مفید چاہیئے۔ کہ منسوں کر کے استعمال کریں۔

کتب ہندی کے مذکور پتھر

(۲۱) پارس

اسے سپرس منی بھی کہتے ہیں۔ رنگ سیاہ ہے۔

(۲۲) لالڑی

یاقوت ایک ادنیٰ قسم ہے۔ رنگ گلابی ۲۴ رتی سے زیادہ ہو۔ تو لعل کہلاتا ہے۔

(۲۳) نیلی

ادنیٰ قسم کا نیلم ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۲۴) ترشادا

بڑا نرم پتھر ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۲۵) سینلا

ایک ادنیٰ قسم کا پکھراج ہے۔ اس کا رنگ سنہری ہے۔

(۲۶) دھونیلا

اگر سنیلا کا رنگ دودھیا ہو۔ تو دھونیلا کہلاتا ہے۔

(۲۷) نرم

یاقوت کی ایک قسم ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخ ملا ہوا ہے۔

(۲۸) سیندوریا

اس کا رنگ، گلابی ہوتا ہے۔ جس پر سفید دھاریاں ہوتی ہے۔

(۲۹) کھیلا یا جامونیا

اس کا رنگ سیاہ اور سُرخی مائل ہوتا ہے۔

(۳۰) تامڑا

اس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔

(۳۱) سنگ گوری

مختلف الالوان۔ اس پر سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کے پیالے بنتے ہیں

(۳۲) گاودنت

اس کا رنگ گائے کے دانتوں کی طرح زردی مائل سفید ہوتا ہے۔

(۳۳) رامنی۔ اس کا رنگ سیاہی مائل گہرا سرخ ہوتا ہے کہتے ہیں کہ محمود شاہ نے ایک جوہری کو شناخت

کے لئے دیا۔ تو اس نے بادشاہ کے روبرو دھاگہ باندھ کر آگ میں ڈال دیا۔ تو سوت نہ جلا۔

(۳۴) پتینک بوجھاوا

بلور کی ایک قسم ہے۔ رنگ سفید۔ بت وغیرہ بنتے ہیں۔

(۳۵) سنگ رات

ایک قسم کا زمرد ہے۔ اس کی گول رکابیاں اور پیالے بنتے ہیں۔

(۳۶) سنگلی

یاقوت کی ایک قسم ہے۔ رنگ سرخ اور سیاہ ملا ہوتا ہے۔

(۳۷) الیمانی

سلیمانی اگر خاکی رنگ ہو۔ تو الیمانی کہلاتا ہے۔

(۳۸) حجر الحیارہ

رنگ مٹی سا ہوتا ہے۔ امراض بول کے لئے عمدہ علاج ہے۔

(۳۹) تیلیا

اس کا رنگ سیاہ اور شکل چکنی ہوتی ہے۔

(۴۰) بیرورج

زمرد سے کم سبز رنگ ہوتا ہے بعض اسے توڑا کہتے ہیں۔

(۴۱) مرگورج

زمرد کی ایک قسم ہے۔ رنگ عمدہ سبز آبدار نہیں۔

(۴۲) حدید

رنگ خاکی سیاہ۔ وزنی ہوتا ہے۔ تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(۴۳) سنگ دھڑی

رنگ سیاہ ہے۔ پیالے۔ تلواروں کے دستے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔

(۴۴) داہن فرنگ

رنگ پستئی اس کی تین قسمیں ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ فولاد کے ایک ٹکڑے پر لیموں کا رس ڈالو اور اس پر پتھر کو ملو۔ اگر اس پر ملنے سے اس پر پیتل کے داغ نمودار ہوں۔ تو کرائی کہیں گے۔ اگر نقرئی رنگ کے داغ پڑیں۔ تو مصری۔ اگر سنہری رنگ کے داغ پڑیں تو تیلیا کہتے ہیں۔

(۴۵) سنگ مرمر

رنگ خاکی۔ اگر اس کے رنگ میں سرخی اور سبزی کی ملاوٹ ہو تو سوکانہ کہتے ہیں۔ جسے عربی میں

مجرالطیلہ کہتے ہیں۔ جلائے ہوئے منجن مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ضماد اس کا راتینج اور زفت کے ساتھ محلل ورم ہے اور موم روغن کے ساتھ درد و ورم معدہ کا دافع ہے۔ مزاج سرد و خشک ہے۔

(۴۶) موہن مکھی

رنگ نیلا۔ بعض پر سنہرے داغ ہوتے ہیں۔

(۴۷) پائی زہر

رنگ خاکی۔ سفید۔ جو ناسور زہر کے باعث ہوا ہو۔ اس پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۴۸) زہر مہرہ

رنگ سفیدی مائل سبز۔ اس کے پیالے میں زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ فارسی میں باد زہر کانی اور عربی میں فادزہر معدنی کہتے ہیں۔

(۴۹) سنگ قدرت

سیاہ رنگ پتھر ہے۔ اس میں زرد رنگ کی رگیں ہوتی ہیں۔

(۵۰) گوریا

سفید رنگ۔ سنگ گوری سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن نرم زیادہ۔

(۵۱) کسوٹی

رنگ سیاہ۔ سونے کی شناخت کے لئے استعمال ہے۔

(۵۲) سنکھیا

اس کا رنگ کوڑی جیسا ہے۔

(۵۳) دری نجف

رنگ سبز۔ انگشتریاں میں جڑا جاتا ہے۔ اس کا رنگ زبرجد سے بھی زیادہ شوخ ہوتا ہے۔

(۵۴) سنگ جراحت

رنگ مٹیالا قدرے سبز۔ اس کے کھلونے بنتے ہیں۔ اس کی لئی زخموں پر لگائی جاتی ہے۔ مزاج سرد خشک۔ تمام اعضاء سے خون بہنے کو نافع ہے۔ زخموں کو خشک کرتا ہے۔ شربا خصوصاً گل ارمنی اور گل ملتانی کے ساتھ خون کے دستوں اور اسہال کو مفید ہے۔ مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ آنتوں کی خراش کا دافع ہے۔ منہ کے چھالوں کو مفید ہے۔

(۵۵) دار چینی

رنگ دار چینی جیسا ہوتا ہے۔ اس کی تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(۵۶) سنگ مکڑی۔ رنگ سیاہ۔ اس کی سطح مکڑی کی جالی کی طرح دکھائی دیتی ہے۔

(۵۷) **لودھیب**
سنگ مقناطیس کی طرح اس کا رنگ سرخ ہے۔ انگشتریاں بنتی ہیں۔

(۵۸) **سنگ بانسی**
رنگ ہلکا سبز۔

(۵۹) **حباس**
رنگ سبز سنہری مائل۔

(۶۰) **سفری**
رنگ آسمانی۔ آشیانہ زاغ کی صورت ہوتا ہے۔

(۶۱) **آبری**
رنگ سیاہی مائل سنہری۔ انگشتریاں بنتی ہیں۔

(۶۲) **چیٹی**
رنگ سیاہ۔ اس پر سنہری داغ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

(۶۳) **پاتھری**
رنگ مٹیالا ہوتا ہے۔

(۶۴) **سنگ لاس**
یہ سنگ مرمر کی ایک قسم ہے۔

(۶۵) **سنگ سیبار**
رنگ سبز۔ اور اس پر خاکی رنگ کے ڈورے ہوتے ہیں۔

(۶۶) **چارمانی**
رنگ خاکی ہے۔ سلیمانی کی ایک قسم ہے۔

(۶۷) **دانتلا**
رنگ زردی مائل سفید۔ کوڑی کی طرح ہوتا ہے۔

(۶۸) **پن گھن**
رنگ سیاہ۔ سبزی کی ملاوٹ اس کے کھلونے بنتے ہیں۔

(۶۹) **زنک یارتوا**
رنگ سرخ۔ اگر اسے گردن پر باندھیں۔ تو درد سر اور بخار کو روکتا ہے۔

(۷۰) **گوندڑی**۔ یہ دلق فقراء کی طرح مختلف الالوان ہے۔

(۷۱) **مریم**
رنگ سفید

(۷۲) **اجوا**
رنگ گلابی۔ اس کی سطح پر بڑے بڑے نقطہ اور داغ ہوتے ہیں۔

(۷۳) **دمٹری**
رنگ کتھہ سا ہوتا ہے۔ برتن بنتے ہیں۔

(۷۴) **ملیب**
رنگ سیاہی مائل گلابی ہوتا ہے۔ برتن بنتے ہیں۔

(۷۵) **ہالن**
رنگ زردی مائل گلابی ربڑ کی طرح لچک دار ہوتا ہے۔

(۷۶) **اوپل**
مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ عموماً خارجی رنگ نیلا ہوتا ہے۔

(۷۷) **سنگ جرط**
رنگ سیاہی مائل سبز ہوتا ہے۔

(۷۸) **کہارا**
رنگ سبزی مائل سیاہ۔ اس پتھر کے ہاون دستہ میں دواؤں کو کوٹتے ہیں۔

(۷۹) **کانسلا**
رنگ سبزی مائل سفید۔

(۸۰) **مقناطیس**
رنگ سیاہی مائل سفید۔ لوہے کو کھینچتا ہے جو بحیرہ ہند میں پایا جاتا ہے۔ وہ درجہ اوّل میں گرم۔ رنگ سرخ مائل بہ سیاہی۔ فالج۔ درد مفاصل عرق النساء کے لئے مفید ہے جگر و طحال کی قوت دیتا ہے۔ سنگ مثانہ کا مخرج اور عسر ولادت کا دافع ہے۔ شہد کے ساتھ گاڑھی خلطوں کا مسہل ہے۔ قابضات کے ساتھ قابض ہے اور درد راس کا اس زخم کو جو کسی زہر دار آلہ سے ہو فائدہ دیتا ہے خون کو روکتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے۔

(۸۱) **عقیق کلہار**
زردی مائل سبز رنگ۔ یہ پانی میں ہوتا ہے۔ اس کی تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

⑧۲ سنگِ سرمہ

رنگ سیاہ تیز۔ سفید۔ بڑا چمکیلا ہوتا ہے۔ اس کو کوٹ کر سرمہ بنتا ہے۔ سب سے عمدہ اصفہان کا ہوتا ہے۔ مزاج سرد خشک ہے۔ قابض ہے۔ بینائی کا مقوی۔ جریان حیض کو مفید۔ مشک کے ساتھ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ موتی و مصری کے ساتھ جالے کا دافع ہے۔ رسوت و شیاف کے ساتھ دمہ و آنکھ کی خارش کے لئے مجرب ہے۔ اقلیمیا و شہد کے ساتھ ملا کر آنکھ میں لگانا درد سر کو نافع ہے۔ چھینٹے اور کافور کے ساتھ لگانے سے آنکھ کو چیچک سے محفوظ رکھتا ہے۔ پیشانی پر لیپ کرنا نکسیر کے لئے مفید ہے اور ذرورًا اس کا مخفف خصوصًا زخم قرینہ کا اور محمول اس کا خون حیض کا حابس ہے۔

⑧۳ سنگِ سیاہ

رنگ سیاہ ہے۔ اس کے پتھر کے بُت بنتے ہیں

ان کے علاوہ ہلکا سبز۔ دھونکا۔ زردا۔ وغیرہ کم قیمت کے غیر ضروری پتھر کا بھی ذکر بعض کتابوں میں موجود ہے۔

بابِ پنجم

انسانی زندگی پر رنگ کا اثر

اس دنیا کی عظیم الشان سکیم میں رنگوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات میں عجیب عجیب رنگ آمیزیاں ہیں۔ سائنسداں کہتے ہیں کہ آفتاب کی کاسمک شعاعوں میں یہ سات رنگ ہوتے ہیں۔ سُرخ۔ نارنجی۔ زرد۔ سبز۔ آسمانی۔ نیگلوں اور بنفشئی۔ اپنی رنگین شعاعوں سے ہر چیز کی زندگی مرتب ہوتی ہے۔

سات ہزار سال پہلے عراق (میسوپوٹیمیا) کے اطبا انہی رنگین شعاعوں سے مریضوں کا علاج کرتے تھے۔ آج بھی ماورائے بنفشئی شعاعوں (ULTRA VIOLET RAYS) سے علاج کرنے والے شفاخانے امریکہ۔ جرمنی۔ برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ میں موجود ہیں۔

علماء نے ان سات رنگوں کو سات ستاروں سے منسوب کیا ہے۔

زحل۔ گہرا نیلا اور سیاہ
زہرہ۔ گلابی یا زردی مائل نیلا
شمس۔ نارنجی
مریخ۔ سُرخ
مشتری۔ بنفشئی
عطارد۔ زرد (ارغوانی رنگ کی جھلک بھی)

قمر — سفید

یہی وجہ ہے کہ برطانیہ برج حمل کے ماتحت ہونے کی وجہ سے جس کا ستارہ مریخ ہے سرخ رنگ اپنے قومی جھنڈا میں استعمال کرتے ہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ ستارہ کو مدنظر رکھ کر سرخ رنگ انہوں نے اختیار کیا ہے۔ بلکہ فطری طور پر وہ اس رنگ کو اپنانے میں مجبور ہیں۔

زمانہ قدیم سے رنگوں کے متعلق یہ یقین چلا آرہا ہے۔ کہ ان کا تعلق خوش قسمتی اور بدقسمتی سے ہے پتھروں کی خصوصیات اور ان کا ستاروں سے تعلق بھی رنگوں سے جانا جاتا ہے۔ رنگ ہی کسی خاص امر کی تخصیص کرتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ بیاہ شادیوں میں سرخ و شوخ رنگ پہنانے کی رسم کیوں ہے۔ فقرا اور درویش اپنے لئے سبز اور گیروا رنگ کیوں پسند کرتے ہیں۔ سن رسیدہ لوگوں کو سفید رنگ کیوں پسند ہے۔

رنگوں کی خاصیت

زرد رنگ

زرد رنگ میں سفیدی قربت کی وجہ سے ایک قسم کی تیزی ہے۔ جو روشنی کو منعکس کرتی ہے۔ جہاں اس کا دخل ہو۔ چمک اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

سرخ رنگ

زرد اور نیلے رنگ کا درمیانی رنگ ہے۔ اس میں استقلال اور جوش ہے۔

بیجنی رنگ

میں انحطاطی اثرات ہیں۔ روشنی کو کم قبول کرتا ہے۔ کم روشنی میں بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور مصنوعی روشنی میں تو درمیانی رنگ (بھورا) اختیار کر لیتا ہے۔ جلد کے لئے یہ مضر ہے۔

نارنجی رنگ

چونکہ سرخ اور زرد سے بنا ہے۔ اس لئے شوخ رنگ ہے۔ مزاج اس کا گرم ہے اور یہ مان لیا گیا ہے کہ تمام رنگوں میں اس کی قوت سب سے زیادہ ہے۔

نیلا رنگ

اس میں اضمحلالی اثر ہے۔ جس رنگ سے ملتا ہے۔ کمزوری اور سردی پیدا کر دیتا ہے۔ دن کی تیز روشنی میں اس کی قوت بڑھتی رہتی ہے اور روشنی کی کمی کے ساتھ ساتھ اس میں بھی ضعف پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مصنوعی روشنی میں بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کا تعلق زیادہ تر سیاہی سے ہے۔ جو روشنی کو جذب کر لیتی ہے۔

ہرا رنگ

ثانوی رنگوں میں عالمگیر ہے۔ اس کے مزاج میں اعتدال۔ تازگی ٹھنڈک اور سکون ہے۔

رنگوں کا استعمال

انسان رنگوں کا استعمال وسیع پیمانہ پر کرتا ہے۔ لباس۔ کمرے کا رنگ۔ بستروں کا رنگ تصویریں فرش۔ فرنیچر غرضیکہ اس کے استعمال کی کوئی بھی چیز ہو۔ اس کے پسندیدہ رنگ کی ہوتی ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی رنگوں کے متعلق یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ خوش قسمتی اور بدقسمتی رنگوں کے ذریعہ واقع ہوتی ہے۔ انسانی طبع پر اثر ڈالتے ہیں۔ رنگ انسانی تہذیب و تمدن کے ساتھ بدل جاتے ہیں۔

ایک بار پھر سمجھ لیجئے گا کہ میرا مضمون کسی شخصی مذاق یا ذاتی رجحان کے تابع نہیں۔ بلکہ قدرت کے قانون کے تابع ہے۔ خواہ کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ حکماء کہتے ہیں کہ رنگوں کا تعلق حقیقتاً ستاروں سے ہے اور ستاروں کے تعلق سے سعد یا نحس جانا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کو بعض رنگ پسند ہوتے ہیں بعض ناپسند۔ یہ بھی ان کی طبع پر منحصر ہوتا ہے اور طبع کواکب کے اثرات کے ماتحت ہوتی ہے۔ انسانی طبع پر یا اور چیزوں پر رنگ جو اثر کرتے ہیں۔ سائنسدانوں نے ان کا مختلف طریقہ سے تجربہ کیا ہے۔

محققین نے سبز۔ زرد۔ نیلے اور سرخ شیشوں کے کمرے بنا کر ان میں ایک ہی قسم کے پودے اگا کر معلوم کیا کہ ہر رنگ والے پودوں نے مختلف طریقہ پر نشوونما پائی ایک ہی موسم۔ ایک ہی حرارت اور ایک ہی زمین پر مختلف رنگوں کا یہ اثر ہوا کہ بعض پودوں کے قد دگنے تگنے بڑھ گئے بعض رنگ والے پودوں کی نشوونما معمولی ہوئی اور بعض ٹھٹھر کر رہ گئے۔

بڑے بڑے دیوان خانوں میں جو روشنی کے فانوس کے جھاڑ لٹکے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک شیشہ کا تکونہ ٹکڑا لیجئے۔ اس کا ہر زاویہ ۶۰ درجہ کا ہوتا ہے اور آفتاب کی شعاع تقسیم کرنے کے کام آتا ہے۔ اگر آپ دھوپ میں اس شیشہ کے ذریعہ سے دیکھیں۔ تو آپ کو حسب ذیل سات سات رنگ ترتیب وار نظر آئیں گے۔

(۱) سرخ (۲) نارنجی (۳) زرد۔ (۴) ہرا۔ (۵) آسمانی (۶) نیلا (۷) بنفشی

کسی طرح بھی آپ اس شیشہ کو الٹیں پلٹیں۔ رنگوں کی ترتیب بعینہ وہی قائم رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ساتوں رنگوں کی شعاعیں یکساں انحراف قبول نہیں کرتیں۔ سب سے کم سرخ شعاع منحرف ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ نارنجی پھر سبز۔ پھر آسمانی وغیرہ۔ سرخ شعاع کے اول نمبر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ انحراف کم سے کم قبول کرتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ اس میں حرارت زیادہ ہے۔ کیونکہ

یہ رات دن کا مشاہدہ ہے کہ ہر موسم میں ٹھیک دوپہر کے وقت یعنی بارہ بجے دن کے سایہ چھوٹا ہوتا ہے۔ گویا اس سے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سرخ شعاع میں آتشی اثر زیادہ ہے۔ اس لئے اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ اب ذیل میں رنگوں کا مزاج لکھا جاتا ہے۔ یہی مزاج کا فرق ہی انسان پر خلاف یا موافق اثر ڈالتا ہے۔

۱ : سرخ رنگ کا مزاج	گرم و خشک
۲ : زرد رنگ کا مزاج	گرم و تر
۳ : آسمانی رنگ کا مزاج	سرد و تر
۴ : بیجنی رنگ کا مزاج	سرد و خشک
۵ : نارنجی رنگ کا مزاج	گرم محض
۶ : سبز رنگ کا مزاج	تر محض
۷ : نیلے رنگ کا مزاج	سرد محض
۸ : اودے رنگ کا مزاج	خشک محض

اس طرح دو یا دو سے زیادہ رنگوں کے ملانے سے جو مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اس کا انداز کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ نارنجی اور سرخ رنگ اگر ملائے جائیں۔ تو چونکہ نارنجی مزاج محض گرم ہے اور سرخ کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس لئے اس میل کا نتیجہ دو حصّہ گرم اور ایک حصّہ خشک ہوگا۔ یعنی۔

نارنجی + سرخ = گرم + گرم خشک = گرمٗ - خشکؑ

رنگوں کا طبائع پر اثر

اس نظریہ سے کسی بچے کی طبعی کیفیت کو فوراً تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ محض رنگوں کے اول بدل سے مثلاً کوئی بچہ بہت سُست رہتا ہے تو اسے سرخ رنگ پہنائیں۔

عورتوں اور مردوں کے طبائع اور مزاجوں کا اندازہ ان کے پسندیدہ رنگوں سے ہو سکتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ خاص خاص ذہنیت کی عورتیں خاص خاص قسم کے رنگ پسند کرتی ہیں۔ چنانچہ سرخ رنگ پسند کرنے والی عورتیں زیادہ شوخ ہوتی ہیں اور ان میں بلا کی تیزی ہوتی ہے۔ گلابی رنگ کی شائق عورتوں میں جذبۂ محبت زیادہ ہوتا ہے۔ گہرا سبز رنگ پسند کرنے والی عورتیں رشک کرنے والی ہوتی ہیں۔ نیلا رنگ پسند کرنے والی عبادت گذار اور محبت شعار ہوتی ہیں۔ ارغوانی رنگ پر فریفتہ ہونے والی عورتیں خودداری اور شرافت کی مالک

ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات عاشق مزاج بھی ہوتی ہیں۔ جن عورتوں کو کاسنی۔ نارنجی اور زرد رنگ پسند ہوتے ہیں۔ وہ ہوشیار اور حلم دوست ہوتی ہیں۔ اکثر گہرے بھورے قسم کے رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں مکر و فریب کا حصّہ غالب ہوتا ہے۔

رنگ ہم پر کیا اثر کرتے ہیں۔ شاید آپ نے کبھی توجہ نہ دی ہوگی کہ یہ عالمِ بے خبری میں ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دیکھئے جب برسات میں ہر طرف ہریاول ہوتی ہے۔ نئے رنگا رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ تو ہماری روح فرحت اور تقویت محسوس کرتی ہے۔ لیکن خزاں کے دنوں میں طبع ڈل سی رہتی ہے۔ ایسے دنوں میں ایسے کمروں میں رہیں۔ جہاں زرد رنگ ہو۔ بھورا ہو یا کالا ہو۔ تو خود ہی اپنی مزاجی کیفیت کا ملاحظہ کرلیں کہ کیا حال گزرے گا۔ کہتے ہیں کہ لندن کے دریائے ٹیمز کے پل کو بجائے سیاہ کے ہلکا ہرا رنگوانے سے خودکشی کے واقعات میں ایک تہائی کی کمی واقع ہوگئی تھی۔

رنگ قدرت کی عظیم طاقتیں ہیں۔ ہم اور آپ انہیں بالکل ایسے ہی استعمال میں لاسکتے ہیں جیسا کہ سائنسداں ادویات اور بجلی کو کام میں لاتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی روحانی قوت کو ابھارنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ جو ہم میں خود اعتمادی پیدا کرے۔ ہم اطمینان و آرام حاصل کر سکیں۔

سرخ رنگ

اس رنگ کا تعلق مریخ سیارے سے ہے۔ یہ ایک بہترین قوت اور عمدہ صحت کا نشان ہے۔ اس لئے اس کا پہننا یا استعمال کرنا اس کے اثرات کو حرکت میں لاتا ہے۔ وہ اثرات روح پر بھی پڑتے ہیں۔ لیکن اس رنگ میں اشتعال بھی ہے۔ خطرہ بھی ہے۔ اس لئے چوراہوں پر سرخ نشان رکاوٹ کا ہوتا ہے یا سرخ نشان جہاں ہو۔ خطرہ کا نشان گنا گیا ہے۔ اس لئے اسے کبھی بھی ایسی جگہ استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ جہاں کچھ کھچاؤ ہو۔ کیونکہ وہ اس حالت کو کم نہ کرے گا۔ بلکہ بڑھا کر خطرناک کردے گا۔

وہ عورتیں جو مارچ میں پیدا ہوئی ہوں۔ ان کے لئے یہ رنگ موزوں ہے۔ جو بچے منگل کے دن پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے بھی یہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔ سرخ رنگ، ایک طلسمی رنگ ہے۔ اور بہت سے مبارک اور خوش قسمتی کے نشانات اور تعویذات وغیرہ سرخ رنگ میں بنائے جاتے ہیں۔ اسکاٹلینڈ کے پہاڑی لوگ اپنے بچوں کے گہوارہ کے گرد سرخ رنگ کی ڈوری نحوست دور رکھنے کے لئے باندھ دیا کرتے تھے۔ بچہ کی مٹھی یا کمر میں بھی ایسے ڈورے باندھے جاتے ہیں اور اس کے

رنگ سے دفع بلیات مراد ہوتی تھی۔ جاپان میں بہت عمدہ تعویذ سُرخ روشنی سے ہی بنائے جاتے ہیں اور سُرخ تھیلیوں میں بند کئے جاتے۔ میں خود بھی تمام سعد اعمال کے نقوش زعفران سے لکھتا ہوں۔ جو سُرخ رنگ کی ایک قسم ہے۔ رومانیہ میں بھی بچوں کو سرخ فیتے پہنائے جاتے ہیں۔ چینی بچے بھی سُرخ رنگ کے فیتے گلے میں باندھتے ہیں۔ یا سرخ ریشم کی تھوڑی ان کی جیب میں بھی رکھی جاتی ہے۔

بھورا رنگ

اس رنگ کے شیڈ تحفظ کا نشان ہیں اور تفکر کا بھی نشان ہیں۔ ان لوگوں کو جن کی پیدائش اکتوبر کے ماہ کی ہے۔ اس رنگ کا استعمال خوش قسمتی لائے گا۔

نیلا رنگ

یہ ایک دلکش رنگ ہے۔ جو روحانی طاقتوں اور زندگی کے امور کو گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا نشان ہے۔ یہ مشتری کا رنگ مانا گیا ہے۔ مئی اور اگست میں جن لوگوں کی پیدائش ہو ان کے لئے ایک اچھا رنگ ہے۔ اگر پیدائش بدھ کے دن کی ہے۔ تب بھی اچھا رنگ ہے اس رنگ کا پہننا (نیلا رنگ خواہ کسی آب کا ہو) خوبصورتی۔ تندرستی۔ اخلاص مندی اور وفا شعاری کی صفات پیدا کرتا ہے۔ سب اسے نہایت شوق اور پیار سے پہنتے ہیں۔ ساری دنیا میں نیلے رنگ کو دلہن کے جوڑے یا زیورات میں کسی نہ کسی طرح پہنا جاتا ہے تاکہ برکت ہو۔

ہلکا نیلا رنگ زہرہ سے متعلق ہے۔ جس کو خوشی اور محبّت کی دیوی سمجھا گیا ہے۔ وہ تمام رنگ جو نیلے اور گہرے شوخ گلابی رنگوں کے ہیں۔ رشتہ نسوانیت خوبصورتی اور محبت سے متعلق ہیں علم نجوم کے نقطۂ نظر سے ہلکے گلاب کا رنگ تمام رنگوں سے زیادہ رومانی تسلیم کیا گیا ہے۔

گہرا نیلا - گہرا بھورا - خاکی اور سیاہ

ان کا تعلق زحل سے ہے۔ جو لوگ دسمبر اور جنوری میں پیدا ہوں ان کے لئے بہت نیک ہے۔ وہ لوگ جو ہفتہ کے دن پیدا ہوں ان کے لئے بھی موزوں ہے۔ سیاہ رنگ ہمیشہ سے خوش قسمتی سے متعلق سمجھا جاتا رہا ہے۔ کالی بلی۔ کالا گنڈا وغیرہ بلاؤں کو دور کرنے کے لئے مغربی ممالک میں تسلیم شدہ امر ہے۔ بالکل کالا رنگ اگرچہ اب نہیں پہنا جاتا۔ ماتمی موقعوں پر پہنتے ہیں۔ تاہم جادو اور سحر کو دور کرنے کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔

نیلو رنگ

یہ روحانی حسات کو چھیڑتا ہے۔ یہ کھیلنے کے کمرے۔ بیٹھنے کے کمرے اور اسکول کی کلاسوں کے لئے بہترین رنگ گنا گیا ہے۔ لیکن یہ آرام نہیں دیتا۔ اس کو اس رنگ کے قریبی رنگ۔ مثلاً اودے نیچ کو بھی سونے کے کمرے میں استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

نارنجی اور سنہرا سا زرد رنگ

یہ شمس کے رنگ مانے گئے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کی پیدائش جولائی کے مہینہ یا اتوار کے روز ہوئی ہو۔ خاص طور پر نیک تسلیم کئے گئے ہیں۔ ایک زمانہ میں یہ وہم پایا جاتا تھا۔ کہ پریاں زرد رنگ کو بہت پسند کرتی ہیں۔ اس لئے انگلستان کے ایک جزیرہ میں یہ رواج تھا کہ باغ کے ایک کونہ میں صرف زرد رنگ کے ہی پھول بوئے جاتے تھے۔ تاکہ بری بلائیں پریوں کے مسکن سے ڈر کر بھاگ جائیں۔

بینگنی شیڈ یا بنفشئی رنگ

نجوم کے نقطۂ نظر سے آرٹسٹک مزاج کے لئے ہوتے ہیں۔ جو عورتیں ان رنگوں کو پسند کرتی ہیں۔ ان کو پہن کر بہت خوشی محسوس کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں ڈرامائی حصّہ لینا پسند کرتی ہیں۔ یا آرٹ کو پسند کرتی ہیں۔ ہلکے بنفشئی رنگ کو بھی زہرہ سے متعلق سمجھا گیا ہے اس کے پہننے والے کے لئے خوش قسمتی اور مسرت کا پیغام لاتا ہے۔

قرمزی رنگ

قرمزی رنگ زہرہ کا مانا گیا ہے۔ اگر آپ کی پیدائش اپریل یا ستمبر کی ہے۔ تو یہ رنگ پہننا بہت سعد ہوگا۔ جمعرات کی پیدائش والے بھی اس کو بہت سعد مانتے ہیں۔ یہ شاہی رنگ ہے اور پہننے والے کے لئے اونچا درجہ۔ انصاف پروری اور عقلمندی کا نشان مانا جاتا ہے۔

سبز رنگ

اس رنگ پر چاند کا اثر ہے۔ جن لوگوں کی پیدائش جون میں ہے۔ ان کے لئے تو یہ بہت ہی سعد رنگ ہے۔ جمعہ کی پیدا ہونے والا بچہ بھی یہی رنگ پہنے تو اچھا ہے پہلے یہ خیال کیا جاتا

تھا کہ ہرا رنگ پریوں کا رنگ ہے مگر جو لوگ وسط گرما میں جون میں پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے پریاں کچھ نہیں کہتیں اور اگر یہ رنگ استعمال کیا جائے۔ تو نیک اثر ہوتا ہے۔

سبز رنگ کے واقعات تاریخوں میں پڑھئے یہ اکثر آدمیوں کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوا۔ یہ رنگ زندگی کا رنگ ہے۔ گھاس اور پتوں کا رنگ ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ جو لوگ اسے پہن کر خوش بختی دیکھتے ہیں۔ وہ آزاد خیال۔ خود مختار اور آزاد منش ہوتے ہیں۔ اسے صرف اس وقت استعمال کرنا چاہیئے۔ جب کوئی خلاف معمول کام کرنا ہو یا کوئی نئی چیز یا کسی حیرت انگیز تجربے سے گزرنا ہو۔ یا پھر اس وقت جب تم بے لطف زندگی سے نجات حاصل کرنا چاہو۔

سفید رنگ

سفید رنگ پر عطارد ستارے کا اثر ہے اور مشتری کی برکت اس پر ہوتی ہے جو سفید رنگ کو پسند کرتا ہے۔ فروری اور نومبر کے مہینوں میں پیدا ہونے والے بچوں کی زندگی پر سفید رنگ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ کی پیدائش سوموار کی ہے۔ تو سفید رنگ آپ کا بہترین رنگ ہے سفید رنگ بلاؤں کے منحوس اثر کو دور اور رفع کرنے کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سفید رنگ کے جانور کو بھی اسی وجہ سے نیک سمجھا جاتا ہے۔

ارغوانی رنگ

یہ مشتری سے متعلق ہے۔ یہ سیارہ اقبال مندی اور اچھی قسمت کا ہے۔ اس لئے رسمی تقریبات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ عظمت اور بڑائی معلوم ہو۔ یہ رنگ اپنے اوپر اعتماد اور بھروسہ لاتا ہے۔ اس کا پہننا مادی چیزوں میں خوش بختی لاتا ہے۔

ہدایت

گہرے شیڈ بدر و ہلال کے درمیان پہننے چاہئیں۔ اس وقت چاند گھٹ رہا ہوتا ہے اور ہلکے شیڈ ہلال و بدر کے درمیان پہننے جائیں۔ اس طریقہ سے زندگی کی خوش بختی کا سایہ آپ پر پڑے گا۔

عورتوں کے لئے خوش بختی کے رنگ

برج حمل

عورتیں وہ رنگ پسند کرتی ہیں۔ جو گھر سے باہر پسند کئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ ادنیٰ ہوں یا

سوتی۔ مرد ہو یا عورت سیدھی لائنوں والے کپڑے پسند کرتی ہے۔ سرخ لومڑی کے رنگ۔ خزاں زدہ پتوں کے بھورے رنگ۔ ایسے رنگ بھی جو ان کی شخصیت کو ابھارنے میں مدد دیں۔ اس کے برعکس دیگر ہلکے گہرے رنگ اس کی طبع میں اشتعال پیدا کرتے ہیں قدرتی شیڈ ہی اس کی سرگرم شخصیت کے موافق ہوتے ہیں۔

برج ثور

یہ عورت قیمتی ملبوسات کو پسند کرتی ہے۔ کپڑوں کے ڈیزائن یا ملبوسات تیار کرنے میں ماہر ہوتی ہے۔ اس کی شیریں اور دلکش شخصیت اس وقت نمایاں ہوتی ہے۔ جب وہ نیلا رنگ پہنتی ہیں۔ بالوں کے سٹائل بنانے میں بھی بہت ماہر ہوتی ہے کبھی بھی اُسے پرانے فیشن میں نہیں دیکھ سکتے۔ وہ جدید فیشن کو فوراً اختیار کرے گی۔ اس کے رویہ سے معلوم ہوگا۔ کہ وہ فضول خرچ اور آرام طلب ہے۔ گہری آرام دہ کرسی۔ چمکدار گہرے اعلیٰ فرنیچر اس کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ وہ پھولوں کو بھی بہت پسند کرتی ہے۔ اردگرد پھول ہونے ہوں تو بہت خوش ہوتی ہے۔

برج جوزا

اس برج والے ہمیشہ طبعی اور ذہنی طور پر جوان رہتے ہیں۔ خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔ ان کے کپڑوں کا انتخاب بھی جوان ہوتا ہے۔ وہ ایسے کپڑے لاپرواہی سے پہنتے ہیں۔ پیلا رنگ ان کی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ حالانکہ ہلکے رنگ بھی وہ پہن سکتے ہیں۔ جوزا کی عورتیں سادہ گھر پسند کرتی ہیں۔ جدید قسم کا فرنیچر لیکن بہت ساری دراز یں ہوں۔ تاکہ بے شمار چیزیں ان میں ڈالی جاسکیں۔ قدرتی رنگ پسند کرتی ہیں۔ بے داغ لکڑی اور رف دیواریں۔

برج سرطان

یہ عورتیں نیلے اور ہرے رنگ کے شیڈ پسند کرتی ہیں۔ یعنی سمندری نیلا رنگ سفید اور سفیدی مائل اس کو اچھے لگتے ہیں۔ وہ نرم ہلکی فیبرک پسند کرتی ہے۔ بہ نسبت بھاری کپڑوں کے۔ ایسا لباس بھی جو اسے آرام دے۔ پسند کرتی ہے۔ یہ بہترین گھریلو عورت ہوتی ہے۔ اس کا باورچی خانہ نہ صرف ماڈرن ہوتا ہے۔ بلکہ آرام دہ بھی ہوتا ہے۔ خوبصورت کرسیاں اور ان کی کشش جدید طرز کی دلدادگی اور سلیقگی ظاہر کرتے ہیں۔

برج اسد

یہ عورت اپنے کپڑے پورے اعتماد سے پہنتی ہے۔ عزت اور شاہانہ وقار سے چلتی ہے۔ دھوپ کا مانند رنگ۔ اودھا اور کاسنی رنگ قابل تعریف حد تک اس پر سجتے ہیں۔ اس سے اس کی شخصیت ایسی نمایاں ہوتی ہے۔ جو انس اور ہمدردی لئے ہوتی ہے۔ یہ عورتیں اپنے گھر کو قیمتی بناتی ہیں۔ قیمتی اشیاء رکھتی ہیں۔ تاکہ امیر معلوم ہوں۔ قیمتی پردے۔ نقش و نگار والے کپڑے اور سنہری جھلک دینے والے کپڑے پسند کرتی ہے۔ بجائے سادہ سطح کے۔

برج سنبلہ

سنبلہ والی عورتیں شور و غل سے نفرت کرتی ہیں۔ اچھی اور سنجیدہ لائنوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہلکے رنگ جو آج کل پسند کئے جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت پر زیب دیتے ہیں۔ یہ گہرے پیلے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔ زرد (سرسوں کا رنگ) نسواری اور سلیٹی۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ کپڑا زیادہ معلوم ہو۔ فرنیچر سادہ لیکن اچھا پسند کرتی ہیں۔ تیز رنگ ان کے کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔ ارغوانی یا تھوڑا تھوڑا سرخ بطور متقابل رنگ کے ملا کر یہ ایک عمدہ توازن قائم کر لیتی ہیں اور پھر ان کو پہنتی ہیں۔

برج میزان

ان عورتوں کے لئے وہ تمام خوبصورت رنگ پسندیدہ ہوتے ہیں۔ جو جانے پہچانے ہوتے ہیں۔ ہلکے گلابی اور نیلے رنگ ان کی شخصیت کو خوبصورت بناتے ہیں۔ لیکن ان کو بہت زیادہ زیورات سے بچنا چاہیئے۔ ان کو بہتر استعمال کے لئے خود رہبری کی ضرورت پڑتی ہے وہ چیزیں جو اچھی نہ لگیں۔ ان کو نہ پہننا چاہیئے۔ خواہ ان کا فیشن رائج ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ ان کے لئے نہیں ہوتیں۔ ان عورتوں کو سوشل حلقہ میں مقبول ہونے کے لئے اور مہمان پسند نظر آنے کے لئے انتخاب میں احتیاط کرنا چاہیئے۔

برج عقرب

یہ لوگ گہرے رنگ پسند کرتے ہیں۔ پھیکا رنگ ان کو بے قوت بناتا ہے۔ عقربی لڑکیاں گہرے پیلے رنگ۔ گہرے سبز اور سرخ رنگ پسند کرتی ہیں۔ انہیں عمدہ کپڑا لیکن سادہ پسند کرنا چاہیئے بروکیڈ۔ سلک اور لیس بھی پہن سکتی ہیں۔ عقربی عورت اپنے گھر کو بہتر ذوق کا مجموعہ بنا سکتی ہے۔

جو بے داغ ہو۔ یہ پرانی وضع کو پسند کرتی ہیں۔ غیر معمولی ٹکڑوں کو جمع کرنے میں ماہر ہوتی ہیں گہرے رنگوں کا انتخاب ان کی شخصیت کو واضح کرتا ہے۔

برج قوس

قوسی عورتیں ایسے کپڑوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ جو ہلکی زندگی کا پتہ دیتی ہیں۔ اچھی کٹائی اور سلائی اور گہرے رنگ ان کو زیب دیتے ہیں۔ تمام ہلکے ارغوانی رنگ۔ شرابی نیلا۔ ان کی شخصیت سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ کرسیوں یا صوفہ اور استعمال کی چیزوں میں چمڑے کا ہونا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اپنے ارد گرد اچھی اور قیمتی اشیاء اکٹھی کر لیتی ہیں۔ بہ نسبت فیشن کے عمدہ کوالٹی پسند کرتی ہیں۔

برج جدی

جدی والی عورتیں اپنے جسم اور اعضائی متوازنیت کے لئے انتخاب میں کچھ مشکل محسوس کرتی ہیں۔ نیوی بلیو۔ کالا اور روپہلی ان کی شخصیت پر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ان کے گھر میں کتابوں کی الماریاں اکثر ہوتی ہیں۔ خوبصورت فرنیچر ہوتا ہے۔ سلیٹی اور براؤن رنگ کی ملاوٹ کے میلان کو پسند کرتی ہیں۔ ادھر اُدھر رنگوں کے چھینٹے ان کی طبع کے رُخ کو واضح کرتے ہیں۔ یہ اعلیٰ قسم کے شیشوں کو پسند کرتی ہیں اور اکثر ان کو جانچنے میں ماہر ہوتی ہیں۔

برج دلو

موٹی لکیروں والے کپڑے اس عورت پر سجتے ہیں۔ خاص طور پر وہ اگر پیلے اور سلیٹی یا کالے اور سفید رنگ کے ہوں۔ غیر معمولی رنگ جیسے مور کی طرح نیلا اس کی شخصیت کا ایک اور رُخ پیش کرتا ہے۔ یہ بے باک فیشن اور ساخت کے کپڑے تجربے کے طور پر پہن سکتی ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت حد تک فیشن ایبل معلوم ہوں۔ کشادہ جگہ۔ سادہ فرنیچر۔ سنگ تراشی کے نمونے اور نئی روشنی کی اشیاء مصوری کے شاہکار رکھ کر دلی تسکین پاتی ہیں۔ روایتی طور پر بہت سی مختلف چیزیں یکجا رکھنا پسند کرتی ہیں۔

برج حوت

حوتی عورتیں نسوانیت کا عمدہ نمونہ ہوتی ہیں۔ لباس کے لحاظ سے بھی اور نظریئے کے لحاظ سے بھی۔ روپہلی رنگ کا بروکیڈ اس پر خوب سجتا ہے۔ بینگنی رنگ اور غیر معمولی سبز رنگ پسند کرتی ہیں۔

بہ نسبت ادنی کپڑوں کے ریشمی کپڑوں میں خوبصورت نظر آتی ہیں۔ ان کا نظریہ آرام دہ رنگین ہوتا ہے یہ ہلکے رنگوں کو گہرے رنگوں پر ترجیح دیتی ہیں۔ مالدار سامان اور کپڑوں کو پسند کرتی ہیں۔ گرم کپڑوں کو بھی پسند کرتی ہیں۔ کمرے کا وسطی حصہ غسل خانہ اور ایسے ہی گھر کے حصوں کو صاف رکھنا اور غیر معمولی سجانا ان کا پسندیدہ کام ہے۔

وقت بدلتا رہتا ہے۔ فیشن میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اب لباس بدل رہا ہے۔ بے پردگی آرہی ہے۔ بے پردگی کی وجہ سے رنگوں کا استعمال بھی فیشن میں داخل ہے۔ مغربی ممالک میں جوتے آستین کا رخ۔ گریبان کی کاٹ۔ اسکرٹ کی لمبائی۔ انڈرویر اور باڈی کا طرز بدل چکا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب۔ یہ تبدیلیاں۔ ایک حساس اور سنجیدہ عورت یا مرد کی شخصیت پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ وہ زمانہ کے ساتھ ضرور چلتا ہے۔ مگر اپنے لباس میں اپنی قدروں کو بچا کر رکھتا ہے۔

رنگ کپڑوں میں اور جواہرات میں انسانی زندگی پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ فیشن میں بھی آتے ہیں۔ خوش قسمتی اور بدقسمتی کے لحاظ سے اگر آپ لباس۔ رنگ۔ جواہرات یا گھریلو استعمال کی دیگر اشیاء کے انتخاب میں کشمش و پنج میں پڑ جائیں۔ تو علم نجوم سے بہتر مدد اور کہیں د مل سکے گی۔

دائرۃ البروج بلحاظ رنگ

کپڑوں اور رنگوں کے رنگوں کا انتخاب

اب ہم آپ کے رنگین نقشہ کے ذریعہ بتائیں گے کہ آپ کے برج کا تعلق کس رنگ سے ہے۔ موافق رنگ کا استعمال عورتوں اور مردوں کے لئے خوش بختی کا باعث ہوتا ہے۔ ایسے رنگ جو مرد نہ پہن سکیں۔ اس رنگ کے رومال۔ ٹائی وغیرہ چھوٹی استعمال کی چیزیں پاس رکھ سکتے ہیں۔ رنگوں کو جو معلومات دائرہ میں دی گئی ہیں۔ اس میں ہر برج کے ماتحت رنگوں کے تین درجے ہیں۔ یہ رنگ کپڑا۔ استعمال کی اشیاء۔ کمرے کا رنگ۔ پردوں کا رنگ۔ بستر کی چادریں۔ فرنیچر اور فرش غرضیکہ ہر جگہ نظر رکھے جا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو انگوٹھی میں نگ لگوائیں۔ خواہ وہ کسی بھی جوہر کا ہو۔ اس میں اپنے مخصوص برج کا مخصوص رنگ ہونا چاہیئے۔

برج کے ماتحت جو رنگ دیئے گئے ہیں۔ اس دائرہ میں بیرونی دائرہ کا وہ رنگ ہے۔ جو اولین انتخاب کا درجہ رکھتا ہے۔ وسطی دائرہ کا رنگ اور آخری دائرہ کا رنگ شخصیت پر یکے بعد دیگرے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی اعلیٰ درجہ خوشی کا رنگ اوّل ہے۔ دوم درجہ کا دوسرا اور سوم درجہ کا تیسرا رنگ ہے۔ جو سب سے نیچے ہے۔ مثلاً برج حوت والے بینگنی رنگ سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن باقی لوگ اس رنگ کو پہن کر خوشی محسوس نہیں کرتے۔ البتہ مزاجی کیفیت کے تحت حوتی لوگ کسی دوسرے وقت میں گہرا سبز رنگ پہن لیں یا رو پہلی۔ تو بھی موافقت لاتا ہے۔ یہی اس کے تینوں رنگ ہیں۔ جوزا والے عورت اور مرد ہلکے جوان رنگوں سے خوش ہوتے ہیں۔ جو اونچ اور زرد کے ہوں۔ یا ان سے مل کر بنے ہوں۔

صحیح تاریخ پیدائش اور پیدائش کا وقت رنگوں کی پسندیدگی اور انتخاب میں اہم کام کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کی ایسی تاریخ کے نزدیک پیدائش ہو۔ جبکہ برج بدل رہا تھا۔ تب ہمسایہ برج کے رنگوں سے بھی متاثر ہونا پڑے گا۔ مثلاً برج سنبلہ والے سب سے اوّل کافی کا رنگ پسند کریں گے لیکن اگر وہ ۲۲ ستمبر کے نزدیک پیدا ہوئے تھوں۔ تو ہمسایہ برج میزان کے ہلکے رنگ میں بھی کشش اور فرحت محسوس کریں گے۔

ہم نے تمام لوگوں کے لئے رنگوں کا انتخاب تصویر سے ظاہر کر دیا ہے۔ جو بہت آسانیاں پیدا کرے گا۔

حاضرات الحجر

پتھروں کی تاثیرات معلوم کرنے کے لئے حاضرات کا عمل

جب کوئی شخص کوئی نگ مثل یاقوت۔ زمرد۔ فیروزہ۔ عقیق اور الماس وغیرہ بازار سے خرید کر لائے۔ تو چونکہ ہر پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ سے وزن۔ قوت کشش۔ قوت انفعال اور قوت برقی میں فرق ہو گا۔ اس لئے اس کی سحری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے۔ ان خاصیتوں کا نہ فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے۔ نہ خریدنے والے کو۔ کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے۔ یا یہ پتھر پہننے والے کو کیا فائدہ دے گا

تو اس امر کے لئے حاضرات الحجر کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک گول دائرہ دیا گیا ہے۔ اس قسم کا علیحدہ کاغذ پر بڑا تیار کریں۔ اتنا بڑا کہ اس کے اندرونی دائرہ کا قطر ۳/۴ ۲ انچ ہو اور بیرونی کا ۱/۲ ۶ انچ۔ اب باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔ پھر سورۃ یاسین ایک مرتبہ پڑھ کر نگ کو دائرہ کے وسط میں رکھ دیں اوپر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں۔ تاکہ نگ حرکت کرے۔ تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ انگلی صرف مس کرتی ہے۔ اب آہستہ آہستہ بلا تعداد اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ پڑھتے جائیں۔ چند منٹوں کے بعد نگینہ میں حرکت پیدا ہو گی اور حرکت کر کے وہ اس خانہ کی طرف جائے گا۔ جس میں اس کی خاصیت کا اثر لکھا ہوا ہے۔ اب عامل کو چاہیئے کہ وہ اس خانہ کی عبارت نوٹ کرے۔ جس میں نگینہ نے قرار پکڑا ہے۔ یہی اس کی تاثیر ہو گی۔ اگر وہ نگ حرکت کرتا ہوا متعدد خانوں میں جائے۔ تو وہ نگ اتنی ہی تاثیرات کا حامل ہو گا اور اگر نگ حرکت نہ کرے۔ تو اس میں کوئی تاثیر نہ ہو گی۔ یا وہ مالک کو فائدہ نہ دے گا۔ نگ کا وزن کم از کم جس رتی ہونا چاہیئے۔

اگر بہت سے سارے نگ امتحان کے لئے موجود ہوں۔ تو تمام کے لئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی بار سورہ یٰسین پڑھ کر سب پر دم کر دی جائے۔ البتہ ہر ایک نگ کا امتحان الگ الگ کیا جائے گا کہ اس میں کیا تاثیر ہے۔ تمام نگوں کی برکات جاننے کے لئے ایک ہی جلسہ میں کام کیا جا سکتا ہے۔

دائرہ حاضرات

تاثراتِ حجر



انگوٹھی

انگوٹھی کی ایجاد زمانہ تاریخ کی عمر سے زیادہ ہے۔ اس لئے یہ ٹھیک طور پر معلوم کرنا کہ یہ پہلے کہاں اور کیونکر ایجاد ہوئی قطعی غیر ممکن ہے۔ تاہم اس بات کا سراغ برابر لگایا جا سکتا ہے کہ انگوٹھی کا استعمال ہر ملک اور ہر زمانہ میں رہا ہے۔ انگوٹھی کی ایجاد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ زیور یا آرائش کے طور پر یہ استعمال کئے جانے کے قابل نہیں بنائی گئی تھی۔ بلکہ غلامی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ ہر گھر کا مالک اپنے امتیازی نشان کے ساتھ انگوٹھیاں تیار کراتا تھا۔ اور ایک ایک غلام کو پہنا دیتا تھا۔ ان غلاموں میں اس کی بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں بیویاں بھی بہ حیثیت خادمہ یا بیوی کے ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ بیوی کو انگوٹھی پہنانے کی رسم اب تک کسی نہ کسی صورت میں قائم ہے۔

تواریخ کے دو مختلف دور میں انگوٹھی کی وضع اور تراش خراش بدلتی رہی۔ زمانہ قدیم میں انگوٹھیوں کی ساخت بالکل سادہ اور معمولی تھی۔ جو اس کی صنعتی پستی کا ثبوت ہے۔ قدیم ترین انگوٹھی جو اب تک محفوظ رہ سکی ہے۔ ایک سبز رنگ کی مٹی کی قسم کی چیز کی بنی ہوئی ہے۔ جس پر کچھ علامات کندہ ہیں۔ یہ ایران سے حاصل کی گئی ہے اور اس کا زمانہ تمدن مصر سے قدیم بتلایا جاتا ہے۔

مصر کے لوگ سونے کی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ جن پر ان کی زبان میں کچھ لکھا ہوتا تھا۔ اس قسم کی ایک اور انگوٹھی اہرام مصر میں فرعون کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ ایسی ہی ایک اور انگوٹھی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر کے اعزاز میں پہنائی گئی تھی۔ روم میں جب کہ وہاں کا تمدن اوج پر تھا۔ تانبے اور سونے دونوں دھاتوں کی انگوٹھیاں استعمال کی جاتی تھیں۔ یہاں کی دو انگوٹھیاں اس وقت بھی عجائب خانہ میں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوتی ہے اور دوسری اپنی وضع میں قفل کی کنجی کے مشابہ ہے۔

بعض وحشی ممالک کے باشندے انگوٹھی میں زہر رکھتے تھے جس سے وہ شکار میں مدد لیتے تھے۔ دنیا کے اکثر نامی گرامی شعرا بھی انگوٹھی پہنتے تھے چنانچہ انگریزی کے مشہور شاعر ولیم شیکسپیر کی انگوٹھی اس وقت بھی موجود ہے۔ جس پر اس کے نام کے دو حروف W.S. کندہ ہیں۔

انگوٹھیاں انعام و اکرام دینے کے کام بھی لائی جاتی تھیں۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہان پیشین میں سے بہتروں نے اپنے مصاحبوں اور درباریوں کو خوش ہو کر انعام میں انگوٹھیاں دی تھیں۔ بعض انگوٹھیوں کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ ملکہ وو سطینہ نے ایک انگوٹھی کی قیمت چالیس

ہزار پونڈ ادا کی اور ملکہ وو سطینہ نے ایک انگوٹھی ساٹھ ہزار پونڈ کی خرید کی۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان زمانہ کو پیغام دعوت اسلام کی چٹھیاں لکھیں تو کسی نے کہا۔ کہ جب تک مہر اوپر نہ ہو۔ وہ اس کو قبول نہیں کرتے وہ معتبر خیال کرتے ہیں۔ تو حضورؐ نے ایک انگشتری تیار کروائی جس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ درمیان میں محمدؐ تھا۔ آپ اس سے مہر کا کام لیا کرتے تھے اور نگ کو عموماً ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اور بائیں ہاتھ میں بھی۔

کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انگشتری پر اصبر تو جر اصدق تنج کندہ تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری پر سبحان من الجسم الجن ابکلماتہ کندہ تھا۔

کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ بارہ اماموںؑ کی انگشتریوں پر بھی مختلف اسماء کندہ تھے۔ مثلاً حضرت امام حسنؓ کی انگشتری پر العزۃ للہ کندہ تھا۔ اور حضرت امام حسینؑ کی انگشتری پر الحمد اللہ کندہ تھا۔

زمانہ قدیم میں مخصوص پتھروں پر مخصوص امراض کے لئے خاص وقتوں میں طلسم کندہ کئے جاتے تھے۔ ان کا ذکر اکثر کتب عملیات وطلسم میں مذکور ہے۔ ایک دفعہ یہ طلسم بن جانے کے بعد جس کو بھی دے دیں۔ نفع دیتا تھا۔ راقم الحروف کے پاس بھی عمدہ زرد رنگ کے بیضوی عقیق پر آیت کریمہ خوبصورت الفاظ میں کندہ ہے۔ جو انگشتری میں جڑا ہوا ہے۔

کواکب و بروج کی متعلقہ دھاتیں

ساتوں ستاروں کے متعلق سات دھاتیں ہیں۔ جس شخص کا جو ستارہ ہو۔ خاص حالات میں اسی دھات کی انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے اور اس انگشتری کو اسی دن پہننا چاہیئے۔ جو اس ستارہ کا دن ہو۔

شمس ———— سونا　　عطارد ———— پلاٹینم یا الومنیم
قمر ———— چاندی　　مشتری ———— ٹین
مریخ ———— لوہا　　زحل ———— سکہ
زہرہ ———— تانبا

اسی طرح بروج کے متعلق بھی دھاتیں ہیں۔ جن لوگوں کو تاریخ پیدائش یاد ہو۔ ان کو دھات

کا انتخاب کرنا آسان ہوگا۔ اس جدول میں پہلی دھات برج کی متعلقہ ہے۔ باقی مزید دھاتیں مدد دینے والی کہی جاتی ہیں۔

حمل ـــــ لوہا ـــــ سونا یا ٹن
ثور ـــــ تانبا ـــــ چاندی
جوزا ـــــ سونا ـــــ تانبا یا پلاٹینم
سرطان ـــــ چاندی ـــــ تانب
اسد ـــــ سونا ـــــ ٹن یا لوہا
سنبلہ ـــــ سکہ ـــــ تانبا
میزان ـــــ تانبا ـــــ سونا یا پلاٹینم
عقرب ـــــ لوہا ـــــ چاندی یا پلاٹینم عمدہ ہے
قوس ـــــ ٹن ـــــ سونا یا لوہا
جدی ـــــ سکہ ـــــ پلاٹینم
دلو ـــــ پلاٹی نم ـــــ چاندی
حوت ـــــ چاندی ـــــ ٹن

ناموافق جواہرات

مندرجہ ذیل جواہرات ناموافق کہے جاتے ہیں۔ بروج کے ناموافق جواہرات دیئے جا رہے ہیں۔ ان کو کبھی انتخاب نہ کریں۔

حمل ـــــ موتی - اوپل - سنگ موسیٰ
ثور ـــــ پکھراج یا زبرجد - زرد ہیرا
جوزا ـــــ نیلم (یاقوت کبود) فیروزہ - اکوامرائن
سرطان ـــــ سنگ موسیٰ - روبی - لاجورد
اسد ـــــ پکھراج - زمرد
سنبلہ ـــــ فیروزہ - ایمے تھسٹ - اکوامرائن
میزان ـــــ موتی - سنگ موسیٰ - روبی
عقرب ـــــ زمرد - زرقن -

قوس ـــــ اکوامرائن - عقیق - نیلم
جدی ـــــ حجر القمر - روبی - اوپل
دلو ـــــ پکھراج - زرد ہیرا - لاجورد
حوت ـــــ عقیق - فیروزہ - نیلم

آخر میں عرض ہے کہ کسی علم کی کوئی انتہا نہیں اور قدرت کی صناعی کی اکثر باریکیوں کو کوئی بھی حل نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں علمی طور پر وہ باتیں لکھی گئی ہیں۔ جو ہر انسان کو فائدہ دے سکتی ہیں۔ حقائق کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور وہی استعمال کی چیزوں میں فائدہ اور اثر دینے والا ہے۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

کاشش البرنی

ہماری کتابیں

الساعات (حصہ اول)

ہفتہ واری ساعتوں کے اوقات ہمیشہ کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اور ساعات کے اثرات۔ اور سوالوں کا جواب نکالنا۔ اعداد اور علم الساعات کا تعلق۔ رئیس۔ صحت۔ ضمیر اور صدقات کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ قیمت ۱۵ روپے۔

الساعات (حصہ دوم)

ساعتوں کے احکام اور ان کی تدبیر کو احسن طریقہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ زندگی کے ۸۰ شعبوں کے متعلق سوالوں کے جوابات اور ان کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۶ روپے۔

عامل کامل (حصہ اول)

علم النقوش پر جامع کتاب ہے۔ نقوش اور ان کے اعمال۔ اعمال قدرت۔ اسمائے موکلات اور حروف تہجی۔ بعض سورتوں و اسماء کی ریاضتوں کا طریقہ۔ فوری کام کرنے والے منتر۔ ہدیہ ۱۶ روپے۔

عامل کامل (حصہ دوم)

علم النقوش پر جامع کتاب ہے۔ علم الواح۔ علم تکسیر اعداد۔ وفق اعداد مع خواص۔ وضع قواعد اور امثال۔ نقوش کا علم سیکھنے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ نقوش کے موکلات۔ اسمائے الٰہی اور اعوان و عزیمت کے طریقے اور ریاضتوں کے طریقہ درج ہیں۔ ہدیہ ۲۴ روپے۔

آثار النجوم (حصہ دوم)

زائچہ کے ہر گھر کے اثرات لکھے ہیں۔ تاکہ زائچہ کو آسانی سے پڑھا جاسکے۔ روزگار، مالی حالات سفر، شادی، اولاد، صحت، پوزیشن وغیرہ تمام حالات کو اخذ کرنے کا طریقہ دیا گیا ہے۔ اور مثالی زائچے بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲۴ روپے۔

اسباق النجوم

یہ علم نجوم کے مبتدیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس میں زائچہ بنانے اور زائچہ پڑھنے کے آسان اصول اور قواعد دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲۲ روپے

روحِ قرآن (حصہ اول)

قرآنی حقائق و معارف کو آسان۔ عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کا جواب قرآن کے اعجاز و کمال سے دیا گیا ہے۔ آیاتِ قرآنی کا انتخاب مختلف عنوانات کے ماتحت ہے۔ جس سے قرآن کے حقیقی فکر و نظر کا علم ہوگا۔ ہدیہ ۲۰ روپے۔

جذبُ القلوب

اعداد متحابہ کا حسابی نظام۔ اعداد کی قوت جاذبہ اور ان کی طلسمی قوتیں۔ محبت۔ جذب اور حاضری مطلوب کے تیز عملیات۔ طالب و مطلوب اعداد۔ عاشق و معشوق اعداد غالب و مغلوب اعداد کے جاننے کا طریقہ۔ ہدیہ ۲۱ روپے۔

عددوں کی حکومت حصہ اول

ہر شخص کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد قسمت۔ قوتِ عمل۔ کام۔ کاروبار اور تمام دنیاوی کاموں میں کیسے دخل انداز ہوتے ہیں۔ کیسے مدد کرتے ہیں۔ اس امر کو سات ابواب میں آسان طریقہ سے واضح کیا گیا ہے۔ قیمت ۲۵ روپے۔

رجوع ہمزاد - ہر انسان کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے۔ اس کو مسخر کرنے اور اس سے دنیاوی کاموں میں مدد لینے کے طریقے اور ریاضتیں لکھی ہیں۔ دور دراز کی چیزیں منگوانا۔ جنی اور پوشیدہ چیزوں کا معلوم کرنا۔ اموال گم شدہ کا پتہ لگانا۔ واقعات حاصل کرنا۔ عامل کے لئے معمولی باتیں ہوتی ہیں۔ قیمت روپے۔

قواعد عملیات

یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے۔ جو عملیات کے شائق ہیں۔ اس کتاب میں تمام ضروری قواعد اور تفصیل درج ہے۔ اس کے بارہ باب ہیں۔ برسوں کی خدمت سے وہ نقاط نہ ملیں گے جو اس کتاب میں درج ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے۔

پتھروں کے سحری خواص

ان لوگوں کے لئے مفصل معلومات ہیں جو نگوں کے متعلق کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ پتھروں کے رنگ، خواص، ماہیت کے علاوہ ان کے عجیب خواص، سحری وطبی فوائد دیئے گئے ہیں۔ جواہرات کا کواکب سے کیا تعلق ہے۔ حصول برکات کا نظریہ، اعتقادات وحقائق کیا ہیں۔ قیمت ۱۸ روپے۔

رمّی تقویم

ہر سال یہ تقویم شائع کی جاتی ہے۔ اس میں کواکب کی روزانہ رفتار ہیں۔ نظرات اور ایک سال کے حالات درج کئے جاتے ہیں۔ علم نجوم کے ضروری قواعد اور جدولیں درج کی جاتی ہیں۔ گھریلو اور کاروباری امور کو سرانجام دینے کے لئے روزانہ اثرات دیئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے۔

رموز الجفر

علم جفر کی آثار کے متعلق مشہور کتاب ہے۔ اس میں حب۔ تسخیر۔ زباں بندی۔ بغض اور شرفات کواکب کے موثر عملیات دیئے گئے ہیں۔ ان اعمال کے لئے کسی چلہ کی ضرورت نہیں۔ ترکیب، وقت اور لوازمات عمل سے ہی اثر پیدا ہوتا ہے۔ ہدیہ ۱۸ روپے۔

حل المقاصد

اس کتاب میں ایک مستحصلہ کا طریقہ دیا گیا ہے۔ جس سے ۳۲ سوالوں کے جواب جس زبان میں چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ اردو۔ فارسی۔ عربی زبان کا مستحصلہ ہے۔ قیمت ۱۵ روپے

نئی فہرست کتب طلب فرمائیے۔ ہر ایک کتاب پر قریباً ۲٫۰۶ مع محصول ڈاک الگ لگے گا۔

پتہ:۔ اوراق پبلشرز۔ پی۔ آئی۔ بی۔ سی۔ کراچی نمبرہ

پتھروں کے سحری خواص

آپ کے برج کے مطابق کپڑوں-نگوں اور ڈیکوریشن کے رنگ

